سنہ ۱۳۱۴ ہجری مقدس

وقعات روم

یعنی

سلطنت عظمی عثمانیہ نے جو جو ترقیات علیحضرت امیر المومنین و خلیفۃ المسلمین السلطان المعظم السلطان ابن السلطان الغازی عبد الحمید خان ثانی کے عہد سعادت مہد مین کی ہین انکا اجمالی بیان

من تصنیف

یوسف حال باشندہ امریکہ۔

مترجمہ

مولوی محمد انشاء اللہ رئیس انعام آباد جھاڑ

منشی فاضل شیخ غلام محمد مختار عدالت و سپرنٹنڈنٹ مطبع کے اہتمام سے

در مطبع روز بازار امرتسر طبع شد

(جنرل لائبریری)

۱۸۹۶ عیسوی

امریکہ کے ایک منصف مزاج جنٹلمین نے اپنے ملک مین سلطنت ٹرکی کی نسبت بہت کچھ غلط فہمیون کو پھیلا ہوا پاکر اپنی آنکھون سے سلطنت عظمیٰ کے صحیح حالات دیکھنے کے لیئے ٹرکی مین سیاحت کی اور جو کچھ مشاہدہ کیا اوسے نہایت ہی مختصر طرز اور دلچسپ عبارت مین قلمبند کر کے حال ہی مین ایک رسالہ بنام دی فیکٹس ابوٹ ٹرکی انگریزی زبان مین شایع کیا ہی جس مین شورش آرمینیا کے متعلق بھی نہایت مدلل طور پر بحث کی ہے۔ چونکہ مجھے سلطنت عظمی عثمانیہ کے معاملات سے ایک خاص انس ہی اور خدا کا شکر ہے کہ ہندوستان کے کم از کم لکھے پڑھے تمام مسلمانون کی اب یہی کیفیت ہے اس لیئے مین نے اس کتاب کی خبر پاتے ہی امریکہ سے منگوا کر اوس کا ترجمہ کر دینا مناسب سمجھا۔ مصنف نے اس کتاب کو حتی الامکان بہت ہی ایجاز و اختصار سے تحریر کیا ہے۔ اس لیئے مین نے جا بجا اکثر مقامات پر اپنی طرف سے حواشی ایزاد کر کے مجمل مقامات کو مشرح کر دیا ہے اور ۱۸۹۵ء اور نصف ۱۸۹۶ء کے حالات بھی موقعہ موقعہ پر درج کر دیئے ہین جس سے یہہ رسالہ انگریزی خوان اہل ملک کو بھی اصل کتاب سے کہین زیادہ واقفیت دے سکیگا۔ ناظرین اس کتاب کو رسالہ **مفرح ضرب مظالم آرمینیا** اور کتاب **عہد حکومت اعلیحضرت امیرالمومنین** کے جدید اڈیشن کے ساتھ ملا کر جس مین تقریباً ۵۰ صفحے اور ایزاد کیئے گئے ہین مطالعہ فرماوینگے تو اون کو یوروپ کی ڈپلومیسی یا پالیسی، سلطان المعظم کی مشکلات اور اون کا اپنی ہمت خداداد اور تائید ایزدی سے ہر ایک مشکل پر کامیاب ہوتے چلے جانے کا مفصل حال معلوم ہو جائیگا اور ساتھ ہی سلطنت عثمانیہ اور اوس کے بڑے بڑے صوبجات مصر بلغاریا وغیرہ کے جغرافیہ اور تاریخ تا حال سے پوری پوری واقفیت ہو جائیگی۔ اس رسالہ مین چند ایک تصویرین اور نقشے بھی ایزاد کیئے گئے ہین مجھے امید ہے کہ اپنے ملکی بھائیون کو اسلامی سلطنت کے کوائف و حالات سے واقفکار اور باخبر بنانے کے لیئے جو حقیر کوششین میری جانب سے ہو رہی ہین اون مین کامیاب ہونیکے لیئے ناظرین دعائے خیر سے میری امداد کرینگے۔ والسلام۔

خاکسار

بندہ محمد انشاء اللہ عفی عنہ زمیندار انعام آباد جھاوریان ضلع گوجرانوالہ

(حال ایڈیٹر اخبار وکیل امرتسر)

امیر المؤمنین - امام المسلمین - خلیفهٔ روی زمین - حامی الفقراء والمهاجرین
محب العلماء والصالحین - سایق الحجاج من البرین والبحرین - خادم الحرمین
الشریفین - الا وهو السلطان ابن السلطان - السلطان الملک المظفر والمنصور من قبل
الرحمن - مولانا السلطان الغازی عبد الحمید خان لا زالت شموس
اقبالهم بازغة الی انتهاء الدوران آفندمز حضرتلرینک تصویر شهنشاهیلری
تبرکاً وتیمناً درج صحیفهٔ افتخار قیلندی

وقعات روم

یعنے

سلطنت عظمی عثمانیہ نے جو ترقیات اعلیحضرت سلطان المعظم عبد الحمید خان ثانی الغازی خلیفۃ المومنین کے عہد سعادت مہد مین کی ہین اونکا اجمالی بیان مین تصنیف

وقف حال منصف مزاج باشندہ امریکہ

اس کتاب کی تالیف سے یہ مدعا ہے کہ موجودہ فرمانروائے سلطان المعظم عبد الحمید خان ثانی کی ظل عاطفت مین ٹرکی نے جو عجیب و غریب ترقی کی ہے اوسکے متعلق چند وقعات بیان کردیئے جاوین حضور ممدوح کے تخت قیصری و مسند خلافت پر جلوہ افروز ہونے کے دن سے شروع ہوکر جو روز افزون تحول در عروج و اقبال ٹرکی نے ان کے ساتھ سلطنت عثمانیہ کو حاصل ہو ... وہ اس قابل ہے کہ انگریزی بولنے والی قومون پر ظاہر کیا جاوے۔ آخری باب مین مصنف ذہنی راے کا وہ ... اور ان کو پہلے انجمن ... تحریک انقلابی کی نسبت بھی اظہار کریگا +

باب اول۔ ریلوے

۱۴ مارچ ۱۸۷۲ء[1] کے معاہدہ کی وجہ سے ٹرکی کو ایک سلسلہ ریلوے جس مین صرف ... ذیل ... لائینین تہین بہم پہونچا تہا

---

[1] مصنف کو اس رسالہ کی تالیف و تصنیف مین کتاب موسومہ ... شخص واحد جس نے ایک ... سلطنت کو تباہی سے بچایا یا ... بہت بیش قیمت مدد ملی ہے۔ ترکی معاملات پر وہ ایک نہایت ہی بلند ... رسالہ ہے + (مترجم)

[2] سب سے اول ۱۸۵۶ء مین سرکاری خرچ سے روم مین ریلوے سلسلہ کی بنیاد قایم ہوئی اور اس سال کے اخیر پر ۱۳ میل ریلوے لائین تیار ہوئی ۱۸۶۹ء کے اخیر تک ... میل ریلوے لائین ... رفتہ رفتہ کر کے جاری ہوئی ۱۸۷۵ء مین یورپ کی چند کمپنیون سے معاہدہ ہو کر ... کا اجارہ دیاگیا ... ریلوے ترقی پا کر ... میل تک پہونچگیا۔ یکم فروری ۱۸۸۸ء کو ... میل ریلوے ... ٹرکی ... ۱۰۰ میل ایشیائی ... مطابق ... لائین ... [illegible]

(۱) قسطنطنیہ سے شروع ہوکر ایڈریانوپل و فلپ پولی سے گزرتی ہوئی بیلوو اتک طول ۵۶۲ کیلو میٹر

یوروپین ٹرکی	میل
از قسطنطنیہ تا ایڈریانوپل	۲۱۰
از ایڈریانوپل تا سرسی	۱۵۲
از سالونیکا تا اسکب	۱۵۰
از اسکب تا متروفزا	۷۵
از کلیلی تا ولیفیا غاج	۷۰
از ٹریجوا تا جالبولی	۶۵
از بنجالوکٹ تا نودی	۶۴
میزان	۷۸۶

ایشیائے روم	میل
سمرنا تا ایدن	۱۴۵
سقوطرا تا اسعد	۲۷
میزان	۱۷۲

میزان کل جو آخر ۱۸۷۶ء مین رہگئی

(۹۵۸)

سمرنا ایدن ریلوے ایک انگریزی کمپنی بضمانت سلطنت بنائی تہی بلحاظ ۱۸۵۶ء مین ۴۶ میل ریلوے سرکاری خرچ سے بنائے جانے کا حکم دیا گیا۔ مگر روپیہ بہم نہ پہونچنے کی وجہ سے کوئی کام نہ ہوسکا اور اس بارے مین بھی سبقت لیجانا امیر المومنین عبد الحمید خان غازی کے واسطے ہی محفوظ کررکہا تہا۔ چنانچہ باوجود قلت روپیہ۔ نرغہ اعدا اور بیشمار مشکلات اور لاتعداد مصائب کے ۱۸۷۶ء مین ریلوں کی تعداد ۷۰۰ میل اور ۱۸۸۶ء مین ۱۲۵۱ میل (جس مین سے ۳۴۲ میل ایشیا مین تہی) ۱۸۹۲ء مین یوروپین ٹرکی مین ۹۰۴ میل۔ ایشیا مین جاری ۵۰۰ اور زیر تعمیر ۵۸۳ میل ۱۸۹۴ء مین یوروپ مین ۰۰۰ میل اور ایشیا مین ۱۳۰۶ میل جاری اور ۱۰۰۰ میل زیر تعمیر تہی۔ اور ۱۸۹۵ء مین یوروپین ٹرکی مین ۱۳۰۰ میل جاری اور ایشیائی روم مین تقریباً ۲۵۰۰ میل جاری اور ۱۰۰۰ میل زیر تعمیر تھی گویا ان ۱۰ برسون مین ۲۰۰۰ میلونکا اضافہ جاری شدہ لائینون مین ہوا اور جو ہزار میل سے متجاوز زیر تعمیر ہے وہ ماسوائے رہی۔ ریلونکی توسیع اور اجرا سے جو فوائد ملک اور سلطنت کو کیا بلحاظ تجارت و زراعت اور کیا بلحاظ پولیٹکل امور کے پہونچے ہین وہ کسی سے پوشیدہ نہین۔ پس اس ایک شاخ مین جو کچھہ ترقی اعلیحضرت ظل سبحانی کے ظل عاطفت مین سلطنت عثمانیہ کو حاصل ہوئی ہے اُس سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ سلطان اعظم کی ذات بابرکات سے جو دن دگنی اور رات چوگنی ترقیان سلطنت عظمی عثمانیہ کر رہی ہے دشمنان روسیاہ نہین دیکہہ دیکہہ کر جلے جاتے ہین اور انکی شان مین طرح طرح کی من گہڑت کہانیان عوام الناس مین مشتہر کرتے ہین مگر وہ بے سمجہہ یہ نہین سمجہتے کہ کودن سے کودن ان اپنی مشاہدات کے بعد انکی بیانات کو وہم و گمان مین بھی درست نہین مان سکتا۔ چہ جائیکہ کوئی عقلمند ان کے دہوکہ مین آجاوے۔ دیگر صیغون مین بھی جو کچھہ اعلیحضرت کی سعی و کوشش سے ترقیان ہوتی ہین انکا ذکر بھی مین مصنف کے ساتھ ساتھ حسب موقعہ کرتا

(۲) ایڈریانوپل سے وادی آغاچ تک براہ کوپرلی برغاس و دیموتیکا طول ۴۰۴ کیلومیٹر

(۳) سالونیکا سے متروزا تک براہ کیوشپ رولا و ہسکب طول ۴۰۳ کیلومیٹر

(۴) یاشمبولی سے ٹرنوو اسمنلی تک طول ۱۰۶ کیلومیٹر

ان لائنون کے ساتھ ایشیائی روم کی بہی مین شامل کرنی چاہئین۔

(۱) حیدر پاشا تا اسمد طول ۹۴ کیلومیٹر

(۲) ازسمر نا تا ایدن طول ۵۰۰ کیلومیٹر (اوسط ہفتہ وار آمدنی ۱۸۹۵ء مین ۹۹۲۱۲ پونڈ اور ۱۸۹۴ء مین ۴۰۸۰۴ تھی) مترجم۔

(۳) ازسمر نا تا کسابہ طول ۹۰ کیلومیٹر (اس لائن کی بمعہ اوسکی شاخون کے ہفتہ وار اوسط آمدنی آجکل ساڑہے پانچہزار پونڈ ترکی ہے۔ مترجم)۔

عثمانیہ آہنی راہون کو ایسی مدبرانہ اور معقول وسعت دینا جو حضور ممدوح کی سلطنت کی ارضی اور دخلی پیداوار اور وسائل کو روز افزون ترقی دینے اور انکی جنگی طاقت اور حفاظتی مضبوطی کو بڑہانی مین کار آمد ہونے کی قابل ہوسکتین صرف انہی کا کام تھا۔

جاوےگا۔ واللہ المستعان وعلیہ التکلان۔ (مترجم)

۵۱ متعلق صفحہ دوم) شہر فلیپ پولی کوہ بلقان کے جنوب اور ایڈریانوپل کے شمال مین واقع ہے۔ ۱۸۷۸ء سے پہلے تمام صوبہ بلغاریا سلطان المعظم کے بلا واسطہ تابع فرمان تہا۔ مگر جنگ گذشتہ کے بعد جب صوبہ بلغاریا نیم آزاد ہوا تو کوہ بلقان کے شمال مین جسقدر ملک کو سلف گورنمنٹ عطا کیگئی اوسکا نام مشرقی رومیلیا رکہکر اس شہر کو اوسکا صدر مقام بنایا گیا اور قصبہ جیرمان سے بیلووا تک ریلوے لائن بہی سلطنت عثمانیہ کے سلسلہ ریلوے سے علیحدہ ہوگئی ۱۸۸۵ء تک علیکو پاشا سلطان المعظم کیطرف سے اس صوبہ کا گورنر رہا لیکن اوس سال بلغاریون نے بغاوت کرکے اسکو بلگیریا کے ساتھ ملا دیا۔ اور سلطان المعظم نے بہی اس الحاق کو منظور فرمالیا۔ اب شہزادہ فرڈنینڈ دونون صوبون پر حکمران ہے

۵۲ متعلق صفحہ دوم) یہ قصبہ دامن کوہ بلقان مین تاتار بازار جک اور صوفیا کے درمیان واقع ہے۔

۵۳ ،، ،، ،، کیلومیٹر = ۱۰۹۳٫۶۳۳ گز یا ۶۲۱ء میل کے

۵۴ یہ قصبہ ساحل بحر مجمع الجزائر پر دردانیال سے عین جانب شمال تقریبا ایک سو میل کے فاصلہ پر ایک بہاری بندرگاہ ہے

۵۵ ٹہیک تلفظ کوپرلی ہے۔

۵۶ مشرقی رومیلیا مین کوہ بلقان کے جنوب مین فلیپ پولی سے بجانب شمال مشرق قریبا ۸۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے

سلطان المعظم کے تخت نشین ہونیکے وقت سے جسقدر ریلین تیار ہوئی ہین یا جسقدر اس وقت زیر تعمیر ہین یا جن کے اجارے عطا کر دیئے گئے ہین اور وہ لمحہ بہ لمحہ تیار ہوتی جائینگی۔ اگر انکا فقط شمار کر دیا جائے تو وہ یہ ثابت کرنے کو کافی ہوگا کہ سلطنت عثمانیہ سلطان المعظم عبد الحمید کے احسانات سے کسقدر زیر بار ہے۔ اگر آج کوئی شخص پیرس سے قسطنطنیہ چار دن مین پہونچ سکتا ہے تو یہ عظیم الشان نتیجہ بلا حجت سلطان عبد الحمید ہی کی مسلسل اور مستقل کوششونکا ثمرہ ہے۔ یہ وہی تھے جو کونسل اربعہ مین رومیلیا اور وسطی یوروپ کی ریلوے لائینون کے ملانے پر برابر مصر رہے اور دوسرے ملکون کو اس بہت بڑے کام کی تکمیل کے لیے انکا مشکور ہونا چاہئیے

پچھلے پانچ برس مین جو مختلف اجارے عثمانیہ گورنمنٹ نے عطا کئے ہین اونکی فہرست یہ ہے:-

(۱)۔ اسمد۔ انگورا (اناطولیہ ریل روڈ)۔ (بتاریخ ۴ ستمبر و ۶۔ اکتوبر ۱۸۸۸ء) طول ۴۳۱ کیلومیٹر۔ اناطولیہ ریلوے کی کل لمبائی حیدرپاشا سے انگورا تک ۳۷۰ میل ہے اور یہ کل لائین ایک سرے سے دوسرے تک برابر جاری ہے۔

(۲) جافہ یروشلیم (۹۔ اکتوبر ۱۸۸۸ء) طول ۸۰ کیلومیٹر (یہ لائین بھی جاری ہے۔ مولف)

(۳)۔ سالونیکا مناسطر (۲۷۔ اکتوبر ۱۸۹۰ء) طول ۱۳۶ کیلومیٹر۔ اس مین ۶۰ کیلومیٹر تیار ہوکر ۸ دسمبر ۱۸۹۲ء کو جاری ہوئی اور باقیماندہ حسب وعدہ ۲۸۔ اپریل ۱۸۹۴ء کو تیار ہوگئی۔

(۴) مودانیہ۔ بروصہ (۲۲ فروری ۱۸۹۱ء) طول ۴۶ کیلومیٹر۔

(۵)۔ پاندرمہ۔ کونیہ (بمعہ متعدد شاخون کے)۔ (بتاریخ ۲۰ فروری ۱۸۹۱ء) طول ۵۰۰ کیلومیٹر۔ بعد عطایہ اجارہ منسوخ کر دیا گیا اور اون کے عوض اسکی شہر۔ قارا حصار ریلوے کا اجارہ دیا گیا۔

(۶)۔ بیروت۔ دمشق۔ حوران طول ۱۳۲ کیلومیٹر۔ یہ لائین تیار ہوگئی ہے (مولف)

(۷) سامسون سیواس۔ دیاربکر (۲ جولائی ۱۸۹۱ء) طول ۷۰۵ کیلومیٹر۔ اس لائین پر ابھی کام شروع نہین ہوا۔

(۸)۔ عکہ۔ جافہ۔ دمشق۔ (۸۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء) طول ۲۱۹ کیلومیٹر۔ ابھی شروع نہین ہوئی (اس لائین پر بھی ۱۸۹۴ء سے کام شروع ہوگیا ہے اور ۱۸۹۶ء مین غالباً ختم ہوجائیگا (مولف)

(۹)۔ وادی غاچ۔ سالونیکا بمعہ متعدد شاخون کے (۸۔ ۳۰ مئی ۱۸۹۲ء) طول ۳۰۰ کیلومیٹر۔ اسپر کام ۱۴ جولائی ۱۸۹۳ء کو شروع ہوا اور امید ہے کہ یہ لائین ۱۸۹۵ء مین تیار ہوجاویگی۔

(۱۰) اسکی شہر۔ کونیہ (۱۔ ۱۳ فروری ۱۸۹۳ء) طول ۴۰۰ کیلومیٹر۔ ۳۱۔ اگست ۱۸۹۳ء کو کام شروع ہوا اسکی لمبائی مین کمی بیشی کی گنجائش ہے۔

(۱۱)۔ انگورا تا قیصریہ۔ (۱۰-۱۴ فروری ۱۹۳۵ء) طول ۲۵۰ کیلومیٹر۔

(۱۲)۔ بند شہر تا قرا حصار (۴ فروری ۱۹۳۵ء) طول ۱۵۵ کیلومیٹر۔

(۱۳)۔ دمشق۔ برجیک (۱۹ مئی ۱۹۳۵ء) طول ۱۰۳ کیلومیٹر۔

ان تینوں پچھلی لائینوں کی لمبائی میں نقشوں کے ختم ہونے پر کمی بیشی کا احتمال ہے۔

مندرجہ بالا سطور سے واضح ہو رہا ہے کہ ہمد انگورا لائین اور سالونیکا مناسطر لائین بالکل مکمل اور جاری ہو گئی ہیں۔ ایک پرانا اجارہ یعنے پندرمہ کونیہ ریلوے کا منسوخ کیا گیا ہے اور پانچ ٹھیکے عطا کئے گئے ہیں ہم اون میں سے ہر ایک کی نسبت مجملاً کچھہ ذکر کر دیتے ہیں۔

(۱) عسکی شہر کونیہ ریلوے کی جسکا طول تخمیناً ۴۸۰ میل ہے ذمہ واری[۵] بحساب ۴۰۰ پونڈ ترکی فی کیلومیٹر گورنمنٹ نے کی ہے۔ اس لائین کا ٹھیکہ اناطولیہ ریلوڈ کمپنی کو دیا گیا ہے جسکی یہ لائین ایک شاخ ہے اس کا کام جو ۱۳۔ اگست ۱۹۳۵ء کو شروع ہوا نقشجات کی منظوری کے بعد زیادہ سے زیادہ چار برس میں ختم ہوگا۔

(عسکی شہر کونیہ ریلوے کا چوتہا سکشن (حصہ) افیول کرا حصار سے آق شہر تک جسکا طول ایک سو کیلومیٹر ہے ۱۰ نومبر ۱۹۵ء کو پبلک کی آمد و رفت کیلئے جاری ہو گیا ہے۔ اب اس لائین کے ۲۰۶ کیلومیٹر جاری ہو گئے ہیں۔ اور کل اناطلین ریلوے جو اس وقت جاری ہے ۷۵۲ کیلومیٹر ہے۔ لیونٹ ہیرلڈ ۲ دسمبر ۱۹۵ء۔ مترجم)۔

(۲)۔ انگورا تا قیصریہ ریل روڈ کی لمبائی قریباً ۱۰۵ میل ہے۔ اس کا ٹھیکہ بھی اناطولیہ ریلوے کمپنی کو دیا گیا ہی اس کمپنی کی یہ لائین بغداد کیطرف ایک طرح کی توسیع ہے۔ اور اسکی ذمہ واری بحساب ۷۷۵ پونڈ ترکی فی کیلومیٹر کیگئی ہے۔

عثمانیہ گورنمنٹ ضمانت کو کم کر دینے کا حق محفوظ رکھتی ہے مگر اس صورت میں کمپنی بھی اگر چاہے تو اجارہ کو چھوڑ سکتی ہے ضمانت کی بھاری ہونیکی وجہ یہ ہے کہ اس لائین کی تعمیر میں بہت سی انجنیری مشکلات ہیں

[۵] قاعدہ ہی کہ جب کسی سلطنت میں کوئی ریلوے لائین کسی کمپنی کی معرفت بنوائی جاوے اور اوس کو میعاد مقررہ کے لئے اجارہ دیا جاوے تو سلطنت مذکور اس کمپنی کی حوصلہ افزائی اور اپنے ملک کو ریلوے اور اسیطرح کے دیگر سلسلوں سے مستفید کرنیکے لئے اس کمپنی سے یہ ذمہ واری کر لیتی ہے کہ اگر لائین کی سالانہ آمدنی فی میل ایک مقررہ رقم مثلاً پانچ یا چھہ سو یا کچھ قسم سے کم ہو تو وہ اوس کو اپنے پاس سے پورا کر دیگی۔ چنانچہ اس لائین کی سالانہ آمدنی بحساب فی میل ۴۰۰ پونڈ سے کم ہو تو خزانہ عثمانیہ سے اس کمی کو پورا کر دیا جاوے گا۔ اسیطرح سے کمپنیوں کے ساتھ میعاد مقررہ کے بعد خرید لائین کے واسطے شرائط کیجاتی ہیں۔ انکا آگے ذکر ہوگا۔

کمپنی نے لائین ہذا کو آٹھہ برس مین تیار کر دینے کا معاہدہ کیا ہوا ہے۔

دفعہ ۹۔ اللہ شہر۔ قراحصار لائین سمرناکسابہ لائین کی توسیع ہے اور اناطولیہ ریلوے کو قراحصار مین جا ملیگی۔

ملاحظہ۔ اس لائین کا اجارہ مانشیور لیماگ اینڈ کمپنی نے لیا ہوا ہے جس نے ۲۲۔ اکتوبر سنہ ۱۸۹۵ء کو اس لائین پر پہلا ڈھیلا اکھاڑا۔ یعنے کام شروع کیا۔ اوس دن بڑا عظیم الشان جلسہ کیا گیا۔ اور حضرت سلطان المعظم کی صفت و ثنا مین تقریرین کیگئین۔ کل خرچ کا اندازہ پچیس لاکھہ پونڈ ترکی کیا گیا ہے۔ اور بانیان ریلوے یقین کرتے ہین کہ گو بہت سی دشوار مشکلات کو دور کرنا پڑیگا۔ مگر وہ اس کو اڑھائی برس غائیت درجہ تین برس مین تیار کرلینگے کیونکہ وہ جانتے ہین کہ اناطولین ریلوے ایشیاء کوچک مین ابھی سے اسقدر پھیلگئی ہے کہ وہ اندرون ملک کی تمام پیداوار کو بحیرہ مارمورا کے بندرگاہون پر لیجانے لگ گئی ہے۔ اس لیئے اگر زیادہ توقف ہو گیا تو وہ انکی لائین کو ماند کر دیگی۔ اللہ شہر سے شروع ہو کر پہلا سٹیشن پانچ کیلومیٹر کے فاصلہ پر قیلق ہوگا اور دوسرا سٹیشن سیقدر اور فاصلے پر بینی کوئی۔ یہ دونون چہوٹے چہوٹے قصبے ہین اور اللہ شہر سے دونون کو ایک ہی سڑک جاتی ہے۔ ان سے آگے لائین شمال کیطرف ہو جاوے گی۔ اور پیسکایا اور اومان بابا پہاڑون سے گذر کر الیاکر جا ٹھہرے گی۔ یہ موضع اللہ شہر اور ضلع آبھی کے صدر مقام تقمق کے درمیان ہے۔ اور ایک مشہور قصبہ ہے اسکی مردم شماری دو ہزار ہے جس مین سے ۱۵۰ اگریک ہین۔ اور باقی مسلمان۔ الیاکر سے بیس کیلومیٹر آگے چلکر لائین موضع عینی مین پہونچے گی۔ اور وہان سے بیس کیلومیٹر اور آگے چلکر صدر سٹیشن اوشچاق پر ختم ہوگی۔ اس لائین مین ۲۲ ٹنل پہاڑ کاٹ کر تیار کیئے جاوینگے۔ جن مین سے سب سے چہوٹا ۱/۴ میل لمبا ہوگا۔ اور سب سے لمبا ایک میل سے بہت زیادہ طویل ہوگا۔ پل بھی بکثرت تیار کرنے پڑینگے۔ ایک کا پاٹ ۴۹۰ فیٹ ہوگا۔ اور یہ ایشیا کوچک کے تمام پلون سے بڑا ہوگا۔

اوشچاق ایک مشہور زراعتی و صنعتی قصبہ ہے۔ اناج۔ افیون اور شاہ بلوط کے چھلکون کی جو دباغت کا نہایت عمدہ مصالح ہین یہان بہت بڑی منڈی ہے اور قالین تو اس جگہہ کے کل دنیا مین مشہور ہین۔ سمرنا کو اس شہر کے ساتھہ آمد و رفت کا رستہ بہم پہونچ جانے سے بہت فایدہ ہوگا۔ اوشچاق کی مردم شماری ۲۰۰۰۰ ہے جس مین سے ۱۲۰۰۰ قصبہ مین رہتے ہین اور باقی ۱۳۲ دیہات ملحقہ مین۔ یونانی صرف ۱۴۰۰۔ اور ارمنی ۱۶۰۰ ہین باقی مسلمان ہین۔ اوشچاق سے آگے یہ سٹیشن ہون گے۔ تباس۔ واآلوم۔ بونار۔ (سطح سمندر سے ۳۹۸۳ فیٹ بلند) بال محوت اور قراحصار جو منتہائی لائین ہے۔ سمرنا اور اللہ شہر کے درمیان لائین کی لمبائی ۱۶۹ کیلومیٹر ہے اور اللہ شہر اور قراحصار کے درمیان دوسو پچاس کیلومیٹر یعنے کل لائین کا طول ۴۱۹ کیلومیٹر ہے۔ قراحصار اناطولیہ کے مشہور قصبون مین سے ہے اسکی آبادی ۱۸ ہزار ہے جن مین سے تیرہ ہزار مسلمان ہین۔ ۴۶۰۰ ارمن۔ اور ۲۱۵ یونانی۔

اسکی لمبائی تقریباً ۱۵۰ میل ہوگی۔ اور فی کیلومیٹر ۱۰ پونڈ ٹرکی (پونڈ ترکی = ۱۷ روپیہ) کی سالانہ ذمہ واری کیگئی ہے۔

(۴) سالونیکا۔ وادی آغاج ریلوے جسکی لمبائی ۳۰۰ میل کے قریب ہے۔ ۱۵۵۰۰ فرینک (فرینک = ۱۲ روپیہ) کی سالانہ ضمانت فی کیلومیٹر رکھتی ہے۔ یہ لائین سالونیکا اور قسطنطنیہ کے درمیان اورینٹل ریلون (لفظی معنے مشرقی۔ یہان ان ریلون سے مراد لیجاتی ہے جو یوروپین ٹرکی کے مشرقی حصہ مین جاری ہین یعنے قسطنطنیہ ایڈریانوپل۔ اور ایڈریانوپل وادی آغاج لائینیں۔ اس کمپنی کا نام بھی اورینٹل ریلوے کمپنی ہے) کے ساتھ ملکر براہ راست آمد و رفت جاری کردیگی۔ اسپر کام جون ۱۸۹۳ء مین شروع ہوا اور چار برس مین ختم ہوجائیگا۔

(۵) دمشق برجیک لائین طول مین تقریباً ۳۰۰ میل ہے اسکی سالانہ ذمہ واری کی تعداد فی کیلومیٹر ۱۲۵۰۰ فرینک مقرر کیگئی ہے نقشے ابھی مکمل نہین ہوئے اور نہ کوئی کمپنی ابھی تک اس اجارہ کو قبول کرنے کیلیے بنی ہے۔

یہ نئے عطیئے جو سب ملکر ۱۳۰۹ میل کیلئے ہین۔ گورنمنٹ کی اوس خلوص نیت اور سچی خواہش کو بخوبی ثابت کرتے ہین جو وہ ملک کو تجارت اور ترقی کیلئے کہولنے کے بارہ مین رکھتی ہے۔ بہر کیف گورنمنٹ ند کو یقین کرتی ہے اور اسکا یہ تیقن بلاوجہ بھی نہین ہے کہ اوسنے حسب حال کافی ضمانتین ویدی ہین۔ اور یہ باور کرنے کیلئے ہر ایک طرحسے وہ موجود ہے کہ جو جو ضمانتین دیجاچکی ہین وہ ریلون کی آمدنیون سے بخوبی پوری ہوجاوینگی۔ (یعنے ان لائینون کی سالانہ آمدنی اس تعداد سے جسکی گورنمنٹ نے ضمانت کی ہے کم نہین ہوگی۔ اور گورنمنٹ کو اپنی گرہ سے کمپنیون کو کچھہ دینا نصیب نہین پڑیگا۔ مولف)

ملک کی داخلی ترقی پر جو کچھہ اثر ریلون کے اجراء سے پڑا ہے وہ ان چند اعداد سے مبرہن ہوجاویگا ۱۸۸۹ء یعنے اوس برس مین جب کہ اناطولیہ ریل روڈ پر کام شروع ہوا سنجق انگورا کے عشر (جو جنس مین لیا گیا) سے ۴۳ ہزار ترکی پونڈ آمدنی ہوئی اور ۱۸۹۲ء مین جب کہ تقریباً ۲۱۰ میل لائین مکمل ہوچکی تہی وہ آمدنی ۹۴ ہزار پونڈ ہوگئی یعنے پچاس فیصدی سے زیادہ بڑہ گئی۔ اسیطرحسے سنجق اسمارسی ۱۸۸۹ء مین ۲۴ ہزار پونڈ آمدنی عشر سے ہوئی اور ۱۸۹۲ء مین ۵۵ فیصدی بڑہکر ۳۹۰۰۰ پونڈ ہوگئی۔ کوٹاہیا اور ارطغرل کی سنجقین بھی باوجود ریلوے لائین سے نسبتاً زیادہ فاصلہ پر ہونے کے اسکی عمدہ اثر سے محروم نہین رہین ۱۸۸۹ء مین محاصل عشر ۷۰۰۰۰ پونڈ تھے۔ اور ۱۸۹۲ء مین ایک لاکہہ چودہ ہزار ہوگئے۔

گورنمنٹ کو اسکے وسایل مین بیشی ہوجانے کی وجہ سے ضمانتون کے ادا کرنے مین بڑی امداد پہونچیگی بلکہ مسٹر ونسنٹ کیلرڈ نے اعداد و شمار سے ثابت کردیا ہے کہ جس برس اناطولیہ ریلوے جاری ہوئی تہی اوسی برس گورنمنٹ کو محاصل عشر سے اسقدر زیادہ آمدنی حاصل ہوگئی تہی کہ صرف زر بیشی ریلوے کمپنی کی ضمانتون کے ½ ادا کرنے کو کافی ہوگیا تہا۔ حالات ملک کی بہتری اور صلاح سے زراعت مین نئی روح پہونکی گئی ہے جس کے نشو و نما مین گورنمنٹ نے بوسینیا ہرزی گوینا تہسلی و ریاستہاے بلقان کے مہاجرین کو ٹرکی مین آباد کرنیسے اور بھی بڑی امداد دی ہے اور ملک مین کاشت کاری کے شوق کو بڑی کامیابی کے ساتہہ پہیلا دیا ہے۔

سلطنت عثمانیہ کی مختلف جاری شدہ لائینون کی فہرست یہ ہے:-

نام لائین	جسقدر مکمل ہوچکی اور جاری ہے اسکی تعداد کیلو میٹر تخمین	نام لائین	جسقدر مکمل ہوچکی اور جاری ہے اسکی تعداد کیلو میٹر تخمین
(۱)۔ سمرنا۔ اوانا بعہ شاخونکے۔ (سمرنا ایدا ریلوی)	۳۲۴	(۸) سالونیکا مناسطر	۶۰
(۲) سمرنا۔ الہ شہر بعہ شاخونکے (سمرنا کسابا ریلوی)	۱۶۵	(۹) قسطنطینہ۔ ایڈریانوپل مصطفی پاشا	۲۲۲
(۳)۔ موونیا۔ بروسہ	۴۶	(۱۰) سالونیکا۔ اسکب۔ متروویزا	۲۲۷
(۴) مرسینا ادانا	۴۰	(۱۱)۔ وادی آغاج۔ ایڈریانوپل	۹۲ ½
(۵)۔ جافہ۔ یروشلیم	۵۳ ۳/۵	(۱۲)۔ اسکب۔ زوفچی	۵۲ ۴/۵
(۶) بیروت دمشق حوران	۱۳۲	(۱۳)۔ ٹریبیزوا۔ جامبولی	۶۵
(۷) حیدر پاشا۔ انگورا (اناطولین ریلوی)	۳۷۰	(۱۴)۔ بانجالوک۔ نووی	۶۴
میزان ایشیائی روم مین		(۱۵)۔ ایڈریانوپل۔ سرہی	۱۵۲
	۱۱۱۰ ۳/۵	میزان یوروپین ٹرکی	۹۳۵ ۳/۱۰

میزان کل سلطنت عثمانیہ

(۲۰۴۵ ۹/۱۰)

نوٹ۔ چونکہ اصل مصنف نے اس رسالہ کو ۱۸۹۷ع مین لکہا تہا۔ اس لیئے اس کے بعد سلطنت علیہ مین جو نوسیع ریلون کی ہوئی ہے۔ اوس کا اجمالاً ذکر مستند رسالون، ورسالہ کتابون سے اخذ کرکے مین نے نوٹ نمبر ۲ مین کردیا ہے۔ اس سے ناظرین کو معلوم ہوجائے گا کہ ۱۹۰۵ع کے اخیر پر سلطنت عثمانیہ مین کس قدر ریلین جاری تہین۔

باب دوم ۔ گودیان[۱۰]

ان تمام رستون کا جو ایشیا سے یوروپ کو جاتے ہین مقام تقاطع یعنے ان رستون کی کلید ہونیکی وجہ سے جو بحیرہ روم کی راہ سے ہندوستان اور مصر سے ممالک مغربی (یوروپ) کو جاتے ہین قدرت نے روز ازل سے قسطنطینیہ کو تمام دنیا کے اول درجہ کے تجارتی مرکزون مین سے ایک بنا دیا ہی اور اس لیئے سنہ ۱۸۹۰ء مین جب گودیان بنانے کا اجارہ دیا گیا. تو کل آبادی نے اس نوید کو بے اندازہ مسرت سے سُنا۔

گودیون کی تعمیر سے جو دنیا کے موجودہ گودیون مین سے نہایت ہی خوبصورت ہین بندرگاہ سمرنا کو جو فایدے پہونچے ہین اوس سے ہمکو اون منافع اور فوائد کا اندازہ لگانے کا موقع ملتا ہے جو دار الخلافہ کی تجارت کو بالخصوص اور کل سلطنت کو بالعموم گولڈن[۱۱] ہارن کے کنارے کنارے ان گودیون کے بنجانے سے جو اس وقت زیر تعمیر ہین پہونچین گے۔ گودیون کے ساتھہ ساتھہ ڈاکس (گذرگاہ جہازونکی مرمت درستی یا ٹھہرنے کی جگہہ) بھی تعمیر ہو رہے ہین جو اول الذکر کا لازمی نتیجہ ہین بڑے بڑے تجارتی سٹور ہوسون (گودام گہرون) کے متعلق متعدد تجاویز سلطنت عظمی عثمانیہ کی امپیریل گورنمنٹ کی خدمت مین بھیجی جا چکی ہین۔

۱۰۔ گودی یا گہاٹ اس پختہ بند کو کہتے ہین جو دریا یا سمندر کے کنارے پر اسباب وغیرہ چڑہانے یا اتارنے کیلیئے بنایا جاتا ہے۔

۱۱۔ لفظی معنے طلائی سینگ۔ یہ باسفرس کے اس حصہ کا نام ہے جو قسطنطینیہ کے لنگرگاہ کا کام دیتا ہے اور خشکی مین میلون تک شہر کے بیچون بیچ چلا گیا ہے. دنیا مین اس سے بڑہ کر جہازونکے لیئے کوئی لنگرگاہ محفوظ اور عمدہ نہین ہی۔ وزنی سے وزنی جہاز عین خشکی کے کنارے تک پہونچ سکتا ہے اور ایک ہی وقت مین ایک ہزار سے متجاوز جہاز اسمین سما سکتے ہین اسکی شکل سینگ کیطرح ہے اور بہ اعتبار تجارت یہ ہر وقت گویا سونے سے معمور رہتا ہے اسلئے متقدمین نے اسکا نام گولڈن ہارن یا طلائی سینگ رکھدیا جو کیفیت آٹھون پہر اس خلیج مین رہتی ہے اور جو کچھہ سحر اسکی قدرتی نظارے اور سینیری سے حاصل ہوتا ہے اسکا اندازہ سوائے مشاہدہ کے اور کسیطرح سے کرنا قریباً ناممکن ہے. بڑے بڑے نامور اہل قلم سیاحون اور مورخون نے اسکی تعریف مین بے انتہا زور قلم دکہا کر آخر کار تسلیم کیا ہے کہ اوسکی ہزار خوبیون مین سے ایک کو بھی بیان نہین کر سکے الحق قسطنطنیہ اسکے مضافات اور اسکی بے نظیر بندرگاہ گولڈن ہارن ایسی ہی نادر اور بیش بہا چیزین ہین کہ اگر روئے زمین کی کل سلطنتین فرداً فرداً اسکے لینے کیلئے بیتاب کہا ہی ہون تو ہمین انکو معذور سمجہنا چاہیئے اسکا مفصل حال ہم نے کتاب "قسطنطنیہ" مین کر دیا ہی اس لئے یہان زیادہ طول دینے کی ضرورت نہین (مولف)۔

(جو بوہ مین پختہ ہاربر (لنگرگاہ) اور مرمت جہازات کا کارخانہ بنانے کے لیئے توفیق بے انجنیئر نے نقشجات مکمل کر لیئے ہین جنپر وزارت میر بحری اور محکمہ محصول دریائی غور کر رہے ہین۔ انکی منظوری کے بعد انپر کام فوراً شروع ہوجائے گا۔ لیونٹ ہرالڈ ۲ دسمبر ۱۸۹۵ء۔ مترجم) +

ایوان تجارت

ایک اور نہایت ہی مفید اور کارآمد چیز جس کے لیئے سلطنت عثمانیہ کی تجارت اعلیحضرت ظل سبحانی کی بیحد ممنون ہے عثمانیہ مجلس یا ایوان تجارت کا بنایا جانا ہے جو ۱۸۹۴ء مین استنبول مین قائم کیگئی اس کے نمونہ پر اگست ۱۸۹۱ء تک سلطنت کی ضلاع و سنجقون اور ولائیتون کے صدر مقامات مین ایک سو تیئس ایوان تجارت بن چکے ہین۔

عثمانیہ چیمبر آف کومرس* (مجلس ایوان تجارت) کے ساتھہ ایک نہایت ہی مفید ضمیمہ کے طور پر جو عثمانیہ تجارتی میوزیم (عجائب گاہ) کا بمنشاء ایرادہ سلطانی مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۸۹۰ء قائم کیا جانا منظور ہوا وہ ٹرکی کی تجارت او صنعت و حرفت کو فروغ دینے مین ضرور بہت بڑا حصہ لیگا۔

اس عجائب گاہ مین سلطنت کی تمام تجارتی پیداوارین او صنعت و حرفت و دستکاری کی چیزین ہمیشہ دوامی نمایش کیلیئے جمع کیجائینگی۔ اور اسطرح سے ترکی و اجنبی دونون طرح کے سوداگرون کو ان پیداوار اور ساختہ اشیاء کی قیمت اور ماہیت کی متعلق نہایت قیمتی واقفیت حاصل ہو سکا کرے گی (یہ عجائب خانہ بڑی شان و شوکت سے ۱۸۹۵ء کے شروع مین کہولا جاچکا ہے۔ مترجم) +

کارخانے

دارالخلافہ اور اوس کے مضافات مین ایسے بڑے بڑے صنعتی کارخانے ہین کہ وہ یوروپ کی نہایت عظیم الشان کارخانون سے کسی بات مین کم نہین ہین۔ ان مین سے کئی ایک جو پہلے کے بنے ہوئے ہین ان کو بھی حضرت خلافت پناہی کی انتھک اور مسلسل غور و پرداخت اور توجہ شاہی سے ایسا عروج حاصل ہوا ہے کہ گویا ان مین نئے سرے سے جان پڑگئی ہے۔ فیض خانہ کا کارخانہ ہی پارچات۔ توپ خانہ کے کارخانجات (یعنی آرٹیلری (فوج توپ خانہ) اور گولڈن ہارن کے جیبغہ امیر البحری کے ڈاک یارڈز (گودام

---

* چیمبر آف کومرس یا ایوان تجارت اوس مجلس کو کہتے ہین جو کسی شہر کے تجار اور سوداگرون نے اپنے مین سے سربرآوردہ لوگون کو منتخب کرکے اغراض و فوائد تجارت کی حفاظت کیلیئے بنائی ہو +

خانجات بجری) ہین پہلی شق مین داخل ہین اور ان کے علاوہ اور جسقدر ہین اُنکا قیام اور بنیاد اعلیحضرت کی اس مخلصانہ کوشش کا نتیجہ ہے جو وہ اپنی رعایا کی بہتری اور فلاح جوئی مین کرتے ہین۔ اون کی تفصیل یہ ہے:-

(۱)۔ کارخانہ تمباکو وچرٹ بمقام جوبالی (استنبول) ۱۸۸۴ء مین قایم ہوا اس مین پندرہ سو زن و مرد کام کرتے ہین۔ اور اسکی سالانہ بکری تیس لاکھ ترکی پونڈ (چار کروڑ اسی لاکھ روپیہ) کی ہوتی ہے۔

(۲)۔ کارخانہ سیمنٹ (ایک قسم کا عمارتی مصالح جو چونہ کی جگہہ برتا جاتا ہے) بمقام کرچ بورنو ۱۹۱۰ء مین جاری ہوا)۔

(۳) عثمانیہ تہریڈ اینڈ کاٹن کمپنی (سوتی پارچات اور دہاگہ بنانے کی کمپنی) کا کارخانہ بمقام یدی کولی ۱۹۰۹ء

(۴)۔ جدید "اسلامبول گاس کمپنی" کا کارخانہ گیس بمقام یدی کولی ۱۹۱۰ء۔

(۵)۔ اوریٔنٹل ریلوے کمپنی کا نیا ریلوے اسٹیشن بمقام سرکجی (اسلامبول) ۱۹۱۰ء مین کہولا گیا۔

(۶)۔ کارخانجات برائے ساخت آلات شیشہ بمقام چیبک لو۔

(۷)۔ کارخانجات برف بمقام شتی نا (برکنارہ باسفرس) اور اسی طرحکے اور بہت سی کارخانے۔

قسطنطنیہ مین کیا کیا ترقیان اور درستیان ہوئین

یلدیز۔ پیرا۔ تکسیم۔ استنبول۔ سقوطرا مین (یہ سب قسطنطنیہ کے بڑے بڑے حصے یا محلے ہین) باغات بنائے گئے ہین۔ اور ایک چڑیاگہر اور بوٹانیکل گارڈن (علم نباتات کے متعلق باغ) بھی بنایا گیا ہے۔

پیرا مین پانی کے قحط کا اندیشہ رفع ہوگیا ہے ۱۸۸۲ء سے "ڈرکوس واٹر کمپنی" اس حصہ کے باشندگان کو وہ ضروری عنصر بہم پہونچاتی ہے جو ہر طبقہ اور ہر جماعت کے لوگون کو نہ صرف ذاتی استعمال کیلیے بلکہ حفظان صحت عامہ کیلئے بھی اشد لازمی ہے۔

استنبول مین بھی صفا پانی جلد بہم پہونچ جائے گا۔ کیونکہ ڈرکوس کمپنی کو دار الخلافہ کے اس حصہ مین بھی پانی بہم پہونچانے کا اجارہ دیا گیا ہے اور وہ عنقریب نالیان کہودنے اور نل بچہانے کا کام ختم کریگی ٹرمیوے کمپنی نے ۱۹۰۸ء سے اپنے سلسلہ کے ساتھ ایک اور لائین ایزاد کر دی ہے جو غلطہ اور چیچلی کے درمیان جاری ہے۔ اس سے مضافات پیرا کے ان محلات کے مالکان مکانات وغیرہ کو بہت فایدہ پہونچا ہے جنکی جایداد ونکی قیمت یک لخت بہت بڑہ گئی ہے۔

جدید استنبول کمپنی شہر کے گلی کوچون اور مکانات مین بہ نسبت سابق ارزان شرح پر روشنی مہیا کرتی ہے

قسطنطنیہ کی تجارتی قدر و منزلت مین فروغ

اوس کام کا بھی جو اکیلے سلطان عبد الحمید کی ذات بابرکات سے ظہور مین آیا ہے بالتشریح بیان کرنا میری رائے مین نہایت ضروری ہے کیونکہ وہ بندر قسطنطنیہ کی زمانہ آیندہ کی تجارت پر بہت بڑا اثر ڈالنے والا ہے۔ یہ کام کیا ہے؟ دریاے فرات کی دہارے کا درست کرنا جس کا کل خرچ صرف خاص سے کیا گیا ہے یہ دخانی جہازون کی آمد و رفت کی دوہری لائین قایم کرنے کا مسئلہ تہا ایک موصل (واقع ایشیای کوچک) بغداد اور بصرہ کے درمیان دریاے دجلہ اور شط العرب پر اور دوسرے مسکینی اور اجرہ کے درمیان دریاے فرات اور شط العرب پر۔ اس کام کے پہلے حصہ مین تو چندان مشکلات درپیش نہ آئین مگر مسکینی اجرہ لائین پر دونون شہرونکے درمیان جہازات کی باقاعدہ آمد و رفت کیلئے تقریبًا دریاے فرات کا وہ تمام حصہ جو ہندق اور سمون پروا کے درمیان ہے نئے سرے سے درست کرنا ضروری تہا۔ ۱۵۰ کیلومیٹر کی لمبائی مین دریا موسم گرما مین تقریبًا خشک ہو جاتا ہے اور سارا پانی نہر ہندق مین چلا جاتا ہے۔ یکم اکتوبر ۱۸۹۰ء سے لیکر یکم اکتوبر ۱۸۹۱ء تک ایک برس کے عرصہ مین دریا اپنی پرانی گذرگاہ مین لایا گیا۔ اور ایک پہاڑ دار بند جسکی عمارت مین ۳۰ ہزار مکعب فٹ پتھر چٹان اور مٹی صرف ہوئین بنایا گیا جو فرات کو اپنی پرانی گذرگاہ اور دہاری مین بہنے پر مجبور کرتا ہے اور اس مین سے صرف اتنا ہی پانی باہر آتا ہے جتنا کہ نہر ہندق کیلئے ضروری ہے۔ ان عظیم الشان کامون کا فوری نتیجہ تو یہ ہوا کہ سنجق حلہ کی خوبصورت نخلستان طغیانی سے محفوظ ہو گئی۔ مگر اس نتیجہ کا اگر اوس تجارتی فوقیت اور مفاد کے ساتھہ مقابلہ کیا جاے جو انکی وجہ سے قسطنطنیہ کو حاصل ہوا۔ تو اوسکی کوئی حیثیت نہین رہ جاتی۔ دریاے فرات کی قابل جہاز رانی دہاری سے جو برجیک سے شروع ہوتا ہے ملجانے کے باعث قسطنطنیہ اب نہ صرف تجارتی مال و اسباب بلکہ مسافرونکو عبور کرانے کے لحاظ سے بھی نہر سویز سے غالبانہ مقابلہ کر سکتا ہے کیونکہ مغرب اور وسط مشرق کے درمیان

---

(۱) بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۳۔ رہ سکین اور ایک شفاخانہ بنائے جانیکا حکم نافذ فرمایا ہے یہ دونون تیار ہو چکے ہین نیز مسجد نبوی علی صاحبہا التحیۃ والسلام کے قرب و جوار کے محلوں مین پختہ بازار دین اور موریان بنائے جانیکے لیئے ۲۰ ہزار پیاسٹر عطا کیئے ہین یہ سب کام اور عمارتین ۱۸۹۷ء کے حج سے پہلے ختم ہو جاوین گی۔ از لیونٹ ہیرلڈ (مترجم)

علاوہ برین تار برقی کو جو سلطنت عثمانیہ مین کچھہ کم نہین ہے ہر مہینے کئی سو میل کی وسعت دیجا رہی ہے اور اب کوئی ایسا ضروری مقام کل قلمرو مین نہین ہے جہان تار نہ پہونچا ہو۔ ہر ہفتہ ان ترقیات کی نسبت جو خبرین موصول ہوتی ہین وہ اخبار وکیل امرتسر کے بہادر اخبار نگاروں کے کالمون سے معلوم ہو سکتی ہین جو بالالتزام خاص ترکی کے اخبارات سے یہ خبرین اقتباس کرتا ہے (مترجم)

جو نہایت ہی سید ہا راستہ ہی وہ اسکی کلید ہے چند ہی برسوں مین قسطنطنیہ وادی فرات و دجلہ اور زیر حصہ ایران کی تجارت و بیوپار کی جاون کے متصل ہے کنجی ہوجائے گا۔ یہ ہین وہ بیش قیمت فایدے جو دریائے فرات و دجلہ کی دھارے کی درستی اور ترتیب سے ٹرکی کو حاصل ہوئے ہیں ۔

کارخانجات ریشم

بروصہ۔ بلدجیک۔ تفلکہ۔ گملہ۔ سودیتیا اور دیگر مقامات ولایت خداوندگار کی ریشمی سوت کی کارخانون مین کسی وقت دس ہزار آدمی کام کرتے تہے اور اونکی سالانہ پیداوار ریشم کے کویون کی بیس لاکہہ کیلوگیرام (کیلوگیرام = ۲۰۴۶ر۲ پونڈ یا ۱۵۴۳۲ر۳۴ گرین کے) ہوتی تھی جسکی عمدگی کو یوروپ کے ریشمی پارچات کے کارخانہ دار ایسا سراہتے تھے کہ وہ اسے فی کیلوگیرام ایک سو بیس فرانک (۹۶ روپیہ) کو خریدتے تھے ۔

ریشمی کیڑون کی پرورش

مگران قدرتی بواعث مین سے ایک کی وجہ سے جو تمام انسانی حساب و شمار اور اندازہ و قیاس سے باہر ہین یعنے ریشمی کیڑون کی وبا سے جو ولایت خداوندگار مین تیس برس ہوئے سے پہلی پہل نمودار ہوئی اور جسکے اندفاع کی اسوقت کوئی علمی تدبیر معلوم نہین تھی۔ ریشمی کیڑون کی پیدایش یہانتک گہٹ گئی۔ کہ کویونکی پیداوار صرف چار لاکہہ کیلوگیرام تک آرہی شہتوت کے درختون کے باغات تباہ اور کارخانے بند کر دیئے گئے۔ اسی وجہ سے سلطان المعظم نے اس صنعت کو فروغ دینے کیلئے حکم دیا کہ پاسچر صاحب کے طریقہ کے مطابق ریشمی کیڑون کی پرورش کیجاے۔ چنانچہ اس تدبیر سے ریشمی کیڑون کی نسل نہ صرف بالکل تباہ ہونے سے ہی بچگئی۔ بلکہ اوس مین بتدریج ایسی ترقی ہونی شروع ہوگئی ہے کہ ۱۸۹۲ء مین کویون کی پیداوار ولایت خداوندگار مین ۱۷ لاکہہ کویون تک پہونچگئی۔ اور یہ ترقی اب انشاء اللہ العزیز سلسلۂ حسابیہ کے مطابق روز بروز زیادہ ہوتی جاویگی.

مین یہان یہ بیان کردینا مناسب سمجہتا ہون کہ عثمانیہ تجارت کی ترقی کو اندرونی پابندیون سی بچانے کیلئے سلطان المعظم نے کمال دانائی، و عقلمندی اور اپنے پرانے تجربے سے کام لیکر دو برس ہوئے کہ

ملہ دریائے سیحون کے نالہ کو اوسکے دہانہ سے لیکر شہر آوانہ تک جہاز رانی کے قابل بنانیکے لیے نقشجات مکمل ہوچکے ہین اور وہ منظوری کیلئے ابہالی میں بہیجدیئے گئے ہین۔ از لیونٹ ہرالڈ ۔ ۴ دسمبر ۱۸۹۶ء ۔ مترجم ۔

اندرونی محصول جنگی کے موقوف کردینے کا جو ایک ولائیت کی پیداوار کے دوسری ولائیت مین لیجائے جانے مین سخت مارج تھا حکم دیا اور صرف دس فیصدی کا ٹیکس ممالک اجنبیہ کے اوس اسباب پر جو ممالک عثمانیہ مین آوے یا سلطنت عثمانیہ مین سے گذرنے اور دیسی پیداوار کے اوس اسباب تجارتی پر جو ممالک غیر کو جاتا ہو رہنے دیا۔

زرعتی بنک

خداوند کریم سلطان عبدالحمید کی عمر و اقبال مین جنہنے زرعتی بنک قایم کیا برکت دے۔ آج اوسکی طفیل کسان سودخوارون کے پنجون سے آزاد ہوگیا ہے۔ ۱۸۸۳ء مین اعلیحضرت کی توجہ اس قابل رحم حالت کیطرف منعطف ہوئی اور اس امر کے دل مین وہ خیال نشو ونما پاتا گیا جو زرعتی بنک کے قیام سے منصہ ظہور مین آیا۔ پرانے سیونگز بنک اپنا سرمایہ ان ہر طرح کی اجناس اور پیداوارون کی فروخت سے بناتے تھے جنکو زرعتی آبادی بغیر کاشتکار کفایت شعاری کرکے ہر فصل کی ضروریات پورا کرنے کے بعد بچاتے اور ان بنکون کے سپرد کردیتے تھے زرعتی بنک کے لیئے اب اس جنسی ادایگی کے عوض تمام عشرون پر دو فیصدی کا زائد ٹیکس لگایا گیا ہے۔ مگر جس وقت بنک کا سرمایہ ایک ایسی معتدبہ رقم مین ہوجاوے گا کہ وہ اسکے ذریعہ سے پوری تیقن کے ساتھ زمانہ آیندہ کی تمام ممکن الوقوع ضروریات کو پورا کرسکنے کے قابل ہوجاویگا تو جن لوگون نے یہ زائد ٹیکس ادا کیا ہوگا ان کو واپس ملجاویگا۔

زرعتی بنک چھ فیصدی سالانہ سود پر چھوٹی سے چھوٹی رقم سے لیکر ڈیڑہ سو ترکی پونڈ تک کسی میعاد کے لیئے جو تین اور دس برس کے درمیان ہو قرض دیتا ہے۔ مگر اس چھ فیصدی کے علاوہ ایک فیصدی رجسٹری کے خرچ کیلئے قرض لینے والے کو دینا پڑتا ہے۔ بنک لوگون کا روپیہ بھی امانت رکھتا ہے جسپر وہ چار فیصدی سالانہ سود ادا کرتا ہے۔ استنبول مین اسکا صدر مقام ہے ولائیتون (صوبون) کے دار الامارت مین اسکی شاخین ہین سنجقون (ضلاع) کے صدر مقامات مین اسکی ایجنسیان ہین اور پرگنون کے صدر مقامات مین محض دفتر ہین شاخون اور ایجنسیون کو اپنے اپنے علاقہ مین کاشتکارون کے چندہ سے روپیہ بہم پہونچتا ہے اور وہ ان چندہ دہندگان کے سوا اور کسی کو قرض نہین دیتین۔

ایوان تجارت قسطنطنیہ کے اخبار مورخہ ۲۰ اپریل ۱۸۹۲ء کا یہ مضمون خالی از دلچسپی نہ ہوگا اور اسی لیئے مین اوسے یہان نقل کرتا ہون۔

قسطنطنیہ کے ایوان تجارت زراعت و حرفت کو سنہ ۱۳۰۷ ہجری (یعنے از یکم مارچ لغایت ۱۹ فروری ۱۸۹۲ء) کی بابت زرعتی بنک کی کارگذاریونکی رپورٹ اور نفع نقصان کا تختہ حساب

موصول ہوا ہے ہم اپنے ناظرین کے مطالعہ کیلئے اس انسٹی ٹیوشن کے تختہ حساب کی اعداد جنکی فلاح وبہبود کا اوس کے ابتدائے قیام سے ہمین بڑا خیال رہا ہے پیش کرتے ہین۔

اس بنک کی ڈائرکٹرون اور منیجنگ بورڈ نے اوسکی قایم ہونے کی وقت سے برابر نہایت ہی مستعدی دکھلائی ہے اور دیانت اور عملی واقفیت کی اعلے ثبوت دیدیئے ہین جنکی بدولت یہ بنک ایسی طرح کے اعلے سے اعلے اجنبی بنکون کے ہم پلہ ہوگیا ہے۔

یہ سچ ہے کہ وہ دہقانی بنک جو رئفسن وغیرہ وغیرہ کے طریق پر قایم کیئے گئے ہین اور جو جرمنی روس۔ اٹلی۔ فرانس اور دیگر ممالک مین بکھرے ہوئے ہین انکا مدعا زراعتی ساہوکارون کے فوایدکو دہقانی آبادی کی تمام جماعتون مین پہیلانے کا ہے۔ مگر عثمانیہ زراعتی بنک آج جیسے طریقہ اور اہتمام سے قایم کیا گیا ہے جو اوسی کیلئے خاص ہے اور جو چند ایک فروعی ترمیمون کے ساتھ دیگر ممالک کیلیئے نمونہ کا کام دیگا اور لاریب اس امر کا فخر اور عزت ہمارے شہنشاہ ہز امپیریل میجسٹی سلطان عبد الحمید خان ثانی کو ہی حاصل ہے۔

اس وقت قلمرو عثمانیہ کے مختلف حصون مین زراعتی بنک کی ۵۹ شاخین اور ۳۲۸ ایجنسیان ہین جن مین سے تین شاخین اور ۲۳ ایجنسیان سنہ ۱۳۳۱ ہجری کے دوران مین قایم کیگئی تہین۔

سنہ ۱۳۳۰ ہجری کے اخیر پر اس کا سرمایہ ۲۹ کروڑ ۱۹ لاکھ ۴۱ ہزار ۹ سو ۶۴ پیاستر (پیاستر ۱۶۲،روپیہ) تہا۔ سنہ ۱۳۳۱ھ مین اس سرمایہ مین ۶ کروڑ ۷۳ لاکھ ۸۶ ہزار ۳۰۹ پیاستر بہ تفصیل ذیل اضافہ ہوئے۔ حاصلات ٹیکس تعلیم عامہ جو بنک کو واجب الوصول تھے ۴۲۰۴۹۸۵۷ پیاستر۔
سود سے بنک کو حاصل ہوئے .. .. .. پچاس لاکھ ساٹھ ہزار سات سو ایک پیاستر
رسوم رجسٹری .. .. چھ لاکھ ۴۴ ہزار ۳ سو ۸۵ پیاستر۔
اور باقیماندہ رقم جو تقریبًا .. .. ایک کروڑ ساٹھ لاکھ ۸۳ ہزار پندرہ ہے ان بنکونکی رقم یافتنی تھی جو بند کر دیئے گئے پس کل سرمایہ ۳۵ کروڑ ۷۳ لاکھ ۲۳ ہزار ۵ سو ۷۶ پیاستر ہوا۔
سنہ ۱۳۳۱ ہجری مین کل خرچ ایک کروڑ ۸ لاکھ ۰ ہزار ۸ سو ۰۴ پیاستر ہوا۔ ان مین سے ۴۸۷۲۱۷۵ پیاستر بنک کی اخراجات کارکردگی پر خرچ ہوئے جو شاخون اور ایجنسیون کی تعداد اور اس مشکل قسم کے کام کے مقابلہ مین بہت تہوڑی رقم ہے ۱۲۸۶۸۷۰۸ پیاستر زراعتی اغراض کے مفاد پر خرچ کئے گئے ۲۲۸۳۵۴ سڑکون شارع عامون اور زراعتی انسپکٹرون پر صرف ہوئے اور ۱۸۹۰۴۱۳ مختلف دیگر ضروری امور پر سنہ ۱۳۳۱ ہجری مین کاشت کارون کو ۲۶۷۶۰۰۱۲ پیاستر قرض دیئے گئے جو اگر ان پہلے منظور شدہ قرضون

کے ساتھ شامل کردیئے جاوین جنکا دینا سابقہ معاملات مین بنک منظور کرچکا تھا تو بنک نے دو برس کے عرصہ مین جو قرضے دیئے اونکی تعداد ۱۱۷۳۰۸۶۲۱۹ پیاستر ہوجاتی ہے۔ تاریخ قیام سے اخیر ۱۳۰۷ھ ہجری تک یعنی تین برسون مین بنک نے بارہ کروڑ، ۷۳ لاکھ ۸۹ ہزار، ۹ سو ۵۵ پیاستر مزارعین کو قرض دیئے اس امر سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ زراعت کو بہت بڑی امداد دیگئی ہے۔ خاصکر ان مقامات مین جہان خاندان کے خاندان قحط سالیون مین سودخوارون سے صرف ایک ایک سو پیاستر قرض کے لینے کی بیوقوفی کر بیٹھنے کی بدولت تباہ ہوئے جاتے تھے۔ یہ ہم بتا چکے ہین کہ سنہ ۱۳۰۶ ہجری مین بنک کا سرمایہ ۶۱۳۷۸۶۹۳۰ پیاستر بڑہا اور یہی سال مین مقبولہ قرضونکی تعداد ۶۰۷۶۰۰۱۲ تھی پس اس سے بخوبی ثابت ہے کہ بنک مین روپیہ کی آمد و شد کا کام بڑی باقاعدگی سے ہورہا ہے اور اوس مین وہ تمام باتین پائی جاتی ہین جو ایک ہونہار اور مضبوط بنک مین ہونی چاہئیین۔ یہ سچ ہے کہ چونتیس کروڑ چالیس لاکھ پیاستر کے نام نہاد سرمایہ کے مقابلہ مین جسی بنک نے سنہ ۱۳۰۶ ہجری کے اخیر تک خرچ کیا منظور شدہ قرضونکی تعداد بہت تھوڑی معلوم ہوتی ہے۔ مگر ساتھ ہی یہ خیال ضرور رکھ لینا چاہئیے کہ قابل الوصول قرضہ کی تعداد صرف چودہ کروڑ تیس لاکھ پیاستر ہے جن مین سے ۲½ کروڑ پیاستر چونکہ تعلیم عامہ کے عشرون کی بابت ہین صرف سنہ ۱۳۰۷ ہجری مین داخل بنک ہون گے اور ایک کروڑ چھتیس لاکھ پیاستر حکام بالا کے حکم کی رو سے بطور ریزرو فنڈ کے محفوظ کئے گئے ہین۔ باقیماندہ رقم دس کروڑ پچاس لاکھ پیاستر مین سے جو رقم بنک کے اختیار مین تھی ۹ کروڑ سے زاید منظور شدہ قرضون کے دینے مین صرف کیئے گئے اور ایک کروڑ پچاس لاکھ پیاستر شاخون اور ایجنسیون کے پاس نقد موجود رہ گئے جن کی فی شاخ مشکل سے ۵۲ ہزار پیاستر اوسط بیٹھتی ہے قومی زراعت کے مفاد مین مندرجہ ذیل رقوم خرچ کیگئین:۔

زراعتی مدرسہ بمقام ہلکی	۲۴۰۹۳ ۳۱/۴۰	زراعتی فارم بمقام دمشق	۴۰۹۵۱ ۱/۱۰
" " " سالونیکا	۱۰۵۰۰۵ ۸/۲۵	" " " کونیہ	۵۸۰۹۲ ۳/۱۰
" " " بروصہ	۲۹۱۱۸ ۹/۲۴	چودہ طالب علمونکا خرچ جو زراعتی تعلیم کیلئے فرانس بھیجے گئے	۱۳۱۹۱۰ پیاستر ۱۴ پارے
زراعتی فارم بمقام انگورا	۶۱۱۸۴	تخم جو کاشتکارون مین تقسیم کرنیکے لیئے یوروپ و امریکہ سے خریدے گئے	۶۲۷۹۴
" " " ادانہ	۳۲۵۶۰	ایکسو تھرمامیٹرونکا خرچ جو ریشمی کیڑے پالنے والون مین تقسیم کیئے گئے	۲۲۵۰
" " " ارض روم	۹۳۷۶ ۱/۱۰۰	جنرل بورڈ آف ایڈمنسٹریشن نے ٹڈیون کے مروانے پر جو کوچک چکی ہین کیتونکا نقصان کرتی تھین اورتیسرے چوتھے حلقہ کی میونسپل حدبندیون پر خرچ کیا	۳۳۲۵
" " " حلب	۷۱۳۵۴ ۱/۴		
" " " سیواس	۲۷۱۳۲ ۳/۴۰	میزان	۱۳۰۷۷۴۱ - ۵

اس رقم کے علاوہ جنرل بورڈ آف ڈایرکٹرز نے ہی شاخون کو ٹڈیون کے مروانی کے کام کے لیئے ۲۵۱۷۰۰ پیاستر کا ایک زایدفنڈ قایم کرنے کا اختیار دیا۔

بنک کو کام کے اچھی طرح سے چل چلنے کا امتحان کرنے کے لیئے جو انسپکٹر سنہ ۱۳۱۰ ہجری مین مقرر کیئے گئے تہو انہون نے بہت سی شاخون اور ایجنسیون کا معائینہ کرنے کے بعد رپورٹ کی کہ قرضون کے دینے اور فرائیض کی انجام دہی مین نہائیت ہی مکمل باقاعدگی برتی جاتی ہے۔ مگر ساتھ ہی اونہون نے چند ملازمانکی بد اطواری کی شکائیت کی کہ اون کا رد یہ قرض لینے والون کے ساتھ اچھا نہین ہے۔ جس پر وہ ملازمت سی برطرف کئے گئے۔ اور اون کے ساتھ قانونی سلوک کیا گیا۔ اور اس معاملہ کو دوسرون کے لیئے عبرت بنانے کے واسطے یہ فیصلہ کیا گیا کہ ان نالائق ملازمون کے نام شائع کیئے جاوین۔ اور ساتھ ہی وجہ برطرفی درج کیجاوے۔ اور ہر ایک شاخ اور ایجنسی مین اسکی ایک ایک نقل روانہ کیجائے۔

شاخون اور ایجنسیون کے عہدہ دارون کو لین دین کے متعلق قرضہ گیرندگان کی قانونی ناواقفیت کے فایدہ اوٹھانے سے روکنے کے لیئے انتظام کیا گیا تھا کہ جو جو اخراجات قرض گیرندہ کو لازمی طور پر کرنے پڑتے ہین۔ انکی چھوٹی سے چھوٹی رقم تک عام فہم اعلانات کے ذریعے سے جن کو ہر طبقہ کے لوگ سمجھہ سکین حتی المقدور کل ملک مین مشتہر کی جاوے۔

مزید برآن بدین خیال کہ قرض گیرندگان کو اون غلطیون کے درست کرانے کے واسطے جو مختارون (بمنزلہ تحصیلدار) سے اونکی کاشتکاری کی حیثیت کو مصدق کرنے کے لیئے سارٹیفکٹ دینے مین عموماً ہو جاتی ہین۔ اپنے اپنے گانون کو واپس جانا پڑتا ہے۔ اور اسطرح انکا بڑا وقت ضایع ہو جاتا ہے۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ ڈائرکٹرون کی نگرانی مین اس قسم کے سارٹیفکٹ چھپوا کر مختارون کے پاس بھیجدیئے جاوین تاکہ وہ حسب ضرورت اونکی خانہ پوری کرکے قرض کے خواہان کاشتکار کو دیدیا کرین۔ ان سرٹیفکٹون کے نیچے ضروری ہدایات بھی درج کردیگئی ہین کہ بنک سی قرضہ لینے کے لیئے یہ ضوابط ملحوظ رکھنے چاہئین۔

یہ امر بھی قابل بیان ہے کہ لوگون کو بنک مین ہر روز روپیہ جمع کرانے کی عادت ہی۔ یہ تو ہم سب جانتے ہین کہ بنک جمع کنندگان کو چار فیصدی سالانہ سود دیتا ہے۔ سنہ ۱۳۱۰ ہجری مین ان امانتون کی تعداد ۳۶۲۲۷۲۳۷ ۹/۱۰۰ پیاستر تھی جو ابتداً ہی ایک معقول رقم ہے۔ پھر خاصکر ایسے مقامات مین جہان پس انداز کرنے کا عام دستور نہین ہے۔ بنک نے اس ذریعہ سے اور اس سود کے ذریعہ سے جو ایجنسیون مین دیئے ہوئے منظور شدہ قرضون سی حاصل ہوا کل رقم ۵۹۲۴۴ پیاستر ادا کی۔

منجملہ ان وقفی ارضی جایدادون کی جن کا حق فروخت بنک نے اپنے تین لاکھ سات ہزار آٹھ سو پانچ پیاستر

چودہ پارہ کے قرضون کی وصولی کے واسطے بذریعہ نیلام عام حاصل کیا ہے دیہاتی جایداد دو لاکھ ۲۹ ہزار ۱۳ پیاستر ۹ ۳۴ پارے کی مالیت کے کسی ٹبرھیا بولی کے نہ ملنے کی وجہ سے زرعتی بنک کے نام منتقل کر دیگئی ہے۔

۱۳۳۰ہجری مین بنک نے ہیڈ ٹیکس کلکٹر سے ان ٹیکسون کی حیثیت مین جو بنک کو واجب الوصول تھے ۵۰۴۰۷۷،۰۳ پیاستر ۱۵ پارے کی قیمت کی اجناس فروخت کین اور باقی اوسکی تحویل مین ہین۔

دوسری طرف بنک نے قانونی اخراجات۔ وکلا اور دوسری رسوم مین سال گذشتہ مین ۶ ۲ لاکھ ۲۵ ہزار چار سو ۶ ۲ پیاستر ۲۶ پارے خرچ کیئے۔ اس رقم مین سے کسی نہ کسی وجہ سے ۴ ۶ ۴۱۳ ۷ پیاستر بنک نے اپنے اوپر عاید کیئے اور باقیماندہ ان مقروضون پر عاید کیئے گئے جو پہلے ہی ۱۳۳۰ ہجری سے ۹ ۸۸۱ ۷ پیاستر ۲۲ پارے کر اس فنڈ کے مقروض تھے۔

ان کارگذاریون اور کامون کے علاوہ زرعتی بنک نے محکمہ تعلیم عامہ کیلئے وصولیان در ادائیگیان کین اور وزارت صیغہ خزانہ کے لیئے ان ٹیکسون کو وصول کیا جو سڑکون اور شاہ راہون کی تعمیر کیلئے واجب تھے۔

فرمان شاہی کے روسے چونکہ زرعتی بنک کے ڈائرکٹرون کو اپنے اخراجات کی بجیٹ بڑھا دینے کا اختیار ملگیا ہے اس لیئے افسرون کے سٹاف اور نیز منافع کی بیشی کیوجہ سے سالانہ کارروائیون کا تختہ حساب ہر سال تیار ہو سکیگا۔

زرعتی مدارس

۱۹۱۴ء سے ٹرکی کے زرعتی مدارس تعداد مین چار ہین۔ ایک استنبول کے قریب بمقام ہلکلی ہے اور دوسرے بمقامات سمرنا بیروت و برو صہ ہین۔ ان مدارس مین ہر ایک کے ساتھ ایک ایک زرعتی ماڈل فارم بھی ہے جن کا یہ فایدہ ہے کہ کتابی تعلیم کے ساتھ ساتھ عملی تعلیم بھی ملتی جاتی ہے اور ایک شق دوسرے شق کو واضح کرنے مین مدد دیتی ہے۔

ان زرعتی مدارس کے ساتھ ملے ہوئے ماڈل فارمون (کھیتون) کے علاوہ اور دوسرے فارم بھی ہین جن سے ملک کی زرعت کو بڑی بھاری امداد ملتی ہے۔ خاص تاریخ کے محالون مین ہر ایک کا ہیبت درصل ایک ایک ماڈل فارم ہے جن مین کسی اور چیز کی ضرورت باقی نہین ہے۔

جنگلات

جنگلی درختونکی کاشت اور تربیت ملک کے زراعتی انتظام سے متعلق ہے اور یہ اوسکی نہایت ہی فایدہ بخش شاخون مین سے ایک شاخ ہے۔ یہان اس معاملہ مین بھی سلطان عبدالحمید ہی بادی و مبتدی ہین اور وہی اس محکمہ کے قایم کنندہ ہین کیونکہ محکمہ جنگلات عثمانیہ انہی کے عہد حکومت مین پیدا ہوا ہے درختونکے کاٹے جانے کی ممانعت اور نیز کوئیلہ بنانے والون اور گدڑیون کو جنگل کے جنگل اس امر کے لیئے کاٹ دینے سے کہ اون کو چندمن کوئیلون کی حاجت ہے یا وہ اپنے گلون کے لیئے چراگاہ درست کرنا چاہتے ہین روکنے کی تدابیر کے طفیل ٹرکی کے اس محکمہ مین کوئی ایسی کمی نہین رہگئی کہ اوس کے لیئے وہ دوسری قومون کے محکمجات جنگلات پر رشک و حسد کرے۔

ٹرکی مین جنگلون کا رقبہ ایک کروڑ ۹۵ لاکھ ۵۵ ہزار ایک سو ۲۹ دونیم ہے یعنی قلمرو عثمانیہ کا $\frac{1}{22}$ حصہ ہے قلمرو عثمانیہ سے یہان ہمنے صرف یوروپین ٹرکی کے صوبجات صوبہ ٹو اناطولیہ اور شام مراد لیئے ہین ان جنگلون مین پندرہ قسم کے درخت موجود ہین جو صنعت و حرفت کیلئے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر کار آمد ہین۔ ان درختونکی بڑی بڑی قسمین یہ ہین:۔

بلوط۔ اخروٹ۔ چیل۔ چنار۔ صنوبر۔ سرو۔ لیمون۔ شاہ بلوط۔ خرما اور زیتون۔ زمانہ آیندہ مین سلطنت عثمانیہ جس مین یوروپ کی منڈیون مین بھیجنے کے لیئے ہر قسم کی قیمتی لکڑیان بہ افراط موجود ہین شاہی خزانہ کی امداد کیلئے اس قدرتی ذخیرہ سے جو موجودہ فرمانرواکے وقت تک ایسا دبا ہوا پڑا تھا کہ اس سے ایک حبہ کی منفعت نہین ہوتی تھی بہت بڑا فایدہ حاصل کرے گی۔

محکمہ زراعت و معدنیات و جنگلات

ہم ذیل مین معدنیات و جنگلات کی وہ آمدنی درج کرتے ہین جو سنہ ۱۳۰۹ ہجری (سنہ ۱۸۹۲-۹۳ء) مین کہ الغایت ۱۳ مارچ سنہ ۱۸۹۳ء کو ختم ہوا اور سنہ ۱۳۱۰ ہجری (سنہ ۱۸۹۳-۹۴ء) مین ہوئی اس سے واضح ہو جائے گا کہ سنہ ۱۳۰۹ ہجری کے مداخل یا محاصل مین ۴۷ فیصدی یعنے ۲۸۲۵۶۲ ۱۱ پیاسٹر یا ایک لاکھ ۱۶ ہزار پونڈ ترکی (قریبا ۲۳ لاکھ روپیہ) کے بیشی ہوئی جن مین سے ۴۲۵۹ پونڈ محکمہ جنگلات سے ۹۰۰ ۹ پونڈ حقوق معادن سے اور ۱۸۰۰۰ ۵۹ پونڈ ان معادن کی پیداوار سے جن پر سرکار کیطرف سے کام کیا جاتا ہے حاصل ہوئے۔

یہ بے نظیر اور شاندار نتیجہ ہی بنفسہ محکمہ (یا وزارت) زراعت و معدنیات و جنگلات کے قیام کی جو ہر ایک شخص جانتا ہے کہ فقط سلطان عبدالحمید کی سعی و کوشش سے عدم سے ظہور میں آیا ہے سب سے بہتر تعریف ہے ۔

محاصل جن کا اندازہ لگایا گیا

	سال ماسبق کی بابت	سنہ ۱۳۰۹ھ میں	میزان
از یکم مارچ تا اخیر فروری ۱۳۰۹ھ	پیاستر ۷۸۶۴۷۹۳ - ۷ پارے	پیاستر ۲۵۰۰۳۵۳۱ - ۵ پارے	پیاستر ۳۲۸۹۸۳۲۴ - ۱۲ پارے
،، ،، ،، ۱۳۰۸ھ	۳۶۹۰۶۱۱ - ۲۶	۲۰۱۴۹۶۰۵ - ۳۰	۲۳۸۴۰۲۱۶ - ۱۶
اضافہ	۴۱۷۴۱۸۱ - ۲۱	۴۸۲۳۹۲۵ - ۱۶	۹۰۲۸۱۰۶ - ۳۷

محاصل جو واقعی وصول ہوئے

	سالہائے ماسبق میں	سنہ ۱۳۰۹ھ میں	میزان
از یکم مارچ تا اخیر فروری ۱۳۰۹ھ	۹۲۲۷۴۳۰ - ۳۱	۲۶۷۸۰۳۶۷ - ۵	۳۶۰۰۷۷۹۷ - ۳۶
،، ،، ۱۳۰۸ ہجری میں	۲۸۲۹۵۹۵ - ۳۴	۲۱۵۵۲۹۱۹ - ۲۴	۲۴۳۸۲۵۱۵ - ۱۸
اضافہ	۶۳۹۷۸۳۴ - ۳۷	۵۲۲۷۴۴۷ - ۲۱	۱۱۶۲۵۲۸۲ - ۱۸
اضافہ پہلے ۶ ماہ میں	۴۸۱۷۶۸۳ پیاستر - ۳۹ پارے		
،، دوسری ششماہی میں	۶۸۰۷۵۹۸ پیاستر - ۲۵ پارے		
میزان	۱۱۶۲۵۲۸۲		۱۸ -

اضافہ کی دوسری تقسیم

آمدنی جنگلات - ۴۷۴۵۹۶۶ پیاستر - ۶۶ پارے - معدنیات جن پر سرکار کی طرف سے کام ہوتا ہے ۵۹۱۸۹۸۱ پیاستر - ۲۲ پارے

معدنیات جن کا اجارہ دیا گیا ہے ۹۶۰۳۳۱ پیاستر ۳۰ پارے   میزان ۱۱۶۲۵۲۸۲ پیاستر - ۱۸ پارے۔

سنہ ۱۳۰۸ھ میں وزارت صیغہ مال کو ادا کیے گئے ۱۲۳۸۹۴۰۱ پیاستر - ۱۷ پارے۔

سنہ ۱۳۰۹ھ میں ،، ،، ،، ۱۶۹۹۵۲۴۲ ،، - ۲۸ ،،

اضافہ ۴۶۰۵۸۴۱ ،، - ۱۱ ،،

پس سنہ ۱۳۰۹ھ میں بمقابلہ سنہ ۱۳۰۸ھ و سنہ ۹۳-۱۸۹۲ء کے جس برس میں کہ کل سالہائے ماسبق کی نسبت سب سے زیادہ آمدنی ہوئی تھی، ۳۷ فیصدی کی بیشی ہوئی۔

کریڈٹ اموبلیئر (لوگون کو روپیہ قرض دینے کیواسطے بنک)

ان مبارک الہامات مین سے جو سلطان المعظم کو ہوا کرتے ہین ایک کی بدولت کریڈٹ اموبلیر۔ بغیر ان لوگون پر کسیطرحکا بوجہ ڈالنے کے جو اوس کے سرمایہ مین شریک ہوئے ہین۔ اور بغیر اوس جوکھم لینے سٹاک اور ایکسچینج (سلطنتون اور کمپنیون کے قرضونکی دستاویزات اور تبادلے) کے نرخون کے گھٹاؤ بڑہاؤ کے خطرات کا کوئی اندیشہ رکھنے کے جس کے نقصان رسیدونکی یوروپ مین ہر ایک شخص بے تعداد حیرتناک مثالین دیکھ چکا ہے نہائت ہی سیدہی سادی وضع مین قائم ہوا ہے۔

یہ پہلے قسطنطنیہ کا سیونگز بنک تھا۔ اور اب بھی ہے۔ اضافہ فقط یہ ہوا ہے کہ اشیٔ واقعی (غیر منقولہ) جایداد کے رہن پر قرضے دینے کا اختیار دیا گیا ہے وہ نپے روپے کو جو اوس کے پاس امانت رکھا گیا ہے بجائے سٹاکون پر لگانے کے جو ہمیشہ کم و بیش غیر مستقل رہتے ہین واقعی اور اصلی جایداد اون پر لگاتا ہے جو یقینی چیز ہوتی ہین۔ اور جو دوسری چیزونکی نسبت جن پر روپیہ لگایا جاتا ہے قیمتون کے اچانک گھٹاؤ سے کہ اون مین بغیر کسی ظاہری یا اصلی باعث کے اکثر واقع ہوتا رہتا ہے بہت زیادہ محفوظ ہوتی ہین۔ اس وقت کریڈٹ اموبلیئر کا سرمایہ دس لاکھ ترکی پونڈ معین کیا گیا ہے۔ جن مین سے ساڑہے چار لاکھ پونڈ سول پنشن بنک نے دیئے ہین۔ باقی سٹیٹ سرکاری لاٹریسے بہم پہونچائے گئے ہین۔ مگر حسب ضرورت یہ سرمایہ بتدریج ۲۰ لاکھ ترکی پونڈ تک بڑہا دیا جاوے گا۔

ترکی قرضہ

ترکی قرضہ کے تصفیہ کیلئے قرضخواہون سے اعجاز نما عقلمندی اور ایسی نیک نیتی سے گفتگو کیگئی کہ وہ سچے دل سے سلطان کے ثناخوان ہوگئے اور ۲۰ دسمبر ۱۸۸۱ء کو یہ معاملہ طے ہوگیا اوس وقت کل قرضہ کی تعداد ۲۵ کروڑ ۲۴ لاکھ بانوے ہزار پونڈ تھی۔ سابقہ بادشاہون کے قرضے (از ۱۸۵۴ء لغایت ۱۸۷۵ء) بمعہ قرضہ ترکی حصص جو بڑہوتی پر فروخت ہوتے تھی (اس قرضہ کا اون ریلونکی جنہین رومیلیا ریلوے کی اجارہ دار کمپنی نے سلطنت عثمانیہ مین تعمیر کرنا تھا بحساب فی کیلومیٹر ۱۴ ہزار فرینک کی سالانہ آمدنی پر اوسط پھیلا کر اندازہ لگایا گیا تھا) ۲۱۸۴۳۹۵۱۰ پونڈ تھے اس رقم مین سے سود کی ادائیگی کے ملتوی کردیئے جانی کی تاریخ تک ۲۵۹۴۴۷۸۲۳۵ پونڈ ادا کردیئے گئے تھے جس سے اونکی تعداد ۱۹۲۴۸۰۰۲۵ پونڈ رہ گئی تھی۔ لیکن ستمبر ۱۸۷۵ء سے لیکر ۲۲ دسمبر ۱۸۸۱ء تک کے سود کی بابت ۶۱۰۰۳۹۱۵ پونڈ کی اینڈ اوہی سے

قرضون کی تعداد تاریخ مؤخر الذکر کو رقم مذکورہ بالا یعنے ۲۵۴۲۹۲۰۰۰ ہوگئی تھی۔

اس عام قرضہ کے ساتھ مندرجہ ذیل قرضے بھی شامل کر لینے چاہئین:۔

(۱) ۸۵۹۰۰۰۰ پونڈ کی رقم جو منجملہ کے ساہوکارون سے ۱۸۷۹ء سے پہلے خزانہ کی شدید ضرورتون کے لیئے مختلف اوقات مین برداشت کیگئی تھی اور جسکی ادائیگی کے لیئے ۲۲ نومبر کے اقرار کی رو سے نمک۔ تمباکو۔ مسکرات۔ اسٹامپ۔ ریشم اور حقوق ماہی گیری کے محاصل کی آمدنیان قرضخواہون کے سپرد کردیگئی تہین۔

(۲) ۸۰۲۵۰۰۰۰۰ فرینک جو عہدنامہ صلح کی رو سے بطور تاوان جنگ روس کو واجب الادا تھے۔

(۳) ۲۶۷۵۰۰۰۰ فرینک جو روسی سوداگرون کو اس نقصان کی بابت واجب الادا تھے جو اونکو ۷۸-۱۸۷۷ء کی جنگ مین پہونچا تھا۔

معاہدہ مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۸۸۱ء سے اون دعاوی کا جو روس کے روم پر ہون کوئی تصفیہ کرنے کا مدعا نہین تھا کیونکہ عہدنامہ برلن مین صاف طور پر درج ہوچکا تھا کہ تمسکی قرضخواہون کے دعاوی اون سے مقدم ہین اس لیئے اوس مین صرف عام قرضہ پر بحث کیگئی ہے اور اوس کے بھی بغرض سہولت دو مختلف حصے کر دیئے گئے تھے۔ ایک حصہ خاص خالص قرضہ کا یعنے اون قرضون کا جو ۱۸۵۸ء و ۱۸۶۰ء و ۱۸۶۲ء و ۱۸۶۳ء و ۱۸۶۵ء و ۱۸۶۹ء و ۱۸۷۲ء اور ۱۸۷۳ء مین برداشت کیئے گئے اور دوسرا حصہ ترکی حصص ریلوے کا۔

پھر خالص قرضہ کی مندرجہ ذیل شاخین بنائی گئین:۔

(۱) مندرجہ بالا آٹھ قرضون مین سے جنکی میزان ۱۸۶۶۷۵۶۵۱۰ پونڈ تھی۔ ۱۸۹۴۳۰۶۰ پونڈ تاریخ التوا تک وقتاً فوقتاً ادا کیئے گئے۔ ۸۶۶۸۸۴۵ پونڈ کی اور مزید رقم جو اس وقت خزانہ مین موجود تھی منہا کردیگئی جس سے ان قرضونکی تعداد ۱۵۶۱۵۶۰۰۰ پونڈ رہگئی۔

(۲) شرطیہ تمسکون کی رقم جو اوس زر سود وغیرہ کی بابت جو ستمبر ۱۸۷۵ء تک واجب الادا تہا قرضخواہون کی حوالہ کیئے گئے تھے۔ اور جن کا نام رمضانی تمسکات رکھا گیا تھا کیونکہ سلطان المعظم نے ۲۰ اکتوبر ۱۸۸۰ء یعنے ۶ رمضان ۱۲۹۶ ہجری کو اون کے جاری کیئے جانے کی واسطے حکم نافذ فرمایا تھا اور یہ رقم ۱۸۲۹۶۶۸۵ پونڈ تھی۔ ان دونون کی میزان جو ۱۹۰۹۸۵۶۵۰ پونڈ ہوتی تھی گھٹا کر ۹۲۲۲۵۸۲۸ کردیگئی جس سے ترکی کو اصلی زر قرضہ مین سے ۲۲٫۱۷ فیصدی کی معافی ملگئی۔ اور اوس تخفیف شدہ قرضہ پر ایک فیصدی سالانہ سود اس شرط پر مقرر کیا گیا کہ جون جون مالی حالت سنبھلتی جاوے ویسے ہی یہ شرح بتدریج چار فیصدی تک بڑھا دیجاوے۔ ترکی تمسکات چار چار سو فرینک کے ۱۹۸۰۰۰۰ حصون مین منقسم تھے جنپر تین فیصدی سالانہ سود مقرر تھا اور ان تمسکات کے ۱۰۴ برسون مین چھ سالانہ اقساطون سے یعنے ہر سال کی یکم فرور[ی]

یکم اپریل، یکم جون، یکم اگست، یکم اکتوبر اور یکم دسمبر کو بیباقی ہوتی تھی۔ یکم اکتوبر ۱۸۷۵ء تک ۱۱ ہزار آٹھ سو
پیسے ۴۴ لاکھ ۴۰ چالیس ہزار فرینک یا ۱۷۷۶۰۰ پونڈ بیباق ہوچکے تھے۔ اور باقیماندہ ۳۱۵۱۱۴۰۰ پونڈ کی مالیت
کے تمسکات ابھی قرضخواہون کے پاس موجود تھے۔ ۲۰ دسمبر ۱۸۸۱ء کی قرارداد کے روسے چارسو فرینک
کے ہر حصہ کی قیمت گھٹا کر ۴۵ء۹ فیصدی کردیگئی۔ اور وہ اپنی نئی شکل مین ایک سو اسی فرینک ۲۶ سنٹیم کی
مالیت کا رہگیا۔ ترکی تمسکات کا جدید سرمایہ ۱۴۲۱۱۴۰۶ پونڈ مقرر کیا گیا۔ ان ترکی تمسکات کے حصص جو ہر دو
احکام کی تاریخون کے مابین ظہور پذیر ہوتی پرجاری کئے گئے تھے۔ اور جو یکم اکتوبر ۱۸۷۵ء سے یکم دسمبر تک قابل انفکاک
تھے تعداد مین ۱۵۳۵۰ تھے اور ان کا نام نہاد سرمایہ دو کروڑ اکاسی لاکھ اسی ہزار فرینک تھا ان کو یہ استحقاق
حاصل تھا کہ سود کی دوبارہ ادائیگی شروع کئے جانے پر سابقہ ترکی حصص کا جسقدر سالانہ سود ہو اوس کا
پچیس فیصدی انکو ملے۔

اور نیز ان رقموں مین سے جو سابقہ حصص اور اون کے ضمیمہ تمسکات کی ادائیگی کے لئے منظور کیجاوین ۴۰
فیصدی تک اونکے لئے وضع کرلیا جاوے۔ مگر چونکہ ترکی حصص کے سود کی ادائیگی ملتوی تھی اور وہ تبتک
شروع نہین ہوسکتی تھی جبتک ضمیمی تمسکات کا کل مطالبہ ادا کرنے کے بعد کوئی رقم فاضلہ نہ بچے
اس واسطے ان تمسکات کے سود کے واسطے یہ شرط کیگئی تھی کہ وہ اوس وقت ادا کیا جاوے گا جب کہ اصل
رقم ادا ہوگی۔

تخفیف شدہ قرضہ اور اوس کے سود کی ادائگی کے واسطے عثمانیہ گورنمنٹ نے مندرجہ ذیل آمدنیان
اپنے قرضخواہون کے حوالہ کردین کہ وہ خود انکا انتظام کرین۔

(۱) نمک، تمباکو، مسکرات، اسٹامپ، ریشم اور شکار ماہی کے چھیون بالواسطہ ٹیکس جنکو غلطہ کے سوداگرون
نے دجن کے پاس یہ پہلے مکفول تھے، مترجم) عثمانیہ تمسکات رکھنے والے قرضخواہون کے سپرد کردیا۔

(۲)۔ تجارتی توعہد وضوابط کی ترمیم ہونے کی صورت مین تغیر و تبدل شرح محاصل کیوجہ سے محصول پرمٹ
مین جسقدر اضافہ ہو وہ سارا۔

(۳)۔ قانون حق ایجاد و اختراع کے عام نفاذ سے سابقہ آمدنی پر جو ٹیکس ویٹیمٹا (پے ٹینٹ) سے حاصل
ہوتی ہے جو بیشی ہو۔

(۴)۔ ریاست بلگیریا کا خراج مگر جبتک کہ دول عظام جنہون نے عہدنامہ برلن پر دستخط کئے تھے اسکی تعداد

اب تک کوئی رقم معین نہین کیگئی۔ باب عالی نے کئی دفعہ دول یوروپ کو اسطرف توجہ دلائی ہے۔ مگر ایماندار عیسائی تیرہ
باوجود اٹھارہ برس منقضی ہوجانے کے رقم خراج معین کرنی تو درکنار۔ بلگیریا سے دریافت کرنے کی تکلیف بھی گوارا نہ کی

معین نہ کرین تبتک اوس کے عوض مدمحصول تمباکو سے ایک لاکھ ترکی پونڈ سالانہ لیئے جاوین اور بصورت معین ہوجانے کے اگر باب عالی سکا کل یا کوئی جزو کسی اور طرح پر خرچ کرنا مناسب تصور کرے تو جسقدر رقم اسطرح لیجاوے اوس کے برابر رقم قرضخواہون کو محصول تمباکو کی آمدنی سے-اور اگر یہ ناکافی ہو تو ایسی ہی کسی دوسری محفوظ مد سے ادا کیجاوے-

(۵) جزیرہ قبرس کے مداخل کی مخارج سے بیشی-اور اگر یہ رقم باب عالی کے اختیار مین نہ ہو تو اوس کے عوض ایک لاکھ ترکی پونڈ محصول تمباکو کی آمدنی سے خراج بلگیریا کے عوض ایک لاکھ ترکی پونڈ سالانہ لینے کے بعد ادا کیئے جاوین-لیکن مد مذکور اگر دونون رقمون پر ادا کرنے کے لیئے کافی نہ ہو تو جسقدر کمی رہجاوے وہ محکمہ محصول درآمد و برآمد شاہی وار ادا کرے-

(۶) صوبہ مشرقی رومیلیا کا سالانہ خراج جو دو لاکھ چالیس ہزار ترکی پونڈ معین کیا گیا ہے بمعہ صوبہ مذکور

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۵-نہین چاہتین-البتہ خفیف سے معاملات مین بھی سلطان المعظم کو دق کرنے کے لیئے عہدنامہ برلن کا بہانہ کرلیا جاتا ہے-اپریل ۱۸۹۹ء مین شہزادہ فرڈینڈ نے خاص صوبہ بلگیریا کی بابت خراج دینا اور نیز قومی قرضہ عثمانیہ کا ایک حصہ اپنے ذمہ لے لینا منظور کرلیا ہے۔ ملہ یہ جزیرہ جس طرح دھوکہ دیکر ترکی سے انگریزون نے لیا ہے اوس کا مفصل ذکر رسالہ سفرنامہ مظالم آرمینیا مین ہوچکا ہے-البتہ یہان یہ بتادیا جاتا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ انگلستان روم کو اس جزیرہ کی بابت مندرجہ ذیل رقوم سالانہ ادا کرتا ہے:

(۱) مخارج سے مداخل کی بیشی کی بابت ۸۷۰۰۰ پونڈ (۲) سرکاری اراضیات کے معاوضہ کی بابت ۵۰۰۰ پونڈ۔
(۳) ۹۲۲۰۰ ۱۶ ۴-اوقیہ (اوقیہ = $\frac{۸۳}{۱۰۰}$ ۲ پونڈ یا تقریبًا ۱۱۳ تولہ کے) نمک-مگر یہ رقم واقعی خزانہ عثمانیہ مین داخل نہین ہوتی-بلکہ ۱۸۵۵ء کے قرضہ کے سود کے عوض جو انگلستان اور فرانس نے ضمانت دیکر ترکی کو دلوایا تھا-اور جس کی کمی ان دونون سلطنتون کو اپنی گرہ سے ادا کرنی پڑی تھی-رکھ لیجاتی ہے-قبرس کی آبادی ۱۹۰۱ء کی مردم شماری کے مطابق ۲۰۹۲۸۶ ہے-جس مین ۲۳ فیصدی مسلمان ہین-اور رقبہ ۳۵۸۴ میل مربع ہے-اوس کی حکومت ایک ہائی کمشنر کے سپرد ہے جس کے ماتحت چھ کمشنر ہین جو چھ ضلعون پر معین ہین-ہر ایک ضلع مین ایک ایک عدالت ہے-ان پر انگریز بیرسٹر مقرر کیئے گئے ہین-مگر ہر ایک حاکم کے ساتھ ایک ایک عیسائی اور ایکہا ایک مسلمان جج بھی بطور مددگارون کے کام کرتے ہین-وضع قوانین کے لیئے لیجسلیٹو کونسل ہے جس مین چھ سرکاری ممبر بہ حیثیت عہدہ شامل ہین-اور بارہ غیر سرکاری ممبرون کو (۳ مسلمان اور ۹ عیسائی) رعایا منتخب کرتی ہے-۱۸۹۴-۹۵ء مین آمدنی ۱۶۷۰۹۳ پونڈ اور خرچ ۱۱۴۷۵۶ پونڈ ہوا-سال ماقبل مین ۱۷۷۰۵۴ پونڈ آمدنی اور ۱۱۷۶۵۴ خرچ ہوا۔

کی آمدنی محصول پرمٹ کی جس کے عوض مین پانچہزار ترکی پونڈ صوبہ مذکور سے بالمقطع لئے گئے ہین۔

حاشیہ نمبر ۲ متعلق صفحہ ۲۰۔ یہ صوبہ عہدنامہ برلن کے روسے ۱۸۷۸ء مین کوہ بلقان کے جنوب اور صوبہ ایڈریانوپل کے شمال مین نیم مختار صوبہ کی صورت مین ایک عیسائی گورنر جنرل علیقو پاشا کے ماتحت کیا گیا تھا۔ مگر ۱۸ ستمبر ۱۸۸۵ء مین رعایا نے بغاوت کر کے اوسے ریاست بلگیریا کے ساتھ ملا لیا۔ اور ۵۔ اپریل ۱۸۸۶ء کو باب عالی نے اس الحاق کو منظور کر لیا۔ اب یہ صوبہ براہ راست پرنس فرڈیننڈ حاکم بلگیریا کے ماتحت ہے اور بلگیرین پارلیمنٹ مین اسکی طرف سے ۹۲ ممبر نشست کرتے ہین۔ اس کا رقبہ ۱۳۸۹۲ میل مربع اور آبادی ۹۹۲۳۸۰۷ ہے اور دونون صوبون کا یکجائی رقبہ ۳۸۵۶۲ میل مربع اور آبادی ۳۳۰۴۷۵۸ ہے جسکی تفصیل قومیت اور مذہب کے لحاظ سے حسب ذیل ہے:۔

بلحاظ قومیت

بلغاری ۲۱۲۱۲۸۴۴۔ ترک ۱۵۱۶۶۵۔ یونانی ۵۸۱۳۔ رومانوی ۲۲۳۱۔ صربی ۱۸۷۔ آسٹروی ۵۴۰۴۰۔ متفرق ۵۹۶۶۵۔

بلحاظ مذہب

کلیسائی یونانی کے معتقد ۲۴۲۴۳۷۱۔ مسلمان ۵۱۲۶۷۶۔ رومن کیتھولک ۵۰۸۵۱۔ پروٹسٹنٹ ۸۵۱۳۔ یہودی ۸۵۳۴۴۔ فرق اور نامعلوم ۴۷۹۶۔

ان مین ۳۰۵۹۲ میل تار برقی ہے اور پچک سے وارنا تک ۱۳۹ میل ریلوے جاری ہے اور اس لائین کے علاوہ ایک لائین فلیپ پولی سے براخاص تک ہے اور ایک تیسری لائین صوفیا کو قسطنطنیہ سے ملاتی ہے۔ جملہ تعداد ریلوے دونون صوبون مین ۱۸۹۵ء کے وسط مین ۵۴۰ تھی۔ ریاست کے سٹیمرونکی تعداد تیرہ ہے جو دریاے ڈینوب پر کام کرتے ہین۔ بحالت صلح فوج نظام کی تعداد ۳۴۹۳۳ ہے اور جنگ کیوقت ریاست ۹۵۰ فوج اور ۶۷۰ توپین میدان کارزار مین لاسکتی ہے ۱۸۹۲ء مین آمدنی ۴۷۷۴ ۳ ۵۷ پونڈ اور خرچ بھی اسیقدر ہوا۔ اور درآمد ۱۶۷۷۴۲۶۳ اور برآمد مال تجارتی کی سال مذکور مین ۶۴۵۸۰۵۶۳ پونڈ کی ہوئی۔ ریاست مذکور کا پہلا حکمران شہزادہ سکندر منتخب ہوا تھا جو ملکہ معظمہ کے سب سے چھوٹے داماد پرنس ہنری آف بیٹن برگ کا (جو جمعیم اشانٹی مین ۲۰ جنوری ۱۸۹۶ء مین فوت ہوگیا) بڑا بھائی تھا۔ مگر ۱۸۸۶ء مین اوسنے تخت بلگیریا بوجوہ چند درچند جنکا کتاب عہد حکومت سلطان عبدالحمید خان غازی مین مفصل ذکر ہے چھوڑ دیا۔ اور اوسکی جگہ ۷ جولائی ۱۸۸۷ء کو پارلیمنٹ بلگیریا یعنے درحقیقت ایم سٹمبولاف وزیراعظم نے شاہزادہ فرڈیننڈ کو تخت پر بٹھلا دیا۔ مگر اوسے دول یورپ و سلطان المعظم نے جنکی منظوری بروے عہدنامہ برلن ضروری ہے تسلیم نہ کیا اور وہ ۱۸۹۶ء تک بلا منظوری دول اور شہنشاہ سلطان المعظم کے حکمران رہا۔ مگر آخرکار اوس نے زار روس کو خوش کر لیا اور اوسکی خاطر اپنے بیٹے کو بجائے اپنے مذہب رومن کیتھلک مین رکھنے کے کلیسائی یونانی مذہب کا پابند بنا دیا۔ چنانچہ ماہ فروری ۱۸۹۶ء سلطان المعظم اور تمام دیگر طاقتون نے۔

(۷)۔ آمدنی تنباکو یہ مین سے پچاس ہزار ترکی پونڈ سالانہ جنہیں محصول پرمٹ کا جنرل ڈیپارٹمنٹ ششماہی اقساط مین ادا کرے

(۸)۔ وہ تمام رقمین جو عثمانیہ گورنمنٹ کو ترکی قومی قرضہ کے حصص رسیدی کی بابت عہدنامہ برلن اور ۲۴ مئی سنہ ۱۸۸۱ع کے معاہدہ کی روسے سرویا۔ مانٹی نیگرو (جبل سود) بلگیریا اور یونان سے وصول ہون۔

جیسا کہ اوپر مذکور ہوچکا ہے ہرشش بالوسطہ محاصل مندرجہ شق (۱) مخلطہ کے ساہوکارون کے پاس

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۷۔ اوسکو باضابطہ بلگیریا کا حکمران تسلیم کر لیا وہ ۲۶ فروری سنہ ۱۸۶۱ع کو پیدا ہوا ۷ جولائی سنہ ۱۸۸۷ع کو بلگیریا کا شہزادہ منتخب ہوا ۲۰۔ اپریل سنہ ۱۸۹۳ع شہزادی میری لوئیسا دختر ڈیوک آف پاروا سے جو ۱۷ جنوری سنہ ۱۸۷۰ع کو متولد ہوئی شادی کی۔ اور سنہ ۱۸۹۴ع مین اونکو ان بلگیریا کے تخت و لیعہد شہزادہ بورِیس پیدا ہوا جسے فروری سنہ ۱۸۹۶ع مین یونانی کلیسا کے رسوم کے مطابق بپتسما دیا گیا۔ ریاست کے ذمے کوئی قومی قرضہ نہیں ہے۔ البتہ ریلوے کمپنیونکی ذمہ داریان و رود سی تبعہ بلگیریا کے اخراجات کی معقول رقم اوسکے ذمہ ہے۔ اپریل سنہ ۱۸۹۶ع مین شہزادہ موصوف بخلوص نیت سندات تقرری حاصل کرنیکے لیے بارگاہ اعلیحضرت امیر المومنین مین بمقام قسطنطنیہ مین حاضر ہوا۔ اعلیحضرت بکمال الطاف پیش آئے اور کئی عالیشان خطابات عطا کرنیکے علاوہ شہزادہ کی فوج کا فیلڈ مارشل مقرر فرمایا۔ مگر اعلیحضرت نے اپنی معمولی تدبر و دانائی سے اس موقع کو بیفائدہ سمجھا نہ دیا اور تعیین خراج و نیز قومی قرضہ کے اس حصہ کی تعیین جو بلگیریا کو بروئے عہدنامہ برلن ادا کرنا چاہیے تھا شہزادہ مذکور سے کرالی جس سے اب سرویا۔ مانٹی نیگرو۔ اور یونان کو بھی سوچ پڑ گئے ہین۔ کیونکہ ترکی قومی قرضہ کا کچھہ کچھہ حصہ بروئے عہدنامہ مذکور اون کے ذمہ بھی واجب ہے جسکی ادائیگی سے وہ ابتک بلگیریا کی طرح پہلو تہی کرتے چلے آئے ہین +

حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۲۶۔ شہر [illegible] خراج کی تعداد ۱۸۱۲۰۰ پونڈ انگریزی یعنی ۲۴۰۰۰۰ پونڈ ترکی معین ہوئی تھی۔ مگر بلگیریا کے ساتھ ملحق ہوجانیکے بعد اوسے گھٹا کر ۱۳۰۰۰۰ پونڈ انگریزی کر دیا گیا جسے ریاست بلگیریا برابر سالانہ ادا کرتی ہے +

حاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۲۶۔ ترکی پونڈ ۱۸ شلنگ ۲ پنس کے برابر ہوتا ہے اور انگریزی پونڈ جسے اسٹرلنگ پونڈ بھی کہتے ہین بیس شلنگ کا ہوتا ہے +

[illegible] عہدنامہ برلن مین اول دول عظام نے یہ شرط درج کی تھی کہ ٹرکی یونان کو کچھہ ملک دیکر اوس سے حدود کا تصفیہ کرے سلطنت عثمانیہ عرصہ تک لیت و لعل کرتی رہی مگر ایماندار یورپین طاقتین عہدنامہ مذکور کی اون شرائط کو جو ٹرکی کی مخالف تھین یک بالجبر ابنسے دیتی تھین چنانچہ اور شرائط کیطرح اس شرط کی پورا کرنے کے لیئے بھی روم پر سخت دباؤ ڈالا گیا۔ اور آخر کار سنہ ۱۸۸۱ع مین اسی [illegible] معاہدہ کی روسے گورنمنٹ عثمانیہ نے مجبوراً صوبہ تھسلی معہ بندرگاہ لاریسا یونان کے حوالہ کر دیا۔ مگر ساتھہ ہی یہ قرار ہوا کہ یونان اس الحاق کے عوض مین حصہ رسدی کے مطابق سلطنت عثمانیہ کے قومی قرضہ کا ایک حصہ ادا کرے لیکن وہ ایماندار اوسے آجتک [illegible] حالانکہ پندرہ برس گذر گئے ہین ادا کر رہا ہے اور دوسری ایماندار طاقتین اوس سے کرا رہی ہین یہی ہے وہ مکائدت شعاری [illegible] دوسری ریاستونکی عدم ادائیگی اور عہدنامہ برلن کی شرائط متعلقہ کا مفصل ذکر کتاب عہد حکومت اور اور رسالہ قرضہ منتظم آرمینیا میں درج ہے +

جو امپیریل عثمانیہ گورنمنٹ سے پچاس لاکھ نوسے ہزار ...... کی پونڈ کی رقم کے قرضخواہ تھے بکفول تھے۔ باہمی قرارداد سے تعلق دار فریقوں میں ۲۸ دسمبر ۱۸۸۱ء کو ایک معاہدہ ہوگیا جس کے رو سے ساہوکاروں نی ۲۲ پونڈ ترکی فی حصہ مالیت کے ۳۶۳۰۴۷ حصص جنپر فیصدی پانچ سالانہ سود مقرر تہا اور کل کا سرمایہ ۱۶۹۹۸۶ پونڈ ترکی ...... تہا ملجانے کے عوض چہہون مدون کا انتظام سرکاری خزانہ کے حوالہ کردیا۔ ان حصصونکو عثمانیہ قومی قرضہ کے تمام دیگر قرضوں پر جسنے ان کے سود اور بیباکی کے لیے پانچ لاکھ نوسے ہزار پونڈ کی رقم مقرر کردی کہ وہ ہر سال سب سے اول ہر شش بالواسطہ محاصل خالص کی آمدنی سے وضع کرلیجائے۔ حق مرجح عطا کیا گیا۔ اسی واسطے ان حصصونکا نام پھری آر یعنے ترجیح دارندگان ہے۔ یہ ۲۰ دسمبر ۱۸۸۱ء والا معاہدہ نہ صرف اسی فوری فایدہ کے لیے جو اوسنے پہونچایا سلطنت عثمانیہ کی آمدنیوں کے بڑہانے میں عمدہ اثر پیدا کرنے والا ثابت ہوا ہے۔ بلکہ آیندہ کے لیے بھی اوس کے ذریعہ سے فایدہ بخش صورتوں کا وقوع پذیر ہونا ممکن ہوگیا ہے۔ دسمبر ۱۸۸۱ء کے شاہی ایرادنے ہنی جاری کنندہ یعنے اعلیحضرت سلطان المعظم عبد الحمید کی دانائی کے طفیل عثمانیہ قومی قرضہ کے اوس مبادلہ کا اصول قایم کردیا تھا جس نے قرضہ مذکور کو زیادہ محفوظ صورت مین کردیا اور ساتھ ہی خزانہ عامرہ اور قومی کاروبار کو نہایت ہی فایدہ بخشا۔

لنڈن۔ پیرس۔ وائینا اور برلن کی تجارتی اور صرافی کوٹھیونکی جماعتوں نے جو سلطنت عثمانیہ کے قرضخواہان کی کثیر التعداد جماعت کی قایمقام ہین اس تجویز پر کاربند ہونے سے مطلقاً پس و پیش نہ کیا۔ بافولہ آمدنیون کے مہتمم کونسل نے تخفیف شدہ قومی قرضہ کے تبادلہ کی تجویز پیش کی جسے امپیریل فرمان مورخہ ۳۱ جولائی ۱۸۸۸ء نے منظور کرلیا اور نئے سرمایہ کے جاری کیئے جانیکا اختیار عطا فرمادیا۔

نئے حصوں کے جاری کرنے کے کام کے متعلق ۳ مئی ۱۸۸۸ء کو عملی کارروائی شروع ہوئی۔ تبادلہ کے کام کی نگرانی اور تکمیل کیلیئے ۱۳ جولائی کو ڈیلیگیٹ مقرر ہوئے اور ۲۰ نومبر ۱۸۸۸ء کو کام باقاعدہ شروع ہوکر بحکم منتہی الغایت ۳۱ مئی ۱۸۸۹ء ان حصوں کے خرید کیئے جانے کیلیئے آخری میعاد مقرر کیگئی یعنے جس کے بعد سرکار کی طرف سے ان کا فروخت یا جاری کیا جانا بند کردیا گیا۔ مگر عثمانیہ قرضہ قومی کا یہ تبادلہ جسے درصل انجاد قرضہ کہنا چاہیئے۔ ان دیگر معاہدوں کا صرف پیش خیمہ تھا جنہوں نے عام قرضہ اندرونی قرضہ کے سرمایہ کو اور بھی گھٹا دینے کے علاوہ امپیریل عثمانیہ خزانہ عامرہ کو بہت بڑی بڑی رقمین بہم پہونچائی ہین۔ ڈیفنس لون (قرضہ برائے حفاظت ملک) اور پہ. ی آریٹی (مرجح تمسکات کا مبادلہ بھی اسیطرح کا تھا۔ فرمان شاہی مورخہ ۲۷ اپریل ۱۸۹۰ء نے ...... ۱۹۵۶۸۰۵ فرینک کی ایک رعایتی مبادلہ کا قرضہ چار فیصدی سود سالانہ پر بضمانت مداخل آمدنی صیغہ قومی قرضہ حسب نشانہ تمسکداران پانچ فیصدی کے سود کی مرجح تمسکات کے مبادلہ یا بیباقی

کے لیئے جنکی ضمانت مین بھی وہی آمدنیان مکفول تھین جاری کیئے جانے کا حکم صادر فرمایا۔ یہ قرضہ پانسو پانسو فرینک کے ۳۴۹۳۱۲۴۳ حصص پر تقسیم کیا گیا جن سے ہر ایک حصہ دار کو سالانہ بیس فرینک سود کی حاصل ہون۔ اور یہ مقرر کیا گیا کہ چوالیس برسون یا اٹھاسی ششماہی اقساط مین جو امپیریل عثمانیہ بنک اور صیغہ قرضہ قومی کی جماعت ڈائرکٹرون کے زیر نگرانی بمقام قسطنطنیہ ہر سال کے فروری اور اگست کی معینون مین ادا کیجاوے گی۔ یہ کل قرضہ برقم مساوی ادا کردیا جاوے گا۔ سود کی نسبت یہ مقرر کیا گیا کہ وہ ششماہی وار طلائی سکون مین ۱۳ مارچ اور ۱۳ ستمبر کو پیرس۔ قسطنطنیہ۔ لنڈن۔ برلن۔ فرینکفورٹ اور امسٹرڈم مین یا عثمانیہ بنک کی تمام شاخون یا اوس کی ایجنسیون سے ملا کرے گا۔ ۱۳ مارچ سنہ ۱۸۹۰ء سے شیوعی قیمت فی حصہ ۴۱۱ فرینک پچاس سنٹیم (۱۰۰ سنٹیم کا ایک فرینک) مقرر کیگئی۔ مگر پانچ فیصدی سود کے مرجح تمسک دارون کو رعایتی طور پر نئے سرمایہ مین کوئی تخفیف کیئے جانے کے بغیر فی حصہ ۴۲۰ فرینک کی شرح سے خریدنے کی اجازت دیگئی۔ پانچ فیصدی سود کے مرجح تمسکون کا سالانہ سود جن کا بروئے معاہدہ ۲۰ دسمبر سنہ ۱۸۸۱ء بسنہ ۱۸۹۶ء مین بیباق ہوجانا لازمی تھا۔ ۵۳۷۰۰۰ پونڈ تھا۔ اور نئے سرمایہ کا سالانہ سود تین لاکھ بانوے ہزار پونڈ ہوا۔ یعنے ۱۴۵۰۰۰ پونڈ کی سالانہ بچت ہوگئی جو عام قرضہ کے چارون سلسلونکی بیباقی کے فنڈ مین ماسوائے اوّل کے جس کے حصہ مین صرف دس ہزار پونڈ آئے برابر تقسیم کردیگئی ہے لیکن تمسکات ترجیحی کا مبادلہ اگر یہین تک محدود رہتا تو گو اس سے ٹرکی کے قومی قرضہ کے قرضخواہون کو فایدہ پہونچگیا تھا کہ اون کے قرضون کی ادائے گی کے لیئے سالانہ ۱۴۵۰۰۰ پونڈ کی زائد رقم بہم پہونچگئی تھی۔ مگر عثمانیہ خزانہ کو اس سے براہ راست کوئی فایدہ نہ پہونچتا۔ مگر یہان اس موقع پر سلطان عبد الحمید نے اندرونی قرضہ کے تمسکات (سہیم۔ منقطع۔ مستقر اضی) کے رکھنے والون کو اس کارروائی تبادلہ[1] سے فایدہ اوٹھانے کا موقعہ بخشنے سے اپنی بے نظیر مالی استعداد اور قابلیت کا نہایت ہی

---

[1] تبادلہ قرضہ کی کارروائی کو مین مثال سے واضح کرنے کی کوشش کرتا ہون۔ ایک سلطنت نے ایک کروڑ روپیہ پانچ فیصدی پر قرض لے کر بیس برس تک اوس کو ادا کرنے کا اقرار کیا ہے۔ تھوڑے ہی برسون کے بعد کسی طرح سے اس سلطنت کی ساکھ بڑہ گئی ہے اور اوس نے اعلان دے دیا کہ وہ پانچ فیصدی سود والے قرضہ کی ادائے گی کے لیئے ایک کروڑ روپیہ چار فیصدی سود پر لینا چاہتی ہے۔ اور سابقہ قرضخواہون کو اختیار رہو گا کہ خواہ اپنے پہلے قرضہ کے روپیون کو اس نئے قرضہ مین بھی لگا دین۔ خواہ سلطنت سے نقد روپیہ جس قدر تمسکات سرکاری اونکی پاس ہون اونکی بابت وصول کرین۔ اس کارروائی کو تبادلہ قرضہ کی کارروائی کہتے ہین۔ مثال سے یہ ظاہر ہے کہ اگر سلطنت مذکور اس ارادہ مین کامیاب ہوگئی تو اوسے آیندہ بجائے پانچ لاکھ سالانہ دینے کے صرف چار لاکھ سود دینا پڑے گا۔

اعلٰے ثبوت دیدیا۔ اوس جماعت صرافان نے جس کو مرّج دستاویزات کے مبادلہ کا کام سپرد کیا گیا تھا۔ اپنی ذمہ داری
پر چار فیصدی سود اور ایک فیصدی رسوم انفکاکیہ پر پچاس لاکھ ترکی پونڈ قرض لے لیئے۔ اس رقم
مین سے ۳۵ لاکھ ترکی پونڈ سہیم اور منقطع وغیرہ دستاویزون کے ادا کرنے پر خرچ کیئے گئے۔ اور شیوعی
سرمایہ کی باقیماندہ رقم یعنے پندرہ لاکھ ترکی پونڈ جماعت مذکور نے بشرح فیصدی جس شرح پر کہ کل قرضہ
وصول ہوا تھا اور جس کی وجہ سے خزانہ عامرہ کو ۱۱ لاکھ ترکی پونڈ کے قریب منفعت ہو گئی تھی بڑے استقلال
سے خود حاصل کیئے۔

۳ جون سنہ ۱۹۰۳ء کو ترکی اخبارات قسطنطنیہ مین سرکاری اعلان شایع ہوا تھا جس نے اندرونی قرضہ
کے تمسکات کی ایک حصہ کے مبادلہ کی شرائط بالتوضیح بیان کردین۔ تمسکات سہیم یعنے متبدل یعنے جدیدہ
(نئے) یعنے عادیہ (معمولی)، تمسکات منقطع و تمسکات مستقراضیہ بالہیہ تحویلاتی (اندرونی قرضہ کے تمسکات جو ترکی
روسی جنگ کے بعد برداشت کیا گیا) کے واسطے حکم دیا گیا کہ وہ نئے تمسکات سے جن کا نام ترکی تمسکات رکھا
گیا تھا تبدیل کر دیئے جاوین۔

قابل تبدیل سرمایہ کی تعداد حسب ذیل معین کیگئی تھی:۔

(۱) تبدیل شدہ اور نئے تمسکات سہیم کے واسطے دس سال کے سود کے برابر رقم اور سود کا اندازہ اوس شرح پر کیا
جاوے جو اون کفالت ناجات کیواسطے مقرر ہو۔

(۲) معمولی تمسکات سہیم اور منقطع کے واسطے آٹھ برس کے سود کے برابر رقم۔

(۳)۔ اندرونی قرضہ یعنے تمسکات مستقراضیہ کے لیئے موجودہ سرمایہ کی بناپر۔

سنہ ۱۹۰۳ء مین ایک نئی تجویز سوچی گئی جو ابھی تک زیرغور ہے۔ لیکن جس سے اگر وہ عمل مین آگئی
تو عثمانیہ سلطنت کی مالی حالت کی بہتری کے واسطے بہت کچھہ امید ہو سکتی ہے۔ یہ ان ایک لاکھ پینتالیس ہزار پونڈ
کو سرمایہ[1] کے قالب مین لانے کا معاملہ ہے جو مرّج تمسکات کے تبادلہ سے سالانہ پس انداز ہوئے ہین
اس سالانہ رقم کی مدد سے ایک نیا قرضہ انتیس لاکھ پونڈ اسٹرلینگ کا ۲۰۔ اپریل کے

---

[1] کسی سالانہ رقم کا سرمایہ بنانا۔ یعنے اوس رقم کا اندازہ لگانا جو مناسب شرح سود پر اس قدر سالانہ رقم
کی آمدنی رکھے۔ سرمایہ بنانے اور اس قسم کا اندازہ لگانے مین صرف سالانہ شرح سود یا سالانہ شرح
پیداوار کو مدنظر رکھنا پڑتا ہے۔ مثلاً یہی ایک لاکھ پینتالیس ہزار پونڈ کی سالانہ آمدنی اگر شرح سود یا شرح
آمدنی پانچ فیصدی سالانہ رکھی جاوے تو انتیس لاکھ پونڈ سے ہوگی۔ پس رقم مذکور کا پانچ فیصدی سالانہ سود کی
شرح پر سرمایہ ۲۹ لاکھ پونڈ ہو۔

حصون کے ایسے عثمانیہ مرجح تمسکی حصون مین یعنے چار فیصدی سود اور ایک فیصدی رسوم انفکاک پر
جو ۴۲ برسون مین واجب الادا ہو حاصل کیا جاوے گا۔

چونکہ عثمانیہ قرضہ کے سلسلہ ہائے ج و د پہلو و سلسلوان کی نسبت کم قیمت پر بکتے تھے اس لیئے
یہ قدرتی بات تھی کہ انکی بیباقی ہی کے لیئے زاید کوشش عمل مین آتی۔ چنانچہ اسی مقصد کیلئے اس جماعت
نے جو عثمانی تمسکات ترجیحی کی نئی تعداد کہ جو اسی فیصدی پر بکتے تھے بالاستقلال اپنے ہاتھ مین لینے والی
تھی ان تمسکات کی ادائگی مین سلسلہ ہائے ج و د کے حصص حوالے کرنے کی حلف اوٹھالی پس اس
نرخ کے مطابق جیسے یہ حصص اسوقت فروخت ہوتے ہون گے اور جو مزید بر آن ۲۳ لاکھ ۳۲ ہزار
پونڈ کے اصلی (وہ سرمایہ جو سونے یا چاندی کے سکون مین ہو) سرمایہ کی وجہ سے بدلیگا بھی نہین جا قرضہ
مین ایک کروڑ ۱۰ لاکھ پونڈ کم ہو جاینگے اور ان ایک کروڑ سولہ لاکھ پونڈون کا ۲۰ دسمبر ۱۹۰۳ء کے معاہدہ کے رو سے بشرح ایک فیصدی
سالانہ ایک لاکھ ۱۶ ہزار پونڈ سود ہوتا ہے۔ یعنی ایک لاکھ چھیالیس ہزار پونڈ کا سرمایہ بنانے کی طفیل عثمانیہ
قومی قرضہ کے محکمہ کو ۱۱۶۰۰۰ پونڈ سالانہ کے بوجھ سے تخفیف ہو جاویگی۔ یہ کارروائی ایسی ضروری اور
اہم ہے کہ سلطان المعظم کی گورنمنٹ امید ہے کہ اسبارہ مین کوئی شتاب کاری نہین کرے گی۔ بلکہ تمام
پہلوؤن پر کماحقہ غور کرنے کے بعد اس کے جزئیات پر وقوف حاصل کر کے اوسکا فیصلہ کرے گی کہ قرضہ ترجیحی
کے حصص کے تبادلہ سے جو فوائد حاصل ہوئے ہین ان سے ترکی حصص کو بھی نمایان طور پر فائدہ
پہونچا ہے۔ ان حصونکی قیمت ۵۰ فیصدی سے ۷۰ فیصدی تک بڑھ گئی ہے۔ پس چھ لاکھ فرینک یعنی لاٹری
کے سب سے بڑے انعام کا جیتنے والا ۳۱ لاکھ ۴۰ ہزار فرینک حاصل کرنے کی بجائے جیسا کہ ابتک ہوتا رہا
ہے آئندہ چار لاکھ ۳۲ ہزار فرینک حاصل کیا کرے گا۔

اب ہم ڈیفنس لون (قرضہ حفاظتی) کے تبادلہ کیطرف متوجہ ہوتے ہین جو مصری خراج کے ایک جزو
کے سرمایہ بنانے سے وقوع مین آیا۔ سنہ ۱۹۰۳ء مین سلطان المعظم کی گورنمنٹ نے ان تمام مختلف قرضون کے
تبادلہ کا جو مصر کے خراج کی ضمانت پر برداشت کیئے گئے خیال کیا تھا مگر پولیٹیکل اور فنانشل دونون طرح کے
مختلف حالات اس کارروائی کو فوراً زیر عمل لے آنے کے مانع ہوئے لیکن جونہی سلطان المعظم نے مناسب
موقع دیکھا اونہون نے جھٹ سنہ ۱۹۰۶ء مین اسی تجویز کی تکمیل شروع کر دی اور اوسکی کوششون کو پوری
پوری کامیابی کا تاج نصیب ہوا۔ ڈیفنس لون کی رقم پچاس لاکھ پونڈ تھی اور یہ آخری قرضہ تھا جو
مصری خراج کی کفالت پر بشرح ۵ فیصدی سود اور ایک فیصدی برائے فنڈ انفکاک ۱۸۹۱ء مین
برداشت کیا گیا تھا فروری سنہ ۱۹۰۶ء مین جب کہ امپیریل عثمانیہ گورنمنٹ اور فنانشل (مالی صرافی)

جماعت مین ابتدائی نامہ و پیام ہو رہا تھا۔ انفکاکیہ فنڈ کی وجہ سے قرضہ مذکور گھٹ کر ۲۵۶۱۳۴ پونڈ رہگیا
تھا۔ اس قرضہ کی سالانہ رقم سود وغیرہ کی بابت ۲۸۰۶۴ پونڈ کی کفالت کیگئی ہوئی تھی۔ اس مین سے
حسب الحکم ایرادسلطانی مورخہ ۴ مارچ سنہ ۱۹۰۸ء جو ٹوبیفنس لون کے تبادلہ کی نسبت جاری کیا گیا تھا ۱۳۰۴
پونڈ کمیشن اور اخراجات کیلئے وضع کئے گئے اور ۲۴۳۵۶۲ پونڈ انفکاک یا بیباقی کے مطلب کیلئے پس
بشرح چار فیصدی سود سرمایہ بنانے کیلئے دو لاکھ باون ہزار چھ سو چہتر کی سالانہ رقم رہگئی جس سے
نام نہاد سرمایہ ۶۳۱۶۹۳۰ پونڈ کا بنتا تھا۔ مگر چونکہ شیوعی قیمت ۹۰ فیصدی رکھی گئی تھی۔ اس لیئے نام
نہاد سرمایہ سے اصلی سرمایہ ۵۶۸۵۲۳۷ پونڈ کا حاصل ہوا جن مین سے وہ زر کمیشن وضع ہونے پر جو مفوضانگی
تمام نہاد سرمایہ پر بحساب ایک فیصدی دیا گیا تھا خالص رقم ۵۶۲۲۰۶۸ پونڈ بچگئی۔ اس رقم مین سے
ٹوبیفنس لون کے باقیماندہ تمسکات کی پوری قیمت پر بیباق کرنے مین ۴۳۱۶۵۳۰ پونڈ خرچ ہوئے
اور تیرہ لاکھ پانچہزار پانسو ۸۳ پونڈ کا خزانہ عامرہ کو خالص نفع ہوا۔ اور یہ ایسا بے نظیر اور نہایت
ہی معقول فایدہ ہے کہ اس پر رائے زنی کرنے کی کوئی ضرورت نہین۔ ناظرین اسکو پڑھتے ہی اسکی
واجبی قدر و منزلت سے واقف ہو جائیگا۔

موجودہ عثمانیہ قرضون کے تبادلون کے اس سرسری بیان کو مکمل کرنے کیلئے اب صرف اس
تجویز کا بتانا باقی رہ گیا ہے جس کے اصولاً منفصل ہو جانے پر زیر عمل آنے کیلئے کوئی زیادہ دیر
نہین لگے گی۔

یہ تجویز پچاس لاکھ پونڈ اسٹرلنگ تین فیصدی سود اور ایک فیصدی سالانہ شرح انفکاک
پر قرض حاصل کرنے کی متعلق ہے جسکے ذریعہ سے امپیریل عثمانیہ گورنمنٹ قرضہ اجتماع یعنی رومیلیا
کی ریلوے لائنون کو سنٹرل یورپ کی لائنون سے ملانے کیلئے جو برداشت کیا گیا تھا، کو جسکی تعداد
آٹھ لاکھ دس ہزار پونڈ ہے ۹۰ اپس خرید سکے گی۔ اور علاوہ برین یوروپ مین دو اوّل درجہ کے آہن
پوش جہازات چودہ لاکھ پونڈ کے خرچ سے خرید سکے گی اور چونکہ قرضہ کی شیوعی قیمت ۹۰ فیصدی
ہوگی۔ اس لیئے اوس سے تیس لاکھ پونڈ حاصل ہونگے یعنی اخراجات مذکورہ بالا نکالکر خزانہ عثمانی کے
لیئے سات لاکھ ۹۰ پونڈ باقی رہین گے۔ سالانہ سود وغیرہ کی بابت ایک لاکھ ۳۰ ہزار پونڈ کی رقم معین
کیگئی ہے جو رقم اون ۷۰ ہزار پونڈون سے جو قرضہ اجتماع کے سود کے لیئے درکار ہون گے اور نیز ان باقیماندہ
چھیالیس ہزار پونڈون سے برابر ہوگی جو ہماکو کے اجارہ سے جو دو سال ہوئے عطا کیا گیا تھا حاصل
ہوتے ہین اور جسکی اجارہ دار کمپنی نے کام کرنا شروع کر دیا ہے۔

باوجودیکہ سلطان المعظم کی گورنمنٹ نے ناقابل انکار ایمانداری سے بڑے بڑے نقصانات
برداشت کرکے عہدنامہ کی ان شرائط کو جنکی تعمیل اس کے ذمہ تھی پورا کیاہے لیکن پھر بھی یوروپ نے
اس امر کو گوارا کرلیا ہوا ہے کہ بلگیریا - یونان - سرویا اور مانٹی نیگرو ان حلفی اقراروں کو جن کے پورا
کرنے کا اونہوں نے ذمہ اوٹھایا تھا پس پشت پھینکدین - اس سے بدیہی طور پر ان طاقتون کی
عدم مضبوطی اور کمزوری کا ثبوت ملتا ہے - جن کے قائمقام برلن کانگرس مین شریک ہوئے تھے
ورنہ وہ ہرگز اس امر پر رضامند نہ ہوتین کہ چہہ چہوٹی چہوٹی ریاستین ان کے دستخطون کی تفضیحک
وتذلیل کرین - باب عالی نے مخیرانہ انصاف سے رسدی حصون اور اون کی ادائیگی کی سبیلون کے
ترتیب کے متعلق جو تجاویز باضابطہ طور پر دول یوروپ کے سامنے پیش کی ہین اس سے معلوم ہوجائیگا
کہ خود ترکی اور نیز اون کے قرضخواہون کے لیئے اس رنج دہ مسئلہ کا یہ تصفیہ جس سے سلطان عبدالمجید
کی گورنمنٹ کی نرم اور رعایتانہ برتاؤ کا بین اثبات ہوتا ہے کیسا اہم اور ضروری ہے -

ان اعداد کے روسے جو عثمانیہ قرضہ قومی کے محکمہ نے بہم پہونچائے ہین بلگیریا کے ذمہ امپیریل
عثمانیہ خزانہ کی ۸۲۰۸۵۲۰۰ ترکی پونڈ کی نام نہاد رقم گرفتنی ہے جس کا ایک فیصدی کی شرح پر
۸۲۰۸۵۰ ترکی پونڈ سود سالانہ ادا کرنا ہوتا ہے - پس اب اس ۸۲۰۸۵۰ پونڈ ترکی کی رقم کا سرمایہ
بنانا ضروری ہے - سرکاری تمسکات پر فرض کیا جاوے کہ یوروپ مین اوسط شرح سود چار فیصدی
ہے تو اس عرصہ کے بعد بلگیریا کو بطور قرضہ عثمانیہ کے حصہ رسدی کے کچہہ ادا کرنا نہین رہجائے گا
البتہ جو سرمایہ اوسے حاصل کرنا ہوگا وہ چار فیصدی کی شرح پر سالانہ آمدنی کا بدل ہوگا جو سو برس مین
قابل بیباقی ہو - ان شرائط کے مطابق ۸۲۰۸۵۰ ترکی پونڈ کی سالانہ رقم کے عوض وہ صدکیثت رقم
۲۰۲۶۶۷۳۴ ترکی پونڈ کی ہوتی ہے - اب فرض کیا جاوے کہ بلگیریا اس رقم کو چہہ فیصدی شرح سود
سے کم پر حاصل نہین کرسکتا اور ساتھ ہی اوس رقم نے پچیس برس مین بے باق ہوجانا ہو تو اس
صورت مین اوسے ۲۰۸۶۵۰ پونڈ ترکی کا سالانہ بوجہ برداشت کرنا پڑے گا - یہ تجویز بلگیریا کے لیئے ایسی
مفید تھی اور اس سے نہ صرف اسکی ساکہہ ہی بڑہتی تہی بلکہ اسکے طفیل جو رقومات اوسے باب عالی
کو دینی آتی ہین اون مین اسقدر بھاری بچت اور تخفیف ہوجاتی تھی کہ اوسے اس تجویز مین فوراً گورنمنٹ
عثمانیہ کے ساتھ شریک اور متفق ہوجانا چاہئیے تھا - کیونکہ اگر واقعی دیکھا جاوے تو بلگیریا کو دگوانہ
سہی نہایت ضروری اور لازمی طور پر اپنے حصہ کی بابت اوسی شرح پر سالانہ سود ادا کرنا پڑے گا -
جس شرح پر عثمانیہ قومی قرضہ کا محکمہ اپنے قرضخواہون کو ادا کرے اور یہ شرح مکفولہ آمدنیون کی ترقی

پانے کے ساتھ ساتھ پانچ فیصدی تک بڑھ سکتی ہے تو گویا اس صورت مین بلگیریا ۵۲۴۴۴۵ ترکی پونڈ کی سالانہ رقم ادا کرنے پر مجبور ہوگا۔ مزید برآن اس امر کا پہلے ہی سے تصفیہ کر چھوڑنا کہ اس برس اسقدر خرچ ہوگا ناممکن ہو جائے گا (کیونکہ وہ شرح سود اس وقت معلوم نہین ہو سکے گی جبکہ عثمانیہ قومی قرضہ کا محکمہ اپنے قرضخواہون کو سود ادا کرے گا۔ اور وہ اختتام سال سے پہلے یہ شرح معین نہین کر سکتا۔ کیونکہ مدات مکفولہ کی آمدنی پر سود کی شرح مقرر ہوا کرتی ہے۔ مترجم) اور اگر کچھ طور پر اگر یہ مان لیا جاوے کہ کم از کم صدی پیچھے برابر ۴ فیصدی شرح سود انفکاک رہیگی تو اس حساب سے بلگیریا کو اپنے حصہ کے سود وغیرہ کی بابت ۱۱۰۰۵۰ پونڈ ترکی سالانہ ادا کرنے پڑین گے اور پہر لطف یہ کہ پورے سو برس تک۔

پس ترکی ... تجویز کے مطابق ۳۰۰۰۵۰ ترکی پونڈ کی سالانہ رقم کا صرف ۲۵ برس تک ادا کرنا بلگیریا کے لئے کیسا مفید اور فائدہ بخش تھا۔

یونان کیلئے ۲۰۸۴۵۹ ترکی پونڈ کی سالانہ رقم کا چار فیصدی کی شرح پر وہ سرمایہ جو سو برس مین قابل انفکاک ہو ۵۰۲۲۴۳۰۲ ترکی پونڈ ہوتا ہے جس کے پچیس برس کے اندر بیباق کرنے اور چھہ فیصدی سالانہ کی شرح پر سود ادا کرنے کیلئے یونان کو ۴۴۹۱۳۱ ترکی پونڈ کی سالانہ رقم خرچ کرنی پڑتی ہے۔

سرویا کیلئے ۲۰۸۱۳۱ ترکی پونڈ کی سالانہ رقم کا اوسی شرح سود اور میعاد انفکاک کے لئے ۵۰۷۰۸۰۶۵ پونڈ سرمایہ ہوتا ہے جس کے ۲۵ برس مین ادا ہونے کیلئے ۳۴۰۸۴ پونڈ ترکی سالانہ خرچ کرنے پڑتے ہین۔

مانٹی نیگرو کے لئے ۱۰۰۸۸ ترکی پونڈ کی سالانہ رقم کا اوسی شرح و میعاد کیلئے ۲۶۶۵۹ ترکی پونڈ سرمایہ ہوتا ہے جس کے بشرح چھہ فیصدی سود پچیس برس مین بیباق کرنے کیلئے ۲۰۸۵ ترکی پونڈ سالانہ ادا کرنے پڑتے ہین۔

اس پریکٹیکل تجویز کو جو ہر طرح کی نکتہ چینی سے ارفع و بالاتر ہے اگر عہدنامہ برلن پر دستخط کرنے والی طاقتین منظور کر لیتین اور اوسکی تعمیل ان چارون زیر بحث ریاستون کے ذمہ لگا دیتین تو ترکی کو یکلخت ۲۰۸۳۶۳۴۴ ترکی پونڈ ملجاتے اور اس رقم کو اسی طرح سے صرف مین لانے سے جسطرح سے وہ سلطان المعظم عبدالحمید کی تخت نشینی کے وقت سے اپنے دوسرے سرمایون کو کام مین لاتی رہی ہے ترکی اپنے قومی قرضہ کو چند ہی برسون مین ایک کروڑ نوے لاکھہ ترکی پونڈ کم کر دیتی۔ بنا برین سلطنت عثمانیہ

کے یوروپین قرضخواہون کو اس بات کا سخت افسوس ہوگا کہ اون کی سلطنتون نے امپیریل عثمانیہ
گورنمنٹ سے جائز دعاوی کی جو عین انصاف پر مبنی تھی کوئی شنوائی نہ کی۔ لیکن برعکس اسکے جس
ایمانداری سے ٹرکی اپنے وعدون کو نباہ رہی ہے اور جس لیاقت سے وہ ان وعدون کو اون لوگون کی
بہتری اور مفاد کے لیئے جس کے ساتھ وہ کئے گئے تھے پورا کر رہی ہے قرضخواہان کو اس ایمانداری اور لیاقت کی
نمایان طور پر شہادت دینی اور تصدیق کرنے پر مجبور ہین ابتک وہ حصص جنسے عثمانیہ سلطنت کا
قومی قرضہ مشتمل ہے تقریباً ہمیشہ خیالی کفالتین منصور ہوتی رہی ہین۔ لیکن اونکی نسبت یہ تحقیقات
اور آزمایش کرنی کہ آیا آجکل کے لیئے بھی یہی اندازہ اون کی قدر و منزلت کا ہے کچہہ ناموزون اور
بے محل نہ ہوگا۔

اپنی زندگی کے پہلے بیس برسون کے دوران مین عثمانیہ قومی قرضہ نے جو نئے نئے قرضون کی
شروع سے برابر بڑھتا جاتا تھا۔ اوس بھاری شرح سود کیوجہ سے جو وہ پبلک کے سامنے پیش کرتا
تھا کثیر التعداد مربیون کو اپنی طرف کھینچ لیا تھا۔ مگر ۱۸۷۵ء کے واقعات نے اس گروہ سوکلان کو منتشر
کردیا اور ۱۸۸۱ء تک یوروپ کی تبادلہ گاہین (سرکاری تمسکات کی خرید و فروخت کی منڈیان یا جگہین)
عثمانی حصصون سے لبریز رہتی تھین۔ اور کوئی اونکا خریدنے والا پیدا نہین ہوتا تھا۔ لیکن ۴ دسمبر ۱۸۸۱ء
کے معاہدہ کے وقت سے ان تمسکات کی کھپت شروع ہوگئی جو پچھلے دس برسون مین بلا وقفہ برابر
جاری رہی ہے اور اگر یہ کھپت ابھی تکمیل کو نہین پہونچی اور ٹرکی قرضہ کا ابہی بہت سا حصہ مارکیٹ
(منڈی) مین خریدارونکے بہم پہونچنے کی وجہ سے سرگردان پہر رہا ہے تو اسکا باعث یہ ہے کہ قرضہ مذکور
کی موجودہ حالت اور نیز ان مین اصلاحات و تبدیلیون کو جو ان دس برسون مین سلطان المعظم کی
سعی و کوشش سے ظہور مین آئی ہین اکثر لوگون نے ابہی تک اچھی طرح سے نہین سمجھا۔ لیکن اگر ہم
قرضہ کی سالانہ رقم کی سلطنت عثمانیہ کے رقبہ اور مردم شماری پر اوسط نکالین اور پہر اسکا یوروپ کے
دوسرے ملکون سے موازنہ کرین تو اس نقشہ سے دو امر ظاہر ہوتے ہین۔ ایک تو یہ کہ بلحاظ آبادی
عثمانیہ قرضہ کی تعداد بہت سے دیگر ممالک کی نسبت بہت کم ہے اور ثانیاً یہ کہ سلطنت عثمانیہ کے اراضی
رقبہ مین موجودہ آبادی سے کئی حصہ بڑہ کر زیادہ گنجان آبادی کی گنجائش ہے جس کا دوسرے الفاظ
مین یہ مطلب ہے کہ اوس کا بہت ساحصہ ابہی تک جزوی طور پر آباد ہے اور چونکہ اوس مین نہایت
ہی بڑے بڑے قدرتی وسائل پیداوار اور آمدنی بافراط موجود ہین۔ اس لیئے اگر ان وسائل سے
کام لیا جاوے تو بہت ہی بڑے اور غیر معمولی فائدہ بخش نتائج حاصل ہوسکتے ہین پس ان امور پر

غور کرنے سے یہ صاف ظاہر ہے کہ خیالی اور فرضی کفالتین ہونے کی پرانی افواہ عثمانیہ کفالت نامجات پر صادق نہین آتی ہے۔

تاوان جنگ کا ۸ مئی ۱۸۸۲ء کے معاہدہ کے روسے انتظام کیا گیا ہے جو دربار قسطنطنیہ اور گورنمنٹ روس کے درمیان منعقد ہوا تھا۔ ترکی نے ۸۰۲۵۰۰۰۰۰ فرنیک یا ۳۵۰۰۰۰۰۰ پونڈ ترکی کے اس قرضہ کو ۳۵۰۰۰۰ پونڈ ترکی کی سالانہ اقساط مین سو برسون مین ادا کرنے کا ذمہ اوٹھایا ان اقساط کی ادائیگی کے واسطے محصول گوسفند اور ولائیت ہائے حلب۔ کونیہ۔ قسطاموني۔ ادانہ اور آئیدین کے عشر جن سے ۱۸۸۱ء مین ۴۲۷۰۰۰ پونڈ آمدنی ہوئی مکفول کر دیے۔ مگر ان قحط سالیون کیوجہ سے جو چند سالون تک ایشیائے کوچک اور شام وغیرہ مین حادث ہوئین اور جن کے باعث فصلین بہت ناقص ہوئین ان مدون سے جتنا کہ اندازہ کیا گیا تھا اسقدر آمدنی نہ ہوئی اور اس وجہ سے ۱۸۹۳ء تک ان اقساط مین سے[۱] چھ لاکھ ترکی پونڈ باقی پڑ گئے۔ اس بقایا کی ادائے گی کے لیے ایک اور عہدنامہ دونون سلطنتون کے درمیان ہوا۔ اور ولائیت حلب کی عشرات کا وہ حصہ جو پہلے مکفول نہین کیا گیا تھا اور نیز ولائیت معمورۃ العزیز کے عشر روس کے حوالہ کر دیے گئے تاکہ چھ برس کے لیے سلطنت روس کو بجائے ساڑھے تین لاکھ پونڈ کے ساڑھے چار لاکھ ترکی پونڈ کی سالانہ اقساط وصول ہون۔ روسی سوداگران ساکنان ترکی کے ان نقصانون کے ہرجانہ کے لیے جو ۱۸۷۷ء کی جنگ مین پہونچے اور جنکی بابت انہون نے اس کمیشن کے روبرو جو اس وقت بغرض تحقیقات مقرر کیگئی تھی ایک کروڑ نوے لاکھ فرنیک کا دعویٰ کیا تھا کمیشن مذکور نے ساٹھ لاکھ فرنیک (۶۹۵۴۵۰۰ فرنیک مترجم) کی رقم معین کی اور دسمبر ۱۸۸۴ء مین[۲] ۵۰ ہزار ترکی پونڈ کی پہلی اقساط دعویدارون کو ادا کیگئی۔

ایوان تجارت قسطنطنیہ کے اخبار مورخہ ۷۔ اپریل ۱۸۹۴ء نے ان آمدنیون کے متعلق جو محکمہ قومی قرضہ عثمانیہ کے تفویض کیگئی ہین ایک نہائیت بسیط اور مفصل مضمون شائع کیا ہے جس کا ترجمہ بجنسہ

---

[۱] تاوان جنگ کی تعداد عہدنامہ مورخہ ۱۸۷۹ء کے بموجب ۳۲۰۰۰۰۰۰ پونڈ اسٹرلینگ یا ساڑھے تین کروڑ پونڈ ترکی مقرر ہوئی۔ اس رقم مین سے ۱۳۔ اکتوبر ۱۸۹۴ء تک ۱۵ لاکھ ۳۷ ہزار ۷ سو پونڈ اسٹرلینگ ادا ہوئے عہدنامہ ۱۸۷۹ء کے لیے دیکھو رسالہ مفروضہ مظالم آرمینیا اور دول ثلاثہ۔

[۲] روسی رعایا کے نقصانات کا ہرجانہ ۷۹۵۴۰۰۰ فرنیک ۱۳۱۸۱۰۸ پونڈ اسٹرلینگ معین ہوکر اوسکی ادائے گی کیلیے پچاس ہزار ترکی پونڈ کی سالانہ قسط مقرر ہوئی۔ ۱۳۔ اکتوبر ۱۸۹۵ء تک ایک لاکھ ترکی پونڈ یعنے ۹۰۹۱۰ اسٹرلینگ پونڈ ادا کیے گئے۔

ہم ذیل میں درج کرتے ہیں:-

یوں ہم حسب معمول بہت جلد کونسل آف ایڈمنسٹریشن کی مفصل رپورٹ دربارۂ آمدنیہائے "قرضہ بحکمۂ قومی قرضہ عثمانیہ بابت سنہ ۱۳۰۹ ہجری (سنہ ۹۴-۱۸۹۳ء) شائع کریں گے۔ لیکن ورنیو کا سال مختتمہ ۲۸ فروری سنہ ۹۴ء کی بمقابلہ سنہ ۹۳-۱۸۹۲ء عام حالت دکھلانے کے لیئے مندرجہ ذیل چند اعداد کا چھاپ دینا مناسب سمجھتے ہیں:-

مدات	سنہ ۹۴-۱۸۹۳ء ترکی پونڈ	سنہ ۹۳-۱۸۹۲ء ترکی پونڈ
کل آمدنی جمیع وسایل سے	۲۵۴۲۷۳۵	۲۵۰۶۶۷۰
انتظامیہ خرچ اور دیگر اخراجات	۳۵۰۲۷۱	۳۱۹۹۳۹
خالص آمدنی	۲۱۹۲۴۶۴	۲۱۸۸۸۲۱
رقم جو صدر محکمہ نے جمع کی	۲۱۸۹۴۰۵	۲۱۸۴۵۴۵
سال ماقبل کے انفکاکیہ فنڈ کا بقایا	۲۱۵۵۵	۳۳۲۱
	۲۲۱۰۹۶۰	۲۱۸۷۸۶۶
منہا کرو		
بقایا بروئے حساب جدید	۱۰۰۷۱۵	۱۰۴۸۲۶
ریزرو برائے ادائیگی سود قرضہ	۲۱۰۲۲۴۵	۲۰۸۳۰۴۰
جمع کرو		
فک شدہ حصص کا سود جو خالصاً سال رواں کی سود قرضہ کیلئے کارآمد ہوا	۸۵۸۹۵	۷۱۳۰۷
	۲۱۸۸۱۴۰	۲۱۵۳۳۴۷
منہا کرو		
ادائیگی سود وغیرہ بانڈ سکات ترجیحی	۴۳۰۵۰۰	۴۳۰۵۰۰[۵]

[۵] اس رقم میں سود بشرح پانچ فیصدی اور اصلی قرضہ کی جزوی بیباقی یا انفکاک کی سالانہ رقم مقررہ بھی شامل ہے۔

یکم مارچ سنہ ۱۸۸۹ عیسوی میں اس قرضہ کی تعداد ۱۰۷۱۳۰۱۰ پونڈ انگریزی تھی جو یکم مارچ سنہ ۱۸۹۴ عیسوی کو پانچ سال کی رقومات بیباقی کی وجہ سے تقریباً ۱/۸ حصہ کم ہوگئی ہوگی۔

مد	ترکی پونڈ سنہ ۱۸۹۲ و ۹۳ء	سنہ ۱۸۹۱ و ۹۲ء ترکی پونڈ
ادائگی سود بشرح ایک فیصدی پر سلسلہ ہائے الف ب ج د و تمسکات	۱۱۶۱۳۵۱	۱۱۶۱۳۵۱ لہ
خاص ادائگی سود وغیرہ بر قرضجات ۱۸۶۵ و ۱۸۶۹ء و ۱۸۷۳ء	۹۴۵۹	۹۴۵۹
	۱۶۰۱۳۱۰	۱۶۰۱۳۱۰
بقایا جو فنڈ انفکاک تمسکات کے لیے باقی بچا	۵۸۶۸۳۰	۵۵۳۰۳۷

معمولی فنڈ انفکاک

رقم جو سلسلہ الف کے واپس خریدنے پر صرف ہوئی (بجمعہ سود بر تمسکات فک شدہ)	۲۰۵۰۴۷	۲۹۲۸۹۵
رقم جو سلسلہ ب کے واپس خریدنے پر صرف کی گئی۔ (بجمعہ سود بر تمسکات فک شدہ)	۹۹۲۰۶	۷۴۳۲۹

لہ اس حساب سے کل بیرونی قرضہ یکم مارچ ۱۸۹۳ء کو ۱۱۶۱۳۵۱۰۰ ترکی پونڈ سلطنت عثمانیہ کے ذمہ ہوا۔ اور خاص قرضے ۱۸۶۵ و ۱۸۶۹ء و ۱۸۷۳ء کے اگر ان کی شرح سود کا اندازہ پانچ فیصدی کیا جاوے تو ۱۸۹۱۸۰ ترکی پونڈ ہوتے ہیں یعنے ہر سہ طبقون کی جملہ قرضون کی تعداد بابت تاوان جنگ و ہرجانہ رعایائے روس و ریلوے تمسکات کے تاریخ مذکورہ کو قریباً سوا بارہ کروڑ ترکی پونڈ ہوئی۔ ۱۸۹۳ء مین ان کی بیباقی کے لیے ۵۸۶۸۳۰ یعنے سال ماقبل کی نسبت ۳۳۷۹۳ پونڈ ترکی زیادہ ہوئے پس اگر سالانہ اوسط اس فنڈ کی چھ لاکھ ترکی پونڈ رکھی جاوے تو ہر سال سود کی کمی اور نیز اصلی خرچ شدہ رقم سے دگنا سرمایہ فک ہو جانے کی وجہ سے کل قرضہ تقریباً چالیس برس کی مدت مین بیباق ہو گا۔

یکم مارچ ۱۸۹۸ء کو کل قرضہ کی تعداد حسب ذیل تھی:۔

سود اگران غلطہ کے ترجیحی تمسکات ۶۰۷۱۳۶۰ پونڈ سٹرلنگ۔ کان سولیڈیسٹڈ سٹاک قرضہ مجتمع یعنی سلسلہ ہائے (ا۔ ب۔ ج۔ د) ۸۰۶۳۱۱۲۰ پونڈ سٹرلنگ۔ قرضہ بر ضمانت انگلستان و فرانس بکفالت خراج مصر ۱۳۷۳۹۲۵۰ پونڈ سٹرلنگ۔ تمسکات ریلوے ۱۳۸۶۸۶۲۳ پونڈ سٹرلنگ۔ اندرونی قرضہ تقریباً ایک کروڑ اسی لاکھ پونڈ اسٹرلنگ۔ تاوان جنگ اور ہرجانہ رعایائے روس کا بقایا ۳۰۸۰۳۵۷ پونڈ اسٹرلنگ۔

جملہ۔ سولہ کروڑ ۱۳ لاکھ تین ہزار آٹھ سو تیئس پونڈ اسٹرلنگ تھا۔ یہ خیال رکھ لینا چاہیے کہ ترکی پونڈ ۱۸ شلنگ کا ہوتا ہے اور اسٹرلنگ پونڈ بیس شلنگ کا +

تبادلہ تمسکات ترجیحی سے جو غیر معمولی طور پر فنڈ انفکاک کو روپیہ حاصل ہوا وہ حسب ذیل خرچ ہوا

		۹۴-۹۳ء	۱۸۹۳-۹۲ء
رقوم بمد سود تمسکات فک شدہ سلسلہ الف جو فک کرنے پر صرف ہوئیں		۱۱۷۳۰	۱۱۵۵۴
ایضاً سلسلہ ب	ایضاً	۵۵۷۵۱	۵۴۰۲۷
ایضاً سلسلہ ج	ایضاً	۵۸۲۷۴	۵۵۵۳۸
ایضاً سلسلہ د	ایضاً	۴۸۴۴۸	۴۳۱۳۶
		۵۶۵۴۶۲	۵۳۱۴۸۲

جمع کرو

رقم جو استعمال آئندہ کیلئے انفکاکیہ فنڈ کے حساب میں جمع کی گئی ہے	۲۱۳۶۶	۲۱۵۵۵
میزان کل	۵۸۶۸۳۰	۵۵۳۰۳۷

نامینل (نام نہاد) سرمایہ جو اس سال میں فک کرایا گیا	فیصدی جو ادا کیا گیا اوسط قیمت	پونڈ اسٹرلنگ	فیصدی اوسط قیمت	یونٹ اسٹرلنگ
سلسلہ الف	۴۷/۰۳	۲۸۹۰۰۰	۵۳/۹۴	۱۵۷۰۰۰
سلسلہ ب	۳۴/۸۷	۳۰۴۰۰۰	۳۰/۷۷	۳۸۰۰۰۰
سلسلہ ج	۱۳/۷۵	۳۲۳۰۸۰	۲۱/۵۸	۳۴۴۰۰۰
سلسلہ د	۲۲/۳۱	۱۸۵۱۰۰	۲۴/۰۸	۱۸۶۰۰۰
	۳۹/۵۰	۱۳۰۱۲۸۰	۳۶/۷۱	۱۳۶۷۰

سرکاری ریڈیمپشن فنڈ (فنڈ انفکاک)

	اصلی نام نہاد سرمایہ	فک شدہ نام نہاد سرمایہ
گروپ اول سلسلہ الف	۷۱۱۹۸۸۲	۵۲۷۰۱۱۰
" دوم سلسلہ ب	۱۰۰۴۲۸۲۵	۱۲۳۴۵۰۰
" سوم سلسلہ ج	۳۰۵۴۹۲۵۱	۸۴۲۰۸۰
" چہارم سلسلہ د	۴۳۶۵۱۹۶۵	۷۵۷۵۰۰
ترکی تمسکات بشرح ۵ فیصدی / " " ۴ فیصدی	۱۴۲۱۱۴۰۷	۱۱۰۷۴۱
" " واپس دی گئیں		۲۳۲۵۴۸
میزان کل	۱۰۵۵۷۵۳۳۰	۸۸۲۸۴۲۹

تفصیل آمدنی کی مدوار	سنہ ۱۸۹۳و۹۴ء ترکی پونڈ	سنہ ۱۸۹۲و۹۳ء ترکی پونڈ
مسکرات. نمک. اسٹامپ. شکار ماہی ریشم اور محصول تمباکو کا بقایا	۱۱۰۴۶۰۵	۱۰۹۱۰۳۷
تمباکو کا عُشر	۹۵۳۵۹	۱۰۰۸۶۵
تمباکو کا محصول	۷۵۰۰۰۰	۷۵۰۰۰۰
منافع محصول مسکرات کا ایک جزو	۳۷۰۱۴	۴۱۷۳۵
مشرقی رومیلیا کا خراج	۱۵۲۰۲۶	۱۵۲۰۲۶
محصول پرمٹ { جزیرہ قبرس	۱۰۲۵۹۶	۱۰۲۵۹۶
محصول پرمٹ { تمباکیہ	۵۰۰۰۰	۵۰۰۰۰
میزان کل	۲۱۹۱۶۷۰	۲۲۶۸۲۶۹

خرچ

اخراجات سنٹرل بورڈ (صدر محکمہ)	۸۳۹۱۴	۶۷۴۸۳
بابت خسارہ چاندی بوجہ ایکچینج (تبادلہ)	۱۰۰۹	۷۴۲
زر کمیشن اور دیگر اخراجات	۱۶۱۸۸	۱۷۷۳۵
	۱۰۰۷۱۱	۸۵۹۶۰
فایدہ روانگی روپیہ مین بوجہ ایکسچینج	۷۸۹۱	۲۸۷۸
امانتی فنڈ کے سود کی منہائی	۶۳۰۷	۵۱۱۴
میزان کل	۲۱۸۹۳۰۵	۲۱۰۴۵۳۵

جیساکہ مندرجہ بالا جدولون سے ظاہر ہے سنہ ۱۸۹۳و۹۴ء کی کارروائیون کا عام نتیجہ گزشتہ سالون مین سے ہر ایک سال کی نسبت نہایت عمدہ رہا ہے

مسٹر ونسنٹ کیلرڈ صاحب (ڈایرکٹر عثمانیہ بنک یتیم) کی خاص رپورٹ بھی عثمانیہ قومی قرضہ پر بابت سنہ ۱۸۹۳و۹۴ء حال مین شایع ہوگئی ہے اوس مین سلطنت عثمانیہ کی مالی حالت کے متعلق نہایت دلچسپ کیفیت مندرج ہے۔

صاحب موصوف لکھتے ہین کہ یہ امید کرنا تو بیجا ہے کہ مدات مفوضہ کی آمدنیون مین ہر سالی ایسی ہی عظیم الشان بیشی ہوتی جاوے جیسی کہ پچھلے برس ہوی اور جیسی انہون نے اپنی رپورٹ سال گذشتہ مین

ریمارک کہے تھے چنانچہ اس برس ویسی ترقی نہین ہوئی۔ لیکن اسمین کوئی شک نہین کہ معاملات کی
حالت بہ اغلب وجہ ترقی کی چال پر چلتی معلوم ہوتی ہے۔ کل آمدنی جو گزشتہ سال مین ۲۵۰ ۸،۶۰
ترکی پونڈ ہوئی تھی۔ اس برس ۲،۵۴۲،۳۵۳ پونڈ ترکی ہوئی ہے یعنی ۴۳۹،۰۵ ترکی پونڈ یا ۳۵ء۱ فیصدی
کی بیشی ہوئی۔ لیکن دوسری طرف بمد خرچ بہی ۲۳۲،۳۰۰ پونڈ ترکی کا اضافہ ہوا ہے جس سے خالص
آمدنی مین صرف ۳۴۶،۳ پونڈ ترکی کا اضافہ رہگیا۔ اگر ۹۴-۱۸۹۳ء کا ۹۲-۱۸۹۱ء سے مقابلہ کیا جاوے
تو سال اوّل الذکر مین ۱۱۰،۶۳۱ پونڈ ترکی یا ۵ء۴۸ فیصدی کا اضافہ پایا جاتا ہے۔
خرچ مین زیادتی زیادہ تر تنخواہون کے بڑہائے جانے سے ہوئی ہے اور یہ امر محکمہ مذکور کو تجربہ کار
اور زیادہ قابل اشخاص کیخدمات حاصل کرنے کے قابل بنانے کیلئے کیا گیا تہا۔ انسپکٹرون کی تعداد بڑہا
دیگئی ہے اور جو نتائج حاصل ہوئے ہین وہ مفید ثابت ہوئے ہین۔ لیکن ان اصلاحات کا اثر اچھی طرح
سال روان کے اختتام پر محسوس ہوگا۔
سال زیر رپورٹ مین متوسط الحال فصلون اور ارزانی اجناس کیوجہ سے محاصل کی وصولی مین بہت کچہہ
مشکلات پیش آئین۔ مگر پہر بہی جو رقم وصول ہوگئی ہے وہ نہایت اطمینان بخش متصور ہونی چاہئے۔
۹۵-۱۸۹۴ء مین ظاہری آثار سے پایا جاتا ہے کہ اچھی آمدنی ہوگی اور یہ ایسا امر ہے کہ اسپر جسقدر
خوشی ظاہر کیجاوے کم ہے۔ کیونکہ ارزانی نرخ غلہ نے کاشتکارون کو پست ہمت اور اون کے وسایل
کو محدود کر دیا ہوا ہے اور یہ مصیبت ایسی آبادی پر جو بالخصوص زراعتی ہو جیسی کہ ٹرکی کی ہے نازل ہونی
بے قدر نہیں ہے، وہ کسی سے پوشیدہ نہین۔ سال روان کیحالت بجائے بہتر ہونے کے ۱۸۹۳ء کی نسبت
خراب تر تھی۔ پس جس برس مین حالات ایسے ناقص ہون اوس برس مین بہی آمدنیون کا اسی سطح پر قایم
رہنا کچہہ کم تعجب انگیز نہین ہے۔ مگر میرے خیالمین مداخل کی بیشی کے قایم رہنے کی توقع رکھنا فضول ہوگا
اور اگر ہم پچھلے برس جتنے ہی محاصل جمع کرلین تو ہمین بالیقین نہایت مغتنم سمجھنا چاہئیے۔"
قرضہ کے سود بڑہانے کیلئے جو ریزرو فنڈ قایم کیا گیا ہوا ہے اوسکی نسبت صاحب ممدوح اپنی رپورٹ
مین یہ عبارت تحریر فرماتے ہین۔
"یہ ریزرو فنڈ ۹۴-۱۸۹۳ء کے اخیر پر ۳،۴۸۹،۲۲ ترکی پونڈ کی رقم کو پہونچگیا ہے اور مارچ ۱۸۹۵ء کو
۲۳۳،۰۰۰ پونڈ تک پہونچ جائے گا۔ اب قرضہ کے سود مین ½ فیصدی سالانہ زیادہ دینے کیلئے ۲،۰۰
ترکی پونڈ خرچ ہوتے ہین۔ پس یہ ادائیگی مارچ ۱۸۹۵ء مین عملمین آنی ممکن ہوجاویگی۔
لیکن اس سے لازمی طور پر یہ نتیجہ نہین نکلتا کہ وہ فوراً اسی وقت ادا کردیجاوے۔ ٹوگری (فرمان) ملکہ

کی دسویں اور گیارہوین دفعات کا یہ منشاء معلوم ہوتا ہے کہ شرح سود قانون کی روسے مقرر ہونی چاہئے کیونکہ اسی لیے تو ریزروفنڈ قایم کیا گیا تہا۔

ڈگری (فرمان) مذکور کے نافذکنندگان سود کی شرحونکی کمی بیشی اور اوس مالی خرابی کی جو اوس کی سکیم بیباقی یا انفکاک کی کارروائی مین پیدا ہوتی پہلے ہی سے نہین جانچ سکتے تھے اور غالبًا اسی لیے اونکا یہ منشاء رہا ہے کہ شرح سود جب ایک دفعہ ٹہرادیجاوے تو وہ ہمیشہ ویسی ہی رہے اور تاکہ کونسل کو ان نتایج کے قایم رکھنے کے وسایل قرار واقعی طور پر بہم پہونچائے جائین کو ریزروفنڈ قایم کرنے کا اختیار دیا گیا تہا تاکہ وہ حسب ضرورت ایک ششماہی کی تخفیف کیمیون کو دوسری ششماہی تک پرکرنیکے لیے اس فنڈ سے روپیہ برآمد کرسکے۔"

مگر یہ مسٹر ونسنٹ کیلرڈ کی ذاتی رائے ہے لیکن اس رائے مین جیساکہ وہ اپنی رپورٹ کے صفحہ ۲ مین لکہتے ہین، ساتھ ہی وہ دعوے سے کہتے ہین کہ کسی شبہ کا احتمال نہین ہے۔ آگے چلکر صاحب موصوف لکہتے ہین کہ

"مالی معاملات مین تمام دیگر تجاویز سے یہی پالیسی عمدہ معلوم ہوتی ہے لیکن پہر بھی مین اس امر سے انکار نہین کرسکتا کہ ڈگری کی عبارت سے اون لوگونکی بیشک بظاہر حال تایید ہوتی ہے جو ۴ فیصدی سود کے فورًا ادا کیئے جانے کے خواہشمند ہین اور اس تائید کو اس امر سے اور بھی تقویت ملجاتی ہے کہ اس مدعا کے لیئے ضروری رقم موجود ہے اور اس امر پر غور کرنے کی کوئی حاجت نہین ہے کہ کیا یہ شرح سود ہمیشہ کے لیئے قایم رہ سکتی ہے یا نہین؟"[۵]

[۵] سنہ ۱۳۰۹ ہجری (مطابق مارچ ۱۸۹۲ء لغایت فروری ۱۸۹۳ء) مین قلمرو عثمانیہ سے جسقدر مال باہر گیا یا باہر سے وہان آیا۔ اوس کا نقشہ معہ مداخل محصول نومبر ۱۸۹۳ء مین شایع ہوا ہے اس مین کوئی شک نہین کہ وہ بہت ہی دیر کے بعد شایع کیا گیا ہے۔ لیکن پہر بھی اوس کا مطالعہ دلچسپی سے خالی نہین۔ اوس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سال مذکور مین ۵۸۹۹۶۳۴۲ پونڈ ترکی کا مال داخل ہوا جو سنہ ۱۳۰۸ ہجری کی نسبت ۴۵۹۸۶ پونڈ ترکی کم ہے اسی لیئے سنہ ۱۳۰۹ ہجری مین محصول درآمد سے ۱۸۴۴۱۸۶ پونڈ ترکی وصول ہوئے اور سنہ ۱۳۰۸ ہجری مین ۱۸۷۰۴۲۷ پونڈ ترکی۔ سال زیر ریویو مین ۴۴۲۰۷۵۵۱ پونڈ ترکی کا مال ممالک عثمانیہ سے باہر گیا جو سال ماسبق کی نسبت ۲۰۷۵۸۶ پونڈ زیادہ ہے۔ محصول برآمد سے ۸۱۶۲۴۲ پونڈ ترکی حاصل ہوئے سنہ ۱۳۰۸ ہجری مین ۷۵۵۰۱۴ پونڈ ترکی وصول ہوئے تھے۔ ان اعداد مین وہ اسلحہ وسامان حرب شامل نہین ہین جو عثمانیہ گورنمنٹ نے ممالک غیر سے [illegible] اور نہ ہی وہ پارسل جو دول اجنبیہ کے کونسلون اور مشنون کو وصول ہوئے اونکو وہ اشیاء جو [illegible] کے استعمال کے لیئے منگوائی گئین زراعتی وصنعتی کلین اور وہ سامان جو پلون ریلون۔ بنادر۔ لہ دیوار [illegible] وغیرہ کی تعمیر کے لیئے منگایا گیا شامل نہین کیونکہ یہ سب محصول سے بری ہین۔ اس باب کے خاتمہ پر مین ترک

برّی فوج

عثمانیہ فوج برّی اپنی موجودہ طرز و ترتیب کے مطابق جو اعلیحضرت سلطان عبدالحمید غازی کی عہد حکومت مین اوسے حاصل ہوئی ہے ان تین بڑے بڑے حصون مین منقسم ہے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۱ — اور مصری تمسکات اور صقون کی موجودہ قیمت درج کردینی بھی مناسب سمجھتا ہون۔

	بتاریخ ۵ فروری سنہ ۱۸۹۶ء	قیمت بازاری فیصدی
ٹرکی	نام قرضہ یونیفائیڈ لون۔ دی قرضہ ٭تحفظی	۱۰۱ ۳/۴
”	گروپ سلسلہ الف	۵۸
”	” ” ۲ ” ب	۳۳ ۵/۸
”	” ۳ ج	۲۱ ۷/۹
”	” ۴ د	۲۱ ۳/۸
مصر	مجتمع قرضہ سود ۴ فیصدی	۱۰۴ ۱/۴
”	ترجیحی قرضہ سود ۳ ۱/۲ فیصدی	۱۰۰ ۵/۸
”	قرضہ سرکاری سود ۳ ۱/۲ فیصدی	۱۰۳ ۳/۴
”	جدید قرضہ۔ دائرہ سود ۴ فیصدی	۱۰۲ ۳/۴

٭ اس تاریخ ٹرکی کے تمسکات پانچ فیصدی سود والونکا بہاؤ ۱۰۴ ۳/۴ فیصدی جرمنی کے ۳ فیصدی سود والون کا ۹۹ ۳/۴ اسپانیہ کے ۴ فیصدی سود والون کا ۶۰ ۱/۲ فرانس کے تین فیصدی سود والون کا ۱۰۱ ۳/۴ یونان کا ۴۰ ۱/۴ ہنگری کے ۴ فیصدی والون کا ۱۰۱ ۳/۴ امریکا کے ۴ فیصدی کا ۱۲۵ ۳/۴ تھا ٹرکی کے اس قرضہ کا ۵ فیصدی — اس سے معلوم ہوجائیگا کہ ٹرکی کا مالی اعتبار آج کس پایہ کا ہے توضیحات موسومہ سلسلہ الف تا د کی کمی قیمت کی وجہ یہ ہے کہ انکا سود صرف ۱ فیصدی ہے پس بلحاظ سود انکی قیمت بھی کسی دوسری سلطنت کی تمسکات سے کم نہین۔ سنہ ۹۵-۱۸۹۴ء مین مصر کی آمدنی ۱۰۵۶۲۰۰۰ پونڈ مصری اور خرچ ۹۰۵۶۰۰۰ مصری پونڈ ہوا اور سنہ ۱۸۹۵ء کو قرضہ کی تعداد ۱۰۵۷۸۲۰۰۰ پونڈ تھی جس کا سالانہ سود ۴۲۲۱۴۵۰۳ پونڈ تھا (مصری پونڈ ۱/۲ ۲۰ شلنگ کے برابر ہے) ۱۸۸۲ء مین بپایہ تخت قاہرہ سوڈان کے نکل جانے سے جس کا رقبہ ۱/۲ ۹ لاکھ میل مربع اور آبادی ایک کروڑ سے زائد ہے ۔ وضعات خدیو مصر کا رقبہ فقط ۴ لاکھ ۱ ہزار میل مربع اور آبادی نو لاکھ رکھی ہے۔ اس رقبہ مین سے صرف ۱۰۷۰۰ میل مربع زمین قابل زراعت و زیر عمارت ۳۰۲۶۳ میل مربع دریاؤن نہرون اور سوقعات کی آبادیون اور سڑکون وغیرہ کے نیچے ہے اور باقی رقبہ مین محض ریگستان ہے سنہ ۱۸۹۵ء کی وسط مین ۸۵۹ میل ریلوے جاری تھی اور قصبہ کینہ سے اسوان تک بن رہی ہے جو

(۱) مصافیہ (یعنے فوج حاضر باش) اسکی دو قسمین ہین۔

اوّل۔ نظام (یعنے جو درحقیقت ہر وقت عملی خدمت کیلئے تیار رہتی ہے)

دوم۔ احتیاطیہ (عملی خدمت بجالانے والی فوج جو غیر محدود رخصت پر رہتی ہے)

(۲) ردیف یا فوج ریزرو اسکی بھی دو قسمین ہین۔

(۳) مستحفظ یا ٹیری ٹوریل فوج۔

فوجی خدمت کی کل میعاد ۲۰ برس مقرر ہے۔ ایکٹو یعنے مصافیہ فوج کے لیئے چھہ برس جن مین سے چار نظام مین اور دو احتیاطیہ مین بسر ہوتے ہین۔ فوج ریزرو مین آٹھ یعنے ہر دو قسمون مین چار چار برس اور فوج مستحفظ مین چھہ برس۔ فوج مین صرف مسلمان بھرتی کیئے جاتے ہین غیر مسلم رعایا سے جنگی خدمت کے عوض بدل عسکریہ نام ٹیکس لیا جاتا ہے۔ ہر ایک غیر مسلم مذکر رعایا سے سلطانی تاریخ پیدایش سے یہ ٹیکس ادا کرتا ہے اسے جماعت وار سرگروہان قوم وصول کر کے سالانہ خزانہ عامرہ مین داخل کرتے ہین۔ ۱۹۰۸ء کے جنگی قانون نے سلطنت کے ہر ایک مسلمان پر بہ استثنار دار الخلافہ کی آبادی کے جو قدیمی مراعات کیوجہ سے آزاد رکھی گئی ہے۔ فوجی خدمت لازمی کر دی ہے۔ ایکٹو آرمی مین (۱) دار الخلافہ اور صوبجات کی مسلح فوج سواران پولیس (۲) فوج بیقاعدہ اور (۳) مصر کی کنٹجنٹ فوج جو جنگ کے وقت خدیو مصر کو بھیجنی پڑتی ہے شامل نہین ہین۔ فوجی خدمت لازمی ہونے کی عمر ۲۰ سے ۲۱ برس مقرر کیگئی ہے اور ہر سال پچاس ہزار سے لیکر ساٹھ ہزار تک نوجوان فوجی خدمت کے لیئے طلب کیئے جانے کے مستوجب ہوتے ہین۔ مگر وہ سارے ہی فوج مین بھرتی نہین کر لیئے جاتے جو شخص بھرتی نہین کیئے جاتے اونکی دو جماعتون مین تقسیم ہو جاتی ہے۔ ایک جماعت کو جس مین برابر فوج کیطرح درجہ بندی ہوتی ہے اور بلٹنین اور کمپنیان بنائی جاتی ہین اُن مقامات کی اہمیت اور قدر و منزلت کے مطابق جن مین اوس جماعت کے آدمی رہتے ہین۔ ہر سال چھہ مہینے سے لیکر نو مہینے تک جنگی قواعد و تعلیم سیکھنی پڑتی ہے اور دوسری کو ہفتہ مین صرف ایک دفعہ یعنے نماز جمعہ کے بعد مشق کرنی پڑتی ہے جنگ کیوقت فوجکی تیاری حسب ذیل ہوگی:۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۴۔ لائین ۱۹۰۸ء مین مکمل ہوجاویگی اس کے تیار ہونے پر سکندریہ سے لیکر دریائے نیل کی پہلی آبشار تک جبکو کنارے اسوان آباد ہے سات سو میل لمبی ایک سیدھی ریلوے لائین بنجاوے گی۔ مصر کے نیم مختار بننے اور انگریزون کے قابض ہونے کی مفصل تاریخ کتاب ”ہدحکومت“ کے متن اور حاشیہ مین مندرج ہے اس وقت ساٹھ ہزار کے قریب انگریزی فوج وہان مقیم ہے مصری افواج اور پولیس کی تعداد ۱۶ ہزار ہے +

(الف)۔ ایکٹو آرمی (نظام و احتیاطیہ) ساڑھے تین لاکھ افسر و سپاہی۔

(ب)۔ ریزرو آرمی (ردیف) ساڑھے چار لاکھ۔

(ج)۔ ٹیری ٹوریل آرمی (مستحفظ) دو لاکھ۔

یعنے تقریبًا دس لاکھ نبرد آزما۔ ۱۲۱۵ میدانی توپین اور ۳۳۰ کوہی توپین۔ سلطنت کی تمام جنگی قوتیں آرمی کوروان (حصۂ فوج جس مین دو یا تین دستے ہون) مین تقسیم ہین اور ہر ایک آرمی کور ایک ایک مارشل یا جرنیل حصۂ فوج کے زیر کمان ہے۔ قواعد اور جنگی مشق سے جو امور تعلق رکھتے ہین۔ وہ آرمی کور کے سٹاف کی زیر نگرانی ہین اور انتظامی معاملات آرمی کور کی کونسل سے تعلق رکھتے ہین آرمی کوروں کی تعداد سات ہے۔ اور انکے صدر مقام مندرجہ ذیل شہر ہین:۔

۱۔ قسطنطنیہ۔ اول آرمی کور (امپیریل گارڈ) یعنے شہنشاہ کی اردل یا حفاظت کی فوج۔

۲۔ ایڈریانوپل۔ دوم آرمی کور۔

۳۔ مناسطر (واقع البانیا) سوم کور۔

۴۔ ارزن گیہان (واقع آرمینیا مترجم) چہارم کور۔

۵۔ دمشق پنجم آرمی کور۔

۶۔ بغداد۔ ششم آرمی کور۔

۷۔ یمن (صنعا، مترجم) ہفتم آرمی کور۔

ان آرمی کوروں کے علاوہ طرابلس الغرب۔ حجاز (اور جزیرہ کریٹ۔ مترجم) مین بھی علیحدہ علیحدہ دستہ ہائے فوج ہین۔

وزارت جنگ یعنی سر عسکر براہ راست سلطان المعظم کے زیر حکم ہے جو بہ نفس نفیس فوج کے سردار اعلےٰ ہین۔ اور گرینڈ کونسل آف وار (دار شوری عسکریہ) اور کونسل آفدی گرینڈ میٹر یس آف آرٹیلری (مجلس توپ خانہ عامرہ) کی امداد سے خود اوس کی نگرانی اور انتظام کرتے ہین۔ گرینڈ ماسٹر آف آرٹیلری (افسر اعلےٰ توپخانجات) کو خود خلیفۃ المؤمنین مقرر فرماتے ہین اور وہ جیسا کہ وزارت جنگی کے ماتحت ہے ویسا ہی براہ راست اعلیحضرت کا زیر فرمان ہے۔ مگر اس کے عہدہ کی نوعیت ہی ایسی ہے کہ تمام انجنیر اور جملہ فوج توپخانہ اون کے ماتحت ہین اور جس وجہ سے اون کی قدر و منزلت تقریبًا وزیر جنگ کے مساوی ہے۔

عثمانیہ فوج [illegible] ہمیشہ سے اپنی قوت مدافعت اور تیزی یا حملہ و شجاعت و ثبات بالمجارت مین شہرۂ آفاق

رہی ہے۔ دشمن پر سنگینون سے حملہ کرنے مین تو عثمانیہ انفنٹری (فوج پیدل) ایک تند و تیز سیل عظیم کے مشابہ ہے جسکی غضبناک تیزی کو صرف وہی فوج روک سکتی ہے جو طاقت مین اس سے بدرجہا زیادہ ہو اور کسی مقام یا مورچہ کی حفاظت کرتے وقت ترکی پیادہ سپاہی ہر وقت اپنی جگہہ پہ چٹان کیطرح ثابت قدم ہوتا ہے انفنٹری کا ساز و سامان نہایت ہی سادہ اور علی قسم کا ہے۔ امپیریل گارڈ کی پلٹنون کے سوا جو ذوالعوفی[1] کوٹ اور پتلون پہنتی ہین۔ باقی سب کی وردی سیاہی مائل نیلے رنگ کا کوٹ اور اسی رنگ کی پٹیان اور پتلون ہے۔ سر پہ فیض (ترکی ٹوپی) پہنی جاتی ہے۔

تھوڑی مدت تک تمام فوج پیدل ساڑہے سات ملیمیٹر[2] قطر کی نالی والی ماسر ری پٹینگ[3] رائفلون سے مسلح ہو جاوے گی عثمانیہ گورنمنٹ نے ۱۸۸۶ء مین ہنری مارٹنی اور ونچسٹر رائفلون کیجگہہ جن سے اس وقت تک عثمانیہ افواج مسلح تھین۔ اس رائفل کو استعمال کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اور ماسر اینڈ کمپنی کو فوج پیدل کے لیئے پانچ لاکھہ اور فوج سواران کیلیئے باون ہزار ری پٹینگ رائفلین بہم پہونچانے کا ٹھیکہ دیا جس نے ۱۸۸۶ء مین ان اسلحہ کی پہلی قسط روانہ کی اور اب تقریباً کل مطلوبہ تعداد گورنمنٹ عثمانیہ کو موصول ہو گئی ہے۔

ترکی فوج سواران کو یوروپین افواج سواران کی نسبت یہ بڑا فایدہ ہے کہ وہ بڑی آسانی سے ان لوگون مین سے بھرتی کیجاسکتی ہے جو پیدائیش سے شہسواری کے عادی ہین۔ برعکس اسکی یوروپ کی

---

[1] ذوالعوف الجیریا کے کوہستان جرجیرہ کے ایک قبیلہ کا نام ہے جو پھرتی اور مستعدی مین بے نظیر ہے۔ فرانس نے اس ملک کو فتح کرنے کے بعد اس قبیلہ سے چند پلٹنین تیار کی تھین۔ اور اون کی اپنی پوشاک ہی کو ان کی فوجی وردی رہنے دیا۔ کچھہ عرصہ کے بعد وہ وردی ایسی مقبول ہوئی کہ چند خاص فرانسیسی پلٹنون کی بھی وہی پوشاک وردی بنائی گئی جس کی تقلید مین امریکہ اور یوروپ کی چند سلطنتون نے بھی اپنی اپنی فوجون مین کچھہ پلٹنون کی ویسی ہی وردی کر دی۔ اور وردی کے لحاظ سے وہ "ذوآوز" یعنے ذوالعوف پلٹنین پکاری جاتی ہین + مترجم۔

[2] میلیمیٹر = ۷۰۳۶۳۰ر انچ کے +

[3] ری پٹینگ یا میگزین رائفل ان بندوقون کو کہتے ہین جن مین متعدد ۵۔۷ یا زیادہ کارتوس ایک دفعہ بھری جاوین اور وہ ایک ایک کرکے چلائے جاوین یعنے ان مین بار بار کارتوس نہین بھرنا پڑتا۔ کل طاقتون نے عموماً وہ رائفلین خریدی ہین جن مین پانچ کارتوس ایک دم رکھے جاتے ہین۔ بماہ جنوری ۱۸۹۶ء جس قدر ری پٹینگ یا میگزین رائفلین ابھی گودام مین رکھی ہوئی تھین وہ بھی عثمانیہ افواج مین تقسیم کر دی گئی ہین۔ چونکہ رسالہ ہذا اوس کے

دوسری طاقتون کو اپنی اپنی مملکت کے ہر ایک مقام سے رنگروٹ بھرتی کرنے پڑتے ہین جو زیادہ تر
تجارت یا مزدوری پیشہ اور دہقانی جماعتون سے اور کمتر ایسی جماعتون سے حاصل ہوتے ہین جن کو
سواری کی مشق ہوتی ہے۔ فرانس اور جرمنی کے برخلاف جہان تین برس کی میعاد ہے ترکی سوارون کو
چار سال فوجی خدمت کرنی پڑتی ہے اور اس زیادہ لمبی میعاد ملازمت سے جو فوائد مترتب ہوتے
ہین اون کو ہر کوئی بخوبی سمجھہ سکتا ہے۔ بیان کرنے کی ضرورت نہین۔ جدید ضابطۂ قواعد نے گو
ان حالتون کو جن کی موجودگی مین کیولری (فوج سواران) کو کام کرنا ضروری ہو جاتا ہے ترمیم
کر دیا ہے تاہم اوس نے کیولری کی وقعت مین کسیطرح سے کوئی کمی نہین کر دی۔ بیشک ریپیٹنگ
رائیفلون اور دور تک زد کرنے والی توپون کے زمانہ مین کیولری میدان کارزار پر پرانے طریق
مین ایک جگہہ جھٹ باندہ کر کھڑی نہین ہو سکتی اور نہ ہی ایک بھاری تعداد مین دشمن پر بڑے بڑے
زوردار حملے کر سکتی ہے مگر اسمین کوئی کلام نہین ہے کہ کیولری فوج کی آنکھ بھی ہے اور پردہ
بھی ہے جسکی اوٹ مین وہ اپنی حرکات کو چھپاتی ہے اور بنا برین ایک معقول جنگی فوج کے لیئے
کثیر کیولری کا ہونا لابدی ہے۔ ترکی کیولری مین پانچ پانچ سکوئیڈرنون (رسالون) کی ۵۳ رجمنٹین
ہین۔ یہ تعداد ٹرکی کی جنگی حیثیت کو برقرار رکھنے کے لیئے بادی النظر مین تھوڑی معلوم ہوتی ہوگی مگر
سلطان المعظم کو اپنی جان نثار رعایا کے جوش حب الوطنی کی طفیل ایسا ڈھنگ ہاتھ آگیا ہے کہ وہ
اپنی فوج سواران کو جنگ کے وقت دوگنا بلکہ اس سے بھی زیادہ کر سکتے ہین۔ عثمانیہ کیولری کے اسلحہ
خفیف سے یعنی خمدار تلوارین اور چھوٹی نالی کی رائیفلین ہین۔ چند رجمنٹون کے پاس نیزے بھی ہین اور ہر ایک
امر سے اس خیال کو تقویت ملتی ہے کہ باقیماندہ رجمنٹون مین بھی وہ تقسیم کیئے جاوینگے۔ سوارون
کی وردی یہ ہے۔ سیدھا سادہ کوٹ جس مین بٹنون کی صرف ایک قطار ہے۔ خاکی رنگ کی پتلون
اور جرمنی کی ساخت کے بوٹ۔ گھوڑے عموماً ترکی۔ ایرانی نسل کے یا دوغلے عربی ہین۔ اون کے
قد چھوٹے۔ جسم نازک اور پتلی ٹانگین ہین۔ مگر وہ نہ صرف چست و چالاک اور جفاکش ہی ہین بلکہ
نہایت ذہین و بیحد اصیل بھی ہین۔

میدانی توپخانہ مین چھہ چھہ توپون کی ۲۵۴ باٹریان اور کوہی آرٹیلری مین بھی چھہ چھہ
توپونکی ۵۶ باٹریان ہین۔ میدانی یا قلعون کے توپخانے بمعہ توپون اور جمیع لوازمات کے مقام
ایسن (واقع پرشیا) کے کارخانجات کرپ سے آتے ہین مگر انہی نمونون کی چند توپین قسطنطنیہ کے
توپخانہ عامرہ سے بھی تیار ہوئی ہین۔ کوہی باٹریان اپنی عجیب وغریب صناعی اور ساخت کے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۷ مصنف نے ۱۸۹۵ء کے شروع مین لکھا تھا۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۸ - اس لیئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہر وقت سے بعد جو مزید حالات اسبارہ مین معلوم ہوتے ہین اون کو ناظرین کی آگاہی کے لیئے اخبار وکیل امرتسر سے یہان بجنسہ درج کر دیا جاوے :-

(منقول از وکیل ۳ فروری سنہ ۱۸۹۶ء)

ترکی افواج - افواج روم کے متعلق اکثر اخبارات مین آجکل عجیب و غریب رپورٹین مشتہر ہو رہی ہین - اور خاصکر ہمارے مکرم و معظم مرزا حیرت صاحب نے صرف آپنا ٹو ڈارڈونیلز پر ۷۰ لاکھ ترکی افواج کی موجودگی بحوالہ انسائیکلوپیڈیا (یہ نہین بتایا کونسا؟) ظاہر کی ہے اس لیئے سب سے پہلے ہم یہ بتا کر کہ انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا مین (جو سب سے مستند و معتبر انسائیکلوپیڈیا ہے) ہر قسم کی جملہ ترکی افواج کی تعداد دس لاکھ لکھی ہوئی ہے - ولایت کے ایک نہایت ہی معتبر پرچہ سے عثمانیہ افواج کی تعداد ملاحظہ ناظرین کیلئے درج کرتے ہین جس سے افسوس ہے کہ مرزا صاحب کے قول کی تصدیق نہین ہوگی - مگر خداوند کریم کی بارگاہ مین ہم دل سے دعا کرتے ہین کہ وہ سلطنت علیہ عثمانیہ کو وہی طاقت و عظمت عطا فرماوے جیسے ہمارے مکرم دوست جوش ہمدردی اور رضائی لحب قوم ہونیکی وجہ سے اس وقت فی الواقعہ موجود سمجھ رہے ہین - اور مرزا صاحب اور کل دنیائے اہل اسلام کی دلی آرزو کو اونکی اسلامی سلطنت کی بہبود و مضبوطی کو جیسے پورا کرے لیکن سر دست ہم مرزا صاحب یا اپنے دیگر مسلمان بھائیون کو خوش کرنیکے لیئے حق الامر کو چھپانا نہین چاہتے - اس سے کوئی جغرافیائی نتیجہ نہ نکالین کہ سلطنت عثمانیہ فوجی طاقت کے لحاظ سے کمزور ہے اور مرزا صاحب اسکی کمزوری کو چھپاتے ہین نہین یہ بات نہین جنگی طاقت اس وقت بھی ترکونکی کچھ کم نہین - اور جیسا کہ مرزا صاحب نے اپنے کسی مضمون مین تحریر فرمایا ہے وہ سوائے روس کے دنیا کی اور جس طاقت کا نام لو اوس کو بری جنگ مین مغلوب کرنیکے لیئے کافی ہین - اور اعلیحضرت امیر المومنین کی ظل عاطفت مین سابقہ جنگ کے بعد دوسرے صیغونکی طرح اسمین بھی اونہون نے حیرت انگیز ترقی کی اور کر رہے ہین - اصل بحث صرف یہ ہے کہ مرزا صاحب نے اونکی موجودہ قوت کو بہت بڑہا چڑہا کر بیان کیا ہے اور ہمارا اسپر مصر ہونا نہین - ورنہ کون نہین جانتا کہ سلطان المعظم کی عمر مین خداوند کریم نے برکت دی اور وہ بیرونی حملون اور دراندازیون سے بچے رہے تو اور دس پندرہ برس مین ۷۰ لاکھ تو اعداد افواج دردانیال پر تو نہین لیکن کل قلمرو عثمانیہ مین ضرور موجود ہو جاوینگی یعنی کہ تبتک سلطنت عثمانیہ کے کل مسلمان مرد جدید فوجی قانون کی طفیل مسلح اور فنون جنگ سے پورے ماہر ہو جاوینگے - اسوقت تو کل مسلم ذکور کی تعداد بھی جنکی عمر ۲۰ - اور ۵۰ برس کے درمیان ہو بمشکل پچاس لاکھ کے قریب ہے - اس تمہیدی بحث کے بعد ہم اخبار مذکور کا اقتباس درج کرتے ہین :-

"سلطنت عثمانیہ کی بری افواج کی تعداد جو جنگ مین شامل ہو سکتی ہے تقریباً ساڑھے سات لاکھ ہے - جنکی تفصیل حسب ذیل ہے فوج پیدل کی ۴۸۰ پلٹنون مین تقریباً ۶ لاکھ (۵۸۳۰۰۰ - ایڈیٹر) فوج سوارون کے ۲۰۲ دستون مین زیادہ از پچاس ہزار (۵۵۳۰۰ - ایڈیٹر) فوج توپخانہ فوج سوارون کے برابر ہے (۵۴۷۲۰ - ایڈیٹر) اور توپون کی تعداد تقریباً ۱۴۰۰ ہے (۱۳۵۶ - ایڈیٹر) ۴۰۰۰ - انجنیئر ہین جنکی ۳۹ کمپنیان ہین ان مین سے چار تلغراف کمپنیان ہین اور چار تارپیڈو کمپنیان - ان تمام فوجون مین تقریباً ترک ہی بھرتی ہین - خانہ بدوش عرب اور کرد عموماً جنگی خدمت سے پہلو تہی کرتے ہین (بقول مضمون نگار گویہ دونون قومین باقاعدہ فوج نظام مین بھرتی ہونے سے گریز کرتی ہون مگر انسے بیجا مجمل طور پر بیان کرنیکو جیسا کہ اوس نے کیا ہے یا تفصیل یہ بتا دینا چاہیئے تھا کہ سلطان المعظم نے ان دونون قومون سے عساکر حمیدیہ یعنی ملیشیا فوج سواران کی ایک سو پلٹن تیار کرنیکی تجویز کی ہوئی ہے جنمین سے ۶۰ مکمل ہو چکی ہین اور ۹۰ ہزار سے زاید کر داوقات مقررہ پر فوجی سٹیشنون کی

حاضر اگر برابر قواعد سیکہتے ہین - اور عربون کے رسالے بھی برابر تیار ہو رہے ہین - یہ فوج ملیشیا تعداد مندرجہ بالا مین شامل نہین اور نہ ہی قلعون کے
توپخانے اور توپچی مندرجہ بالا شمار مین شامل ہین - انکی ۲۲ کمپنیان ہین جن مین تقریباً ۱۱ سو توپچی ہین - اڈیٹر کہل عیسائی بھرتی نہین کئے جاتے
اور ان سے جنگی خدمت کے عوض ایک ٹیکس (۵۰ پونڈ کا) وصول ہوتا ہے - جدید قانون کی رو سے کل مسلمانون پر بیس برس کی عمر مین جنگی خدمت
لازمی ہے - اور وہ چالیس برس کی عمر تک داخل افواج قاہرہ رہتے ہین پہلے چھ برس فوج نظام مین - دوسرے آٹھ برس فوج ردیف مین
اور پچھلے چھ برس فوج مستحفظ مین جو سوائے جنگ کے اپنے ضلع سے باہر نہین کیجا سکتی - چھ لاکھ فوج پیدل مندرجہ بالا سے نصف کے قریب
فوج ردیف مین ہے - مگر ردیف کو بھی زمانہ امن مین بھی اکثر طلب کر لیا جاتا ہے اور انکی ضلع سکونتی سے دیگر اضلاع مین بھیجدیا جاتا ہے جیسے کہ
آرمینیا کا فساد فرو کرنے کے لیئے طلب کیگئی تھین - اڈیٹر پیدل فوج نظام مارٹینی ہنری رائفل اور چودہ مارے سنگینون سے مسلح کیگئی ہے - مگر اب
اسکے پاس میگزین رائفلون کا کافی ذخیرہ ہے - مگر فوج ردیف میدان جنگ مین غالباً سابق الذکر رائفلون سے مسلح ہو کر شامل ہوگی
لڑائی کے وقت ہر ایک سپاہی کافی گولی بارود اپنے پاس رکھتا ہے - اور گاہ گاہ ایک سپاہی کے پاس اڑھائی سو کارتوس ہوتے
ہین - ہر ایک سوار کے پاس کارابین (چھوٹی نالی کی بندوق) ریوالور اور تلوار ہے اور چند رجمنٹون کے سوار نیزون سے بھی مسلح ہین - میدانی
اور پہاڑی توپخانہ مین کل کی کل توپین کرپ قسم کی ہین جن مین سے اکثر نئی طرز کی ہین - اور کوہی باٹریون مین کچھ کرپ قسم کی ہین اور کچھ
واہیٹ ہیڈ قسم کی - یہ عظیم الشان فوج کل سلطنت عثمانیہ مین پھیلی ہوئی ہے - اور چھ فوجی اضلاع مین منقسم ہے جن کو اردو کہتے ہین پہلے اردو
کا صدر مقام قسطنطنیہ ہے - دوسرے کا اڈریانوپل - تیسرے کا مناستر - چوتھے کا ارزن گیہان - پانچوین کا دمشق - چھٹے کا بغداد - اور ایک
ساتوان اردو بھی ہے جس کا صدر مقام صنعا (واقع یمن) ہے مگر اوس مین سپاہی دیگر اضلاع سے بھرتی کیئے جاتے ہین - اور ساموا اور ٹریپولی
اور کریٹ مین بھی فوج مقیم ہے اور فوج کی ان مختلف اقسام کے سوا اور بھی کئی شاخین ہین جنمین کر ملیشیا فوج عساکر حمیدیہ کا مختصر اشارہ ہم
اوپر کر چکے ہین - اڈیٹر ہر ایک اردو مین جو دو دو ڈویژنون کا ایک ایک آرمی کور ہے خود اپنا کمسریٹ سٹاف اور سامان باربرداری (گھوڑے
چھکڑے وغیرہ) رکھتا ہے میڈیکل ڈپارٹمنٹ مین سرجن اور ڈاکٹر بکفایت موجود ہین - اور ہر ایک آرمی کور مین چھ چھ جرنیلون اور
دیگر افسرون کا معہ ایڈی کانگون و دیگر متعلقین کے اپنا اپنا سٹاف ہے - تمام فوج کا انتظام اور طریقہ بالکل مکمل ہو چکا ہے اور ایک سنٹر مین
اسلحہ اور رسد کا نہایت کافی ذخیرہ ہمیشہ موجود رہتا ہے اور اگرچہ کل سلطنت مین عموماً اور ایشیائی حصص مین بالخصوص آمد و رفت کے
رستے عمدہ نہین ہین مگر پھر بھی یہ عام یقین ہے کہ کل فوج چند ہی ہفتون مین جہان ضرورت ہو جنگ کے واسطے بہمہ وجوہ تیار اکٹھی کیجا سکتی ہے"

بحری فوج کا اخبار مذکور کے مضمون نگار نے کوئی ذکر نہین کیا - اس لیئے ہم مجملاً یہان بتا دینا مناسب سمجھتے ہین - عثمانیہ بحری فوج مین
اختتام جنگ کے بعد ۱۸۷۸ء مین پندرہ بڑے آہن پوش ۸ چھوٹے آہن پوش جہاز اور ۵۴ سٹیمر تھے اور ۴۰ ہزار ملاحین اور تین ہزار بحری
سپاہی تھی - اب آجکل ۱۵ بڑے آہن پوش ۳۴ چھوٹے آہن پوش سٹیمر اور ۲۵ تارپیڈو کی کشتیان ہین اور بحالت امن ... ۱۱ بحری سپاہی متعین
رہتے ہین - یہ تعداد جنگ کے وقت بحری افواج ردیف کو شامل کر کے پچاس ہزار کے قریب پہنچ جاتی ہے - بحری فوج مین سپاہی کو آٹھ برس
ملکی حفاظت کے لئے ردیف مین سمجھا جاتا ہے - پچھلے سال سرکاری کارخانہ میں بحری مین عام جنگی خدمت کے لیئے چار آہن پوش جہازات تیار ہوئے ملک

ملک اس جہاز کی طاقت اور وزن وغیرہ کا اندراج جدول آہن پوشان مین ہو چکا ہے ۔

خداوندگار۔ رماف اور عضد البحر۔ اور خاص بحیرۂ قلزم کے لئے چھ گن بوٹ کسکاف بیتق شدی نصر حضرا۔ بارک ظفر۔ اور پتنگ دریا ۔ اور ایک تفریحی کشتی خاص سلطان المعظم کے لئیے سوسومہ تفرجگاہ تیار ہوئی۔ اور علاوہ ان کے اس مد کے سرکاری کارخانہ مین ایک سوداگری کمپنی کیلئے چار جہاز دخانی تیار ہوئے۔ اس ایک برس کی کارگذاری سے ناظرین کو معلوم ہوگیا ہوگا کہ گو اس شاخ مین بڑی دہیمی چال سے ترقی ہو رہی ہے مگر سلطان المعظم اس کیطرف سے غافل نہین ہین *

(منقول از اخبار وکیل مطبوعہ ۲۸ فروری ۱۸۹۶ء)

سلطنت عثمانیہ کی جنگی طاقت | مسئلہ آرمینیا کے زیادہ طول پکڑ جانیکی وجہ سے پہلے دنون یعنی منازعات وینزولا وغیرہ کے چھڑنے سے کچھ عرصہ پہلے انگلستان اور ترکی مین جنگ ہوجانیکا عام اندیشہ پیدا ہوگیا تھا۔ اور یبلک کل یوروپین سلطنتون خصوصاً سلطنت عثمانیہ کی جنگی طاقت معلوم کرنے کی بہت کچھ مشتاق ہو رہی تہی۔ چنانچہ لنڈن کی ایک مشہور و معروف پرچہ گلوب نے دول یوروپ کی افواج پر سلسلہ وار علیحدہ علیحدہ مضمون لکھی جن مین سے ترکی افواج کے متعلق ہم اپنے کسی پرچہ مین اقتباس کرچکے ہین۔ ہمارہ مین صرف اسی اخبار کی تحریرون پر ہی اکتفا نہ کیا گیا بلکہ شاہی توپخانہ کی کپتان سی۔ ای کالڈویل صاحب نے بہی گورنمنٹ یوروپ کی آگاہی کیلئے سرکاری محکمہ خبر رسانی مین ترکی افواج پر ایک رسالہ بڑی تحقیق و تدقیق سے تیار کیا ہے جس کی پڑہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عام جنگی خدمت لئیے جانیکا قاعدہ ٹرکی مین سنہ ۱۸۸۶ء سے جاری ہوا ہے۔ سلطنت عثمانیہ چھ جنگی ضلاع پر (باستثنا جنگی ضلاع مین طرابلس غربی و کریٹ) منقسم ہے جن مین سے ہر ایک مین ایک ایک آدمی کو در حقیقت فوج نظام کا اور دو دو آدمی کو فوج ردیف کی ہین۔ ان آدمی کو روکی علاوہ ایسے جوانونکی تعداد بھی بہت ہے جنکی عمرایہ ہی چالیس سال سے کم ہو مگر فوج نظام و ردیف مین اپنی میعاد پوری کرچکے ہین اور جنگ کیوقت پھر طلب کیے جاسکتے ہین ان آزمودہ کار جوانونکی تعداد ہر ایک جنگی ضلع مین اڑہائی لاکہہ سے پانچ لاکہہ تک ہے جو سب کے سب ابہی عین شباب کے عالم مین ہین۔ حالانکہ بہت سے علاقے اور جماعتین بہی فوجی خدمت سے بری رکہی گئی ہین۔ فوج کیلئے گویا در اصل نصف حصہ آبادی سے رنگروٹ بہرتی کیے جاتے ہین قسطنطنیہ۔ بیروت۔ سقودرا کے مسلمان باشندے اور مشرقی ایشیا کے کرد فوجی خدمت سے سبکدوش ہین اور ایسے ہی عرب مجمع الجزائر۔ البانیا اور طرابلس کے مسلمان بہی فوج مین شریک نہین ہوتے۔ تمام عیسائی پہلے ہی سے فوجی ملازمت سے آزاد ہین اور اسکی عیوض ۳۱/۲ شلنگ (۲ روپیہ) سالانہ کے قریب ٹیکس ادا کرتے ہین۔ اس ٹیکس یعنی بدل عسکریہ سے تمام عورتین اور ۲۰ برس سے کم اور ۶۰ برس سے زائد عمر کے مرد مستثنی ہین۔ گویا ہر ایک عیسائی مرد کو جو ۶۰ برس سے زیادہ عمر تک زندہ رہکر صرف ۴۰ × ۳۱/۲ = ۷۰ روپیہ اپنی تمام عمر مین ادا کرنے پڑتے ہین لیکن ابہی چند برس پہلے اگر کوئی مسلمان فوج نظام کی پنجسالہ خدمت سے ہی سبکدوش رہنا چاہتا تھا تو اسے پچاس پونڈ (۷۵۰ روپیہ) اور اسکے بعد اگر فوج ردیف و مستحفظ کی پندرہ سالہ خدمت سے بہی سبکدوش رہنا چاہتا تھا تو اور ۱۵۰۰ روپیہ لیتے تہے یعنی بیس سال کی فوجی خدمت کے بدلے مین ۲۲۵۰ روپیہ ادا کرنے پڑتے تہے جائے غور ہے کہان ۷۰ روپیہ اور کہان سوا دو ہزار روپیہ۔ ناظرین حیران ہونگے کہ عیسائیون کے ساتھہ باوجود اس قسم کی رعایتون اور نیک سلوک کے کیئے جانے کے بعض بشیرم اور متعصبین کس منہ سے ٹرکی گورنمنٹ کو کیسی کیسی گالیان دیتے اور بدنام کرتے ہین۔ ٹرکی کی مسلمانون کی نسبت یہ ہمدردی سلطان نے کی ہے کہ سنہ ۱۸۸۷ء سے موجودہ سلطان نے انکو بہی بدل عسکریہ دیکر فوجی خدمت سے لازمی کر دی ہے جس سے وہ بہی بدل دیکر آزادی حاصل نہین کرسکتے ۔۔۔ بہرکیف اپنی گورنمنٹ اور ملک کیلئے وہ جان دینے کیلئے ہمیشہ تیار ہین

۱؎ یہ کشتی ۲۵۔ اپریل ۱۸۹۵ء کو سمندر مین اتاری گئی۔ یہ خاص ہز امپیریل میجسٹی کیلئے بنائی گئی ہے اسکا طول ۹۰ فیٹ عرض ۱۶ فیٹ ۵۵ ٹن طاقت ہے۔ ہر۔ اور رفتار ۳ میل فی گھنٹہ ہے *

ویسے پڑتے ہین بخلاف اسکی یہ عیسائی کا فران نعمت ہین کہ صرف ۲۳ روپیہ سال دیکر نہایت بیفکری اور امن چین کر سیچ بیوپار محنت مزدوری کھیتی باڑی کرتے
ہین اور کوئی پوچھنے والا نہین کہ تمھارے منہ مین کے دانت ہین - ہر مسلمان پر اسکی عمر کا اکیسوان سال شروع ہوتے ہی فوجی ملازمت لازمی ہوجاتی ہے جسکے
لیئے وہ چھ برس فوج نظام مین رہتا ہے آٹھ برس ردیف مین اور باقی چھ برس فوج مستحفظ مین - ہر ایک آرمی کور مین چھ رجمنٹین سوارونکی ۴۸ بٹالین
فوج پیدل کی اٹھارہ توپین اسپی توپخانہ کی (۱۰۸) ۲۷ توپین میدانی توپخانہ کی ہوتی ہین مقدونیا کی آرمی کور مین (جسکا صدر مقام مناستر ہے) دوسرے ضلعے
کی آرمی کورونکی نسبت ایک رجمنٹ فوج سواران ۱۳ رجمنٹ فوج پیدل ۳۰ باتریان میدانی توپخانہ کی اور ۴۲ باتریان کوہی توپخانہ کی زیادہ ہین نیز ایک سپاہ پہلی تیسری
اور ساتوین آرمی کور یمن مین حال کیگئی ہے ہر ایک آرمی کور کے ساتھ فوج توپخانہ کا جو حصہ ہے اسمین تیس باتریان یعنی ۱۸۰ توپین میدانی اور اسپی توپخانونکی اور چھ باتریان
یعنی ۳۶ توپین کوہی توپخانہ کی ہین جو سب کے سب تقسیم کی ہین اسپی توپخانون مین ۲/۱۹۹۳ انچ قطر کی میدانی توپخانون مین ۲۴ر۳-انچ قطر کی توپین ہین اور کوہی
توپخانہ مین ۹۵ر۲-انچ قطر کی توپین ہین میدانی جلد جلد چلنیوالی میکسم نارڈنفلٹ توپین بھی اب عثمانیہ توپخانہ مین اضافہ کیگئی ہین - ہر ایک رجمنٹ سواران
مین ۵ سکواڈرن اور ہر ایک سکے ۴ افسر ۲۴ نان کمشنڈ افسر ۱۱۲ سوار اور ۱۷ بگلچی نعلبند وغیرہ ہین یعنی پوری رجمنٹ مین ۱۲۲ افسر اور ۵۰۰ سوار اور ۵۰۰
زین بند اسپ اور ۲۰ بار کش گھوڑے ہین یہ سب کے تمام مانسری ٹریننگ کاربین تلوار اور رسالہ ور سے مسلح ہین اور ہر ایک ڈویژن اور ہر ایک ڈویژن آف کیولری حقیقی
فوج سواران مین ایک ایک رجمنٹ نیزون سے بھی مسلح ہے - نظام فوج پیدل مین ۳۸۴ بٹالینین ہین جنمین دو بٹالینین الجنی ذوالعنوونکی ۵۰ دیگر ذوالعنوونکی
تین الگ بجہانیے والونکی پندرہ نشانہ بازونکی اور ایک سرحد مانٹی نیگرو کے سپاہیونکی بھی شامل ہین - ہر ایک بٹالین مین چار کمپنیان اور چھ سو سے لیکر
آٹھ سو تک سپاہی ہین چار بٹالینونکی ایک رجمنٹ ہوتی ہے جس مین بٹالینی کمانیرون اور اون کے اسٹافون کے ایک کرنیل - ایک لفٹنٹ کرنیل اور ایک
ایجوٹینٹ میجر ہوتا ہے - فوج پیدل مانسری ٹریننگ رائفلون سے جن کا قطر ۳۰۱ر۰ انچ ہے مسلح ہے اور جن مین سخت فولاد کی مڑھی ہوئی سیسہ کی
گولیان بہری جاتی ہین اور دہوین کا بے دود بارود استعمال کیا جاتا ہے سنگین وہی پرانی طرز کا تلوار کی شکل کا ہے جسکا طول ۱۸½ انچ ہے اور جس
سے ۱۸۷۷ء کی جنگ مین ترکون نے ہزارون روسیون کو ڈھیر کیا تھا - ترکی افسرون کو اعلیٰ تعلیم ملتی ہے جو لڑکے سپاہی پیشہ بننا چاہتے ہین انکی
ابتدائی تعلیم کیلیئے سلطنت کے مختلف حصون مین ۸۰ پریپیریٹری سکول داخلی تعلیم کیلیئے تیار کرنیوالے مدارس موجود ہین جنمین لڑکون کو ۱۴ برس کی
عمر تک مفت تعلیم دیجاتی ہے اور بعد ازان وہ جنگی کالجون مین جنکی تعداد ۹ ہے داخل ہوتے ہین - اور سترہ برس کی عمر تک وہان تعلیم پاکر
فوج پیدل یا فوج سواران کے مدارس مین یا اوس مدرسہ مین جو سائینٹفک کور (عالمانہ فوجی جماعت) کے لیئے مخصوص ہے داخل ہوجاتے ہین ان
سکولون مین ۴ سو اور ۵ سو کے درمیان سب الٹرن (لفٹنٹ سے چھوٹا عہدہ دار) سالانہ افواج پیدل و سواران مین بھرتی کیئے جاتے ہین - اور
ایک سو فوج توپ خانہ مین - ان مدارس مین جرمنی یا روسی زبان لازمی ہے اور کئی سب الٹرن آخری امتحان پاس کرنے پر جنگی تعلیم کی
تکمیل کیلیئے جرمنی فوج مین بھیجدیئے جاتے ہین -

ترکی فوج سواران یورپ کی تمام دوسری سلطنتونکی افواج سواران پر سپاہیون اور گھوڑون دونون کے لحاظ سے بہت بڑی فوقیت رکھتی
ہے - اور اگرچہ فوج نظام مین کیولری کی تعداد چندان زیادہ نہین مگر سلطان روم نے کردون اور عربون کو عساکر حمیدیہ نام ملیشیا فوج سواران
مین بھرتی کر لینے سے اسکی تعداد کو تگنا چوگنا کر دیا ہے ٭

باعث واقعی خاص تذکرہ کے مستحق ہین۔ توپ۔ گاڑی اور پہیون وغیرہ کا ڈھانچ اور گولہ بارود چارخچر اوٹھاتی ہین اور ان پر سے آتار لے اور توپ کو پہر درست کرنے مین دو منٹ بہی نہین صرف ہوتے ہین۔ توپ خانہ کی وردی یہ ہے۔ سیاہی مایل نیلے رنگ کا چغہ جس مین سیاہ بٹن لگے ہوئے ہین خاکی رنگ کی پتلون اور بوٹ۔

کیولری (فوج سواران) اور آرٹیلری (فوج توپ خانہ) انفنٹری (فوج پیدل) کیطرح فیض نہین پہنتین۔ بلکہ سیاہ بالون کی قلپاق پہنتی ہین جو اس ٹوپی کی مانند ہے جو سنہ ۱۸۷۰ء سے پہلے فرانس شاسیر (سواران) سبک سیر اور ہزار (سوار) پہنتے تہے۔ باعث افسران ماتحت افسرون اور قمبرخانہ اور پنکالڈی کے مدارس حربیہ کے طالب علمون سے بہرتی کیجاتی ہے۔ قمبرخانہ کا مدرسہ توپ خانہ کے لیئے ہے اور دوسرے مقام کا انفنٹری۔ کیولری اور سٹاف کیلیئے۔

پچہلی جنگ تک ٹرکی مین کوئی جنرل سٹاف (زمرہ عہدہ داران جنگی) موجود نہین تہا اور واقعی اوسکی عدم موجودگی کو بہی جنگ مذکور کے افسوسناک نتیجہ کی ایک حد تک وجہ قرار دے سکتے ہین۔ مگر خداوند کریم سلطان عبد الحمید کا بہلا کرے اونکی توجہ سے یہ کمی پوری ہوگئی ہے۔ سنہ ۱۸۹۲ء سے مدرسہ پنکالڈی مین افسران سٹاف تیار کرنے کیلیئے ایک جماعت کہولدیگئی ہے جو جرمن وار اکیڈیمی (جرمن کا مدرسہ حربیہ) اور فرانس سوپیریئر وار کالج (اعلے جنگی کالج) کے ہم پلہ ہے۔

آرٹیلری اور انجینرنگ سکول مین طالب علم پندرہ برس کی عمر مین داخل ہوکر چار برس ابتدائی درجہ مین۔ اور دو برس اعلے درجہ مین تعلیم پاتے ہین جس کے بعد ان کو سب آلٹرن کا رتبہ ملجاتا ہے۔ اور انتہائی تعلیم پر ایک برس اور خرچ کرنے سے وہ لفٹنٹ ہوکر کالج سے باہر نکلتے ہین۔

مدرسہ پنکالڈی مین طلبا تین برس پڑہنے کے بعد انڈر لفٹنٹ (نایب لفٹنٹ) کا عہدہ پاکر باہر نکلتے ہین لیکن سب سے اچہے اور لایق طالب علم جو زمرہ افسران سٹاف کیلیئے موزون ہوتے ہین کالج مین اور تین برس ٹہرتے ہین جنکے بعد وہ کپتان ہوکر تعلیم سے فارغ ہوجاتے ہین۔

ان دونون عظیم الشان کالجون کی ترکیب و ترتیب ایسی کامل ہے کہ کتابی اور عملی تعلیم اور مشق و قواعد کے متعلق کسی بات کی کسر باقی نہین رہ جاتی۔ اور مزید برآن غیر زبانون کے سکہانے مین ان کالجون مین اسقدر کوشش کیجاتی ہے کہ دوسرے ملکون کے کالج اِس بارہ مین ان کا بالکل مقابلہ نہین کرسکتے۔

قمبرخانہ اور نیکالڈی کے مدارس کے ماتحت ایڈریانوپل۔ مناسطر۔ بروصہ۔ ارض روم۔ دمشق۔ بغداد اور باسفرس کے ایشیائی ساحل پر مضافات قسطنطنیہ میں ابتدائی مکاتب حربیہ موجود ہین جن مین سے موخر الذکر ایک برایگیڈئر جنرل کے اور باقی لفٹننٹ کرنیلون یا صدر افسران پلاٹن کے زیر نگرانی ہین انمین طلبا بارہ برس کی عمر مین داخل ہوتے اور تین برس وہان تعلیم پاتے ہین ؛

بحری فوج

اگرچہ عثمانیہ بحری طاقت نے ؁۱۸۹۷ء کی جنگ مین نہایت ہی قابل داد و تحسین کارروائی کی تھی لیکن پھر بھی جنگ مذکور کے پردہ نے اوس مین کسقدر ابتری ڈالدی تھی اور جیسی کہ بری فوج از سرنو درستی کی محتاج ہوگئی تھی ویسے ہی اوس کی درستی بھی ضروری ہوگئی تھی۔ یہ درستی سلطان المعظم کی اوس دور اندیشی اور استقلال سے جنکو وہ اپنی تمام اصلاحی تجاویز کو تکمیل تک پہونچانے کیلیے کام مین لاتے ہین اب مکمل ہوگئی ہے اور اوس کو زیر عمل لانے کی تفصیلی سکیم مین صرف آخری کیل کانٹے جڑنے باقی رہ گئے ہین جو اصلی تجاویز کے صرف معمولی امدادی مدارج ہین ؁۱۸۹۷ء کی پچھلی سرکاری نقشہ کے مطابق عثمانیہ بحری طاقت مین آج مندرجہ ذیل جہازات ہین :۔

آہن پوش ؂ سات فرائیگیٹ جہاز تین شاہنشاہی یاٹ (تفریحی جہاز) تین پان ٹون جہاز اور

؂ سلطان المعظم کی بحری فوج کا کچھ بیان ضمناً صفحہ ۹ کے نوٹ مین ہو چکا ہے جس مین ان جہازات کے نام بھی بتا دیے گئے ہین۔ جو ؁۱۸۹۳ء مین ترکی کے کارخانون مین تیار ہوئے تھے ؁۱۸۹۴ء مین ترکی کارخانہ میر بحری نے علاوہ اون چند کشتیون کے جو وزن مین ایک ایک سو ٹن سے کم تہین۔ چار تجارتی چھوٹے چھوٹے جہاز تیار کیے جن سب کا ۱۵۰ ٹن وزن تھا۔ اور چھ جنگی جہاز تیار کیے جن کا مجموعی وزن ۳۰۰۰ ٹن ہے۔ خلیفۃ المومنین پر مخالفین اکثر یہ اعتراض ... کرتے ہین (ایک سب سے بڑے معترض مسٹر سٹیڈ اڈیٹر ریویو آف ریویوز کے مضمون کا ترجمہ بجنسہ اخیر پر بطور ضمیمہ بڑھا دیا گیا ہے) کہ اونہون نے عثمانیہ بحری طاقت کو بڑھانے کیطرف کوئی توجہ نہین کی بلکہ جو آہن پوش جہاز پہلے ہی سے موجود ہین اون کو بھی عدم استعمال اور بے توجہی سے بیکار یا قریباً بیکار کر دیا ہے اور اسکی وجہ وہ یہ بتاتے ہین کہ جب سے سلطان عبد العزیز مرحوم اور سلطان مراد کے معزول کرنے مین بیڑہ جہازات سے شاہان مذکور کو ڈرانے کا کام لیا گیا تھا تب ہی سے وہ اوسکی طرف سے بدگمان ہوگئے ہین اور نہین چاہتے کہ اس آتشکش بیڑے کو جو سلطان مرحوم کے ہمسایہ ہے کریئے اون کے محل پر گولہ باری کرنے کو باسفرس مین اکٹھا ہوا تھا کوئی رونق یا تقویت دین۔ مگر یہ سب ناقص دلیلین محض اون کے اپنے دماغون کا اختراع ہین ؛

اکیس تارپیڈو کی کشتیان (یہ تعداد واقعی دگنی ہوگئی ہے) اور نارڈن فلٹ طرز کی دو سطح آب کے نیچے چلنی والی کشتیان۔ ان سب کا مجموعی وزن = ۶۹۹۰۹ ٹن اور مجموعی اسپی طاقت ۳۹۹۴۴۶ ہے اور ان پر ۴۰۳ کرپ۔ آرمسٹرانگ اور نارڈن فلٹ قسم کی توپین چڑہی ہوئی ہین۔ اور ۵۴۴۰ آدمی اور ۵۰۵ افسران پر مامور ہین چہوٹی جہاز اور شمشیر تین فراشگیٹ جہاز۔ سات کاروٹ قسم کے جہاز۔ بارہ مسلح

بقیہ حاشیہ متعلق صفحہ ۵۰ - برخلاف اس کے نہ صرف پرانے جہاز ہی عمدہ حالت مین رکہے ہوئے ہین۔ بلکہ وہ اپنے دوران حکومت مین حمیدیہ اور عبدالقادر نام دو کلان آہن پوش جہازات جنگی بیڑے مین شامل کرچکے ہین۔

اصل بات یہ ہے کہ بحری طاقت کو آہن پوشون سے بڑہانا زرخطیر کا صرف چاہتا ہے۔ ایک ایک آئرن کلیڈ پر دو ڈہائی کروڑ روپیہ صرف پڑتا ہے اور ٹرکی کی مالی حالت ایسے خرچون کو ابہی برداشت نہین کرسکتی۔ علاوہ برین بڑے بڑے آہن پوشون کی صرف اوسی سلطنت کو ضرورت ہوتی ہے جو کالونیل (ایسے دور دراز مقبوضات رکہنے والی جہان براہ سمندر جانا پڑے) کالونائیزنگ (موصوف بصفت بالا مقبوضات اور نوآبادیان حاصل کرنے والی) یا تجارتی سلطنت ہو۔ تاکہ وہ ان مقبوضات یا اپنے تجارتی جہازات کو دشمنون کی دستبرد سے بچاسکے برعکس اس کے ایسی سلطنت کو جس کے نہ ایسے مقبوضات ہون اور جو نہ خود ہی ایسے موقع پر واقع ہو کہ اوسے دشمنون کے بحری حملے کا اندیشہ ہو۔ بحری طاقت رکہنے کی ضرورت ہے اور نہ وہ عملداری ساحل کی عدم موجودگی کے باعث اوسے قایم کرسکتی ہے۔ اس قسم کی سلطنتین بہت ہی کم ہین۔ مگر ہین ضرور۔ جیسے افغانستان۔ سوئٹزرلینڈ حبش۔ ٹرنسوال وغیرہ۔ لیکن ان دونون قسمون کے ماسوا چند ایسی سلطنتین بہی ہین جن کے ماتحت مقبوضات بعیدہ تو نہین۔ مگر اون کے کسی نہ کسی جانب سمندر موجود ہے اور اس کے رستہ اون کے سواحل پر دشمن حملہ کرسکتا ہے۔ اس لیے ان کو اپنی سواحل کی حفاظت لازمی ہے اس غرض کے لیئے بڑے بڑے آہن پوشون کی احتیاج نہین ہے۔

سب سے بڑہ کر خشکی پر اون وسایل کی موجودگی کی ضرورت ہے۔ مثلاً ریلوے اور عمدہ سڑکین جو فوج کو اندرون ملک فوراً دشمن کے ساحل پر اپنی فوج کے اتارنے کو روکنے کے لیئے مقام مطلوبہ تک پہونچا سکین۔ اور ثانیاً بنادر کی مورچہ بندی اور قلعہ بندی کی ضرورت ہے۔ ثالثاً تارپیڈون سے کنارہ ساحل اور بندرگاہون کے دہانون کو محفوظ کردینا۔ اور رابعاً حفظ ماتقدم اور دشمن کی حرکات وسکنات کو دیکہنے بہالنے یا اپنی ساحلی تجارت کو بحری قزاقون سے بچانے کے لیئے چہوٹے چہوٹے مگر تیزرو جہازون کا ہونا لازمی ہے۔ یہ چیزین تو ایسی ہین کہ ان کے بغیر کوئی سلطنت اس قسم کی اپنے تئین محفوظ نہین سمجہہ سکتی۔ رہی یہ بات کہ وہ صرف بچاؤ کے پہلو پر رہنے کو اپنی ہتک سمجہتی ہو اور اس مین اپنا فخر جانتی ہو کہ دشمن کا کہلے سمندر مین رودررو مقابلہ کرے تو اگر اوسکی مالی حالت اوسے اجازت دیتی

حفاظت سواحل کے جہاز۔ اٹھارہ شونر قسم کے جہاز۔ جملہ چالیس جہازات جنکا مجموعی وزن ۴۰۹۱۲
ٹن او مجموعی طاقت ایپی ۳۱۹۱۲ گھوڑونکی ہے۔ اورانپر ۱۳۱۸ توپین مختلف جسامت کی چڑہی ہوئی
ہین اور ۴۵۰۰ آدمی اور ۱۹۵ افسر مامور ہین۔

بقیہ حاشیہ متعلق صفحہ ۵۱ - اور دیگر ضروریات کو پورا کرنے کے بعد اس مطلب کے لیئے اوس کے پاس روپیہ بچ رہتا
ہو تو وہ اپنی بحری طاقت مین بقلت کلان حجم کے آیرن کلیڈ چاہے بڑھالے اوس کو کوئی برا نہین کہتا۔ مگر اسراف
ضرورت ہے۔ اس تیسرے قسم کی بڑی بڑی سلطنتین جاپان۔ ایران۔ روم۔ مصر۔ مراکو۔ آسٹریا صوبجات متحدہ امریکہ
کی چند اور بڑی بڑی ریاستین ہین۔ ان مین سے روس و صوبجات متحدہ اور کسی قدر آسٹریا فی زماننا اس قسم کی
دوسری شق مین داخل ہین اور سلطان عبد العزیز مرحوم کے وقت ٹرکی بھی داخل رہ چکی ہے۔ لیکن واقعات
گزشتہ و حال پر اگر غور کیا جائے تو سلطان مرحوم کو اس مشیخت جتانے سے ٹرکی کو سخت نقصان پہونچا ہے اور
فائدہ خاک بھی نہین ہوا۔ ان بڑے بڑے آہن پوشون کیخاطر انہون نے ٹرکی کے خزانہ کو کروڑون روپیہ کا زیربار
بنادیا۔ مگر اونکی ضرورت کوئی نہین تھی۔ سلطنت عثمانیہ کی تجارت یا مقبوضات دور دراز سمندرون مین موجود تھی ہی
نہین کہ وہ اونکی حفاظت مین کہین باہر سمندر مین نکلتے۔ پس قدرتی طور پر وہ باسفرس کے ادہر یا ادہر بحیرہ مارمورا
یا بحیرہ اسود مین ڈیرہ ڈالے پڑے رہتے تھے ان کے لیئے نہ کوئی کام تھا اور نہ وہ کرتے تھے۔ اور آخرکار جب جنگ
روم و روس چھڑی تو انہین کچھ جنبش کرنے کا موقع ملا۔ مگر نہ ملنے کے برابر۔ روس کے بحیرہ اسود مین کوئی آیرن
کلیڈ ایسی موجود ہی نہ تھی کہ وہ اس عظیم الشان بیڑہ کا مقابلہ سمندر مین نکلکر کرتی اور روسی ساحل تارپیڈو ون سے
ایسے محفوظ تھے کہ وہ اون کے نزدیک نہین پھٹک سکتا تھا۔ جارحانہ کارروائی مین تو وہ اس طرح سے ناکارہ ثابت
ہوا۔ اور مدافعانہ فعل مین وہ اس سے بڑہ کر نکما پایا گیا۔ اس کے گھمنڈ پر ادھر تو سلطنت عثمانیہ نے تارپیڈو ون یا
دہس بندی وغیرہ سے اپنے ساحلون کو مضبوط نہ کیا۔ اور ادہر دشمن کو جب موقع ملتا۔ ترکی آہن پوشون سے
نظر بچا کر ترکی بندرون اور تجارتی جہازون کو برباد کر جاتا۔ اور جب ان آہنی قلعون کو اطلاع ملتی تو ان کے منک
منک کر موقع واردات تک پہونچنے سے پہلے ہی چالاک دشمن اپنا کام کرکے اپنے محفوظ بندرگاہون مین جا چھپتے
قصہ مختصر خرچ تو ان پہ اسقدر ہوا کہ اس روپیہ کو دوسری طرح پر کام مین لانے سے تمام سواحل کے تارپیڈو ون
اور مورچہ بندیون سے حفاظت بھی بخوبی کر لیجاتی۔ اور مزید برآن ممالک عثمانیہ کے چپہ چپہ پر ریلوے بھی جاری
ہوجاتی جس کے بالواسطہ اور بلاواسطہ منفعتون سے ٹرکی آج کروڑون روپیہ مین کھیلتی نظر آتی۔ اور کام اوس نے
یہ کیا کہ روسیون کے ایک آدہ بندرگاہ پوٹی وغیرہ کو گولہ باری سے کچھ نقصان پہونچانے کے بعد روسیون کی تارپیڈو
کشتیون سے ٹھوکر کر آخرکار بحیرہ مارمورا مین آچھپا۔ اور آج تک وہین پڑا ہوا ہے۔ نہ اوس کے لیئے کوئی کام نکلا

بادبانی جہازات۔ ایک تعلیمی جہاز۔ ایک شونر۔ ایک ایوپرو ڈاک یا خبر پہونچانے کا جہاز اور تیس بار برداریکے جہازات ہین جنکا مجموعی وزن ۸۲۷۵ ٹن ہے۔

آہن پوش **فراشگیٹ** جہازات مین جمیدیہ جہاز خاص ذکر کے قابل ہے وہ بڑا عالیشان جہاز ہی اور قسطنطنیہ کے بحری کارخانہ سے تیار ہوکر ۱۸۸۵ء مین سمندر مین اتارا گیا تھا۔ اس جہاز نے ثابت کردیا ہی کہ جہازون کے بنانے مین بھی ترک دوسری بحری طاقتون سے پیچھے رہے ہوئے نہین ہین۔

اس وقت قسطنطنیہ اور اسمارس کے بحری کارخانون مین متعدد فراشگیٹون اور کاروٹ جہازونکی سرسے لیکر پاؤن تک پوری پوری مرمت ہورہی ہے جسکے بعد وہ آجکل کی بحری لڑائی کے بخوبی قابل ہوجائینگے۔

بقیہ حاشیہ متعلق صفحہ ۵۲ — اور نہ اوس نے کیا۔ پس سلطنت عثمانیہ کو اندرونی یا بیرونی انتظامات و معاملات کی جس پہلو پر نظر کرو سلطان المعظم عبدالحمید خان ثانی الغازی ایدہ اللہ بہ الدین ایسے نیاض اجل اور حکیم اکمل کا اونپر متصرف ہونا خداوند کریم کی خاص رحمت اور عنایت کا ثبوت دے رہا ہے۔ اس مرد بیدار کے اسباب مرض کو جیسا کچھ اونہون نے سمجھا ہے وہ صاف صاف بتا رہے ہین کہ ذوالجلال نے حسب اقتضائے وقت اوس کے ازالہ امراض کیلئے اس بے نظیر و بے عدیل شخص کو عنان حکومت عطا فرماکر خاص الہام سے سب نشیب و فراز سے آگاہ کردیا ہے اور اس مرد باکمال نے اس ودیعت قومی کو ہاتھ مین لیتے ہی اوسکی مرض مزمنہ کی کامل تشخیص کرکے ہر ایک سبب کے دفعیہ کا خطا نہ کرنے والا حکمی علاج کرنا شروع کردیا۔ نادان دوست نادان طبیبون کیطرح سے اونکی بعض تدابیر پر نکتہ چینی تو کربیٹھتے ہین۔ مگر در اصل اونکی علت غائی سمجھنے کا اون مین مادہ ہی نہین ہے۔ وہ یہ نہین سوچتے کہ جس شخص کے دماغ اور ہاتھ سے یہ تدابیر اور افعال ظہور پذیر ہورہے ہین وہ نہ صرف اس بیماری کی کلی و جزوی اور کامل حالات سے واقف و ماہر اور بذات خاص ایک پورا پورا نبض شناس اور مسیحا اثر طبیب کامل ہے بلکہ خاص رب العالمین کیطرف سے اس ڈوبتی ناؤ کو کنارۂ عافیت پر پہونچانے کیلئے مامور ہوچکا ہے اور جس کو اسی کی تائید ایزدی نے ان تمام حوادث سے بچاکر بعافیت و خوبی منزل مقصود پر پہونچا بھی دیا ہے۔ پس وہ لوگ جو یہ اعتراض کرتے ہین کہ خلیفۃ المومنین نے عثمانیہ بحری طاقت کیطرف مطلقًا کوئی توجہ نہین کی بلکہ اون آہن پوش جہازات کو بھی جو پہلے ہی سے موجود تھے بیکار کردیا ہے وہ اپنی نافہمی اور عدم تدبری کا اظہار کررہے ہین۔ بحری طاقت کے متعلق جس چیز کی سلطنت عظمیٰ کو اس نازک وقت مین اشد ضرورت تھی اوس کو امیرالمومنین نے تخت خلافت پر قدم رکھتے ہی اچھی طرح سے سمجھہ لیا تھا اور اس ضرورت کو سب سے پہلے پورا کرنے کیطرف اونہون نے توجہ مبارک کو مبذول فرمایا۔ انہون نے اپنی ساحلی حفاظت کے لیئے تارپیڈو وون اور چھوٹے چھوٹے آہن پوشون اور گنبوٹون کو ضروری سمجھا۔ اور آج اونکی عثمانیہ بحری طاقت مین اسقدر افراط ہے کہ تارپیڈو وون کی وجہ سے کل دنیا کے متفقہ بیڑہ

گورنمنٹ عثمانیہ نے اپنی آہن پوش جہازات اور سلطنت کے سواحل کیحفاظت کیلیئے اونلی سیدا فی ساحت اور زیر بڑا زبردست اثر رکھنے والی طاقت کے باعث تارپیڈوون کو خاصکر پسند کیا ہے تاکہ کوئی اجنبی بیڑہ جہازات اگر جبراً دارڈنیلز مین داخل ہونے کی کوشش کرے تو اسے بالضرور نہایت ہی تباہی بخش نقصانات برداشت کرنے پڑین۔

بقیہ حاشیہ متعلق صفحہ ۵۳۔ جہازات بھی درہ ڈینال یا باسفرس مین داخل نہین ہو سکتے ۔ اور نہ سلطنت عثمانیہ کی کسی اور بندرگاہ مین ہی قدم رکھنے کی جرات کر سکتے ہین۔ جسکا ثبوت اب حال کی شورش آرمینیا اور اوس کے ضمن مین دول یوروپ اور خاصکر انگلستان کی بحری طاقت کی نمائش اور فون فان کے بے اثر رہنے سے کما حقہ ملگیا ہو مگر اوس کے ساتھ ہی جیسا کہ مین اوپر عرض کر آیا ہون یہ خیال نہ کر لینا چاہیئے کہ ایرن کلیڈون کیطرف سے سلطان المعظم غافل ہین۔ نہین۔ برخلاف اس کے سابقہ آئرن کلیڈ اس وقت جنگ کے لیئے ایسے تیار ہین کہ حضور ممدوح کے وقت سے پہلے کبھی نہ تھے۔

اور اس کے علاوہ حضور ممدوح وقتاً فوقتاً دوسری ضروریات پورا کرنے کے بعد جسقدر روپیہ کی بہ آسانی بچت نکل سکتی ہے اون سے نئے آہن پوش بنواتے یا خریدتے بھی جاتے ہین۔ جن مین سے چند ایک کے نام مین اوپر لکھہ آیا ہون۔ لیکن اس مین کوئی شک نہین کہ اون کے وجود کو اعلیحضرت سر دست چندان ضروری نہین سمجھتے مگر انشاء اللہ العزیز یقین واثق ہے کہ اپنی وزرا کی مسلسل اور ان تھک کوششون اور تائید ربانی سے چند برسون مین وہ اپنی سلطنت کیحالت ایسی مضبوط کر لیں گے کہ اوس کو بیرونی حملون کا خوف کوئی نہین رہ جائے گا یعنی اسکی طاقت اتنی زبردست ہو جائے گی کہ کسی طاقت کو اوسپر چڑھائی کرنے کی جرأت باقی نہ رہ جاوے گی۔ اس وقت اپنی سلطنت کی حفاظت سے فارغ ہونے پر وہ ان وسائل کیطرف بھی ضرور متوجہ ہو جائینگے جن سے وہ اپنے دشمنون کو خود اون کے گہر مین پہونچکر راہ راست پر لا سکین۔ اور اسی وقت وہ ترکی بیڑہ جہازات کو اس امر کا اہل ہونے کے قابل بنانے کی کوشش فرماوین گے۔ لیکن جیسا کہ فہرست مندرجہ ذیل سے معلوم ہو جاوے گا اس وقت بھی ٹرکی بیڑہ جہازات کچھہ ایسا کم طاقت نہین ہے کہ اوسے بنظر حقارت دیکھا جاوے۔ یا وہ کھلے سمندر مین باستثنا انگلستان اور فرانس کے کسی اور طاقت کے بیڑہ جہازات کا یا متفقہ طاقتون کے بیڑہ جہازات کا بمتعینہ بحیرہ روم کا ترکی بہ ترکی مقابلہ نہ کر سکے۔ بلکہ یوروپ کے پولیٹیکل گرد آلود مطلع سے معلوم ہو رہا ہے کہ عنقریب دنیا کو اوس کی طاقت وجبروت کا عملی ثبوت ملجاوے گا۔

بیس بڑی آہنی جہازون کے نام

مخالف جہازات ایشیائی اور یوروپین دونون سواحل کے بالمقابل گولہ باری اور تار پیڈو ونکی قطار در قطار سے جو راستہ مین پھیلے ہوئے ہین اور جن سے ہر لحظہ اون کے اُڑ جانے کا خطرہ ہے بچکر ہر گز مقام [illegible]

درجہ	وزن ٹن مین	طاقت اسپی	القواپ: وزن	القواپ: تعداد	سطح آب پر آہنی چادرونکی وبازت	نام جہاز	نمبر
اول	۹۱۴۰	۵۵۰۰	۱۸ ٹن / ۶ ¼ ٹن	۱۲ / ۹	۱۲-انچہ	مسعودیہ	۱
اول	۶۷۰۰	۶۸۰۰	[illegible]	۱۰ / ۴	۹-انچہ	حمیدیہ (جدید زیر تعمیر)	۲
اول	۸۰۰۰	۱۱۵۰۰	[illegible]	۴ / ۶ / ۱۰	۱۴-انچہ	عبدالقادر (ر)	۳
دوم	۶۴۰۰	۴۸۰۰	۱۲ ٹن / ۶ ½	۱۵	۱۰-انچہ	عزیزیہ	۴
دوم	۶۴۰۰	۴۸۰۰	۱۲ ٹن / ۶ ½	۱۵	۱۰-انچہ	ارخانیہ	۵
دوم	۶۴۰۰	۴۸۰۰	۱۲ ٹن / ۶ ½	۱۵	۱۰-انچہ	محمودیہ	۶
دوم	۴۲۰۰	۳۰۰۰	۱۲ ٹن / ۶ ½	۱۵	۱۰-انچہ	عثمانیہ	۷
دوم	۴۲۰۰	۳۰۰۰	۱۲ ٹن	۸	۹-انچہ	آثار توفیق	۸
سوم	۲۲۷۰	۲۸۰۰	۱۲ ٹن	۴	۹-انچہ	فتح بلند	۹
سوم	۲۷۶۰	۱۸۰۰	۱۲ ٹن	۴	۹-انچہ	مقدم خیر	۱۰
سوم	۲۲۰۰	۱۶۵۰	۱۲ ٹن	۴	۷-انچہ	اجلالیہ	۱۱
سوم	۲۲۰۰	۱۶۵۰	۱۲ ٹن / ۶ ½	۱ / ۵	۷-انچہ	آثار شوکت	۱۲
سوم	۲۲۴۸	۱۵۰۰	۱۲ ٹن / ۶ ½	۱ / ۵	۵ ½-انچہ	نجم شوکت	۱۳
سوم	۱۴۰۰	۱۲۰۰	۱۲ ٹن	۴	۵ ½-انچہ	عون اللہ	۱۴
سوم	۱۴۰۰	۱۲۰۰	۱۲ ٹن	۴	۵ ½-انچہ	معین ظفر	۱۵
	۱۹۹۸	۲۴۰۰	[illegible]	۵	۵ ½ انچہ	ہیبت نما	۱۶
چہارم	۳۳۰	۲۹۰	[illegible]	۲	۳-انچہ	فتح الاسلام [illegible]	۱۷
ر	ر	ر	ر	۴	ر ر	محمودیہ (ر)	۱۸
ر	۴۰۰	۴۰۰	۳ ½-۵ انچ گردت	ر	ر ر	شہر بند (ر)	۱۹
سوم	۲۵۰۰	۲۴۰۰	[illegible]	۲ / ۲	۵ ½ ر	حفظ رحمان	۲۰

جنگی بیڑہ کے علاوہ ترکی تجارتی بیڑہ مین بھی دن دونی رات چوگنی ترقی ہو رہی ہے اور بحری تجارت کیطرف رعایائے سلطانی کو خاص خیال ہوگیا ہے حضور ظل سبحانی کے عہد سعادت سے پہلے دور دراز تجارت کیلئے کوئی کمپنی موجود نہ تھی صرف ساحلی تجارت کیلئے سوداگرون نے کچھہ جہاز یا ملاحون نے کچھہ کشتیان بنائی ہوئی تہین جون ۱۸۹۱ء

بکار آمد نہیں پہونچ سکتے۔ بفرض محال اگر اون مین سے کچھہ دریا کے بہاؤ کی امداد سے اس ہفت منزل
کی پہلی منزل حفاظت سے گزرجانے مین کامیاب بھی ہوجائین تو چار و لاچار لازمی طور پر اون کو عثمانیہ جنگی
جہازون کے مقابل آنا پڑے گا جو ان قلعونکی امداد سے جو ساحل پر سلسلہ وار بنے ہوئے ہین ان پہلے ہی سے
نقصان رسیدہ جہازون کا تھوڑی دیر مین خاتمہ کردین گے۔ علاوہ ازین دردانیال کا وہی مالک ہوسکتا ہے

بقیہ حاشیہ متعلق صفحہ ۵۵۔ مین کل تجارتی بیڑہ جہازات کا مجموعی وزن ۱۸۵۰۰ ٹن تھا جن مین سے دور دراز سفر
کرنے والے ۲۴ بادبانی وزنی ۴۵۰۰ ٹن۔ اور صرف ۸ اسٹیمر (دخانی جہاز) وزنی ۳۰۵۰ ٹن تھے۔ آج ساحلی تجارت
کے لیئے بہت سی اور دور دراز بحری تجارت کے لیئے تین کمپنیان شرکت مخصوصیہ۔ شرکت قوریتی و شرکت علیسا یان قائم
ہین۔ سنہ ۹۵-۱۸۹۴ء مین ترکی تجارتی بیڑہ مین ان دخانی اور بادبانی جہازون کی تعداد جو وزن مین ایک سو ٹن سے
زیادہ تھے ۱۰۶۹۔ اور انکا مجموعی وزن ۲۵۳۶۶ ٹن تھا۔ اور سنہ ۹۶-۱۸۹۵ء مین تعداد سو ٹن سے زاید وزن کے دخانی
و بادبانی جہازات کی ۱۱۰۸۔ اور انکا وزن ۲۸۶۱۰ ٹن حسب تفصیل مندرجہ ذیل ہوگیا۔ یعنے ایک برس مین بجائے
۹۸ دخانی جہازات کے ۱۰۰ ہوئے اور بجائے ۹۸۰ بادبانی جہازات کے ۱۰۰۸ ہوئے اور ان سب کے وزن مین
۱۱۰۸۵ ٹن کی بیشی ہوئی۔ اور اگر انکا سنہ ۱۸۷۹ء کی تعداد و وزن سے مقابلہ کیا جاوے تو سترہ برس مین اسٹیمر کی جگہہ
۱۰۰ اسٹیمر ہوئے جن کا وزن بالترتیب ۳۰۵۰ ٹن اور ۶۹۷۶ ٹن ہے۔ اور ۲۴ بادبانی جہازونکی جگہہ ۱۰۰۸ بادبانی
جہاز ہوئے جن کا وزن بالترتیب ۴۵۰۰ ٹن اور ۲۱۶۳۴ ٹن ہے یعنی سٹیمر تعداد مین لوگنے سے زیادہ اور وزن مین
۳۴ گنا زیادہ ہوگئے اور بادبانی جہاز تعداد مین ۴۲ گنے سے زیادہ اور وزن مین چھہ گنے سے کچھہ کم ہوئے۔ ان
اعداد سے ناظرین کو بہ آسانی معلوم ہوسکتا ہے کہ سلطنت عثمانیہ کا کوئی صیغہ ایسا نہین ہے جس مین اعلیحضرت
کی ظل عاطفت مین لمبے لمبے ڈگون سے ترقی نہ ہو رہی ہو اور ابھی مصری تجارتی بیڑہ ان سے الگ ہے جو سلطنت
عثمانیہ کا ایک جزو ہونے کی وجہ سے اوسکے ساتھہ شمار کرنا چاہیئے۔ اوس مین سنہ ۹۶-۱۸۹۵ء مین ۱۴ اسٹیمر وزنی ۱۴۹۹ ٹن
اور ۱۵ بادبانی جہاز وزنی ۳۳۴۴ ٹن یعنے جملہ جہاز ہر دو قسم کے جن کا وزن ایک سو ٹن سے متجاوز ہے ۲۹ عدد
وزنی ۴۸۴۳ ٹن ہین جنکو ترکی بیڑہ کے ساتھہ شامل کرنے سے ایک سو ٹن سے متجاوز وزن رکھنے والے جملہ جہازات کی
تعداد ۱۱۳۷۔ اور ان کا وزن ۳۳۴۸۴ ٹن ہے۔ روس جو نسبتاً بہت بڑی سلطنت ہے سنہ ۹۶-۱۸۹۵ء مین اوس کی
تجارتی بیڑہ جہازات مین یہی صفت کہ صرف ۶۰۸ جہاز وزنی ۳۸۷۶۸۱ ٹن ہین اور باوجودیکہ سلطنت عثمانیہ
ایک تجارتی سلطنت نہین شمار ہوتی۔ اور ماسوا ازین اوسنے تجارت کو فروغ دینے کی طرف سلطان المعظم ہی کے وقت
سے توجہ کی ہے تو بھی بروئے تعداد دنیا کی کل سلطنتوں مین سلطنت عثمانیہ کے تجارتی بیڑہ کا ساتواں نمبر ہے اور بروئے
وزن پندرہواں نمبر ہے۔

جو یورپین ساحل کا مالک ہو کیونکہ ایشیائی ساحل کچھ ایسی بڑی زحمت نہین کہتا لیکن یورپین ساحل کے جزیرہ نما گیلی پولی پر یا اوس سے اور پرے مغرب کیطرف جسقدر کوششین فوج اتارنیکے لیئے کیجاوین اون مین سب حملہ آور کو فاش زک پہونچیگی۔ اوسکی فوجون کو نگہبان ترکی افواج اپنی کثیر التعداد کیوجہ سے ایسا دبا ڈالین گی کہ وہ اپنے جہازون مین پناہ بچانے تک کے قابل نہین رہ جاوین گی اور ان کو بالضرور ہتھیار رکھدینے کے سوا اور کوئی چارہ نہ رہ جاویگا۔

بقیہ حاشیہ متعلق صفحہ ۵۶ —

تفصیل ترکی جہازات تجارتی متجاوز از یک صد ٹن سنہ ۱۸۹۵-۹۴ء مین } کل تعداد ۱۰۶۹ ، وزن ۳۶۹۳۵۲

" " " " " سنہ ۱۸۹۵-۹۶ء مین } کل تعداد ۱۱ ۸ ، وزن ۲۷۸۲۱۰

بادبانی — سٹیم

تعداد	چوب و آہن دونون سے بنے ہوئے: وزن	آہنی: تعداد	آہنی: وزن	فولادی: تعداد	فولادی: وزن	میزان: تعداد	میزان: وزن	چوب و آہن سے بنے ہوئے: تعداد	چوب و آہن سے بنے ہوئے: وزن	آہنی: تعداد	آہنی: وزن	فولادی: تعداد	فولادی: وزن	میزان: تعداد	میزان: وزن
۲۱ ترکی بیڑہ جہازات تجارتی سنہ ۱۸۹۵-۹۴ء مین	۳۰۲۲	۵۵	۶۲۲۹۰	۱۳	۵۰۹۳	۸۹	۷۱۳۵۸	۹۸۰	۱۹۳۹۹۴	۰	۰	۰	۰	۹۸۰	۱۹۳۹۹۴
۲۱ ترکی بیڑہ تجارتی جہازات سنہ ۱۸۹۶-۹۵ء	۳۰۲۳	۵۷	۶۳۶۷۱	۲۲	۹۰۱۳	۱۰۰	۷۶۷۹۶	۱۰۰۸	۲۰۱۳۱۴	۰	۰	۰	۰	۱۰۰۸	۲۰۱۳۱۴
۱ مصری تجارتی جہازات سنہ ۱۸۹۵-۹۶ء	۱۰۱۷	۹	۶۵۹۲	۳	۶۵۳۰	۱۲	۱۳۳۹۹	۱۵	۳۳۴۵	۰	۰	۰	۰	۱۵	۳۳۴۵

کل تعداد ۴۹ وزن ۱۷۸۴۴

بحری فوج کی ملازمت کی میعاد بارہ برس ہے۔ پانچ برس ایکٹو (نظام) سروس مین تین برس ایکٹو سروس کے ریزرو (یعنی احتیاط) مین۔ اور چار برس وقتی ریزرو ردیف مین۔

بحری فوج کیلئے ملکی کارخانے بحریہ افسر بہم پہونچاتا ہے اور وہ قابلیت و استعداد مین انگریزیا فرانسیسی بحری افسرون سے کسیطرح کم نہین ہین۔

سلطان المعظم نے تجارتی جہاز رانی کو بھی رونق اور ترقی دینے مین حتے الامکان بڑی کوشش کی ہے۔ انہی کی ذات بابرکات کی طفیل سے تقریباً چار سال ہوئے ہین ملکی مین تجارتی مدرسہ قایم ہوا ہے یہ مدرسہ ساحلی تجارت کرنے والے چھوٹے اور بڑے جہازات اور نیز اون جہازون کے کپتانون کو جو دوردراز سمندرون مین سفر کرتے ہین علمی اور کتابی تعلیم دیتا ہے جسکی وجہ سے بحری طاقت کی لڑائی کے وسطے نمایان ملازمت بجالاسکین گے۔

بحری طاقت کی ترکیب وترتیب کے لحاظ سے ٹرکی نو بحری سٹیشنون یعنی قسطنطنیہ ستقوطرا (جزیرہ) شایو (جزیرہ) پریونیزا۔ سالونیکا۔ کریٹ طرابلس (افریقیہ) بصرہ وخلیج فارس اور جدہ وبحیرۂ قلزم پر منقسم ہے۔ سنہ ۱۹۱۱ء کی شکستون کے بعد فرانس کو اپنی جنگی حالت کی پھر درست کرنے مین ۲۰ برس صرف کرنے پڑے۔ مگر ٹرکی نے یہی کام اوس سے نصف مدت مین سرانجام کرلیا ہے۔ پس یہی سب سے بڑی تعریف ہے جو ہم سلطنت عثمانیہ اور اوسکے لایق شہنشاہ (عمرش دراز باد و آقبالش زیاد) کی کرسکتے ہین*

تعلیم عامہ اور مدارس

سلطنت روم مین سابقاً مسلمانون کو تعلیم صرف مساجد مین ملا کرتی تھی۔ قسطنطنیہ کے مدارس کل آفاق مین مشہور تھے۔ کیونکہ مشہور ومعروف مقولہ کے مطابق "تحصیل علوم مسلمانون کے لیئے خدائی حکم تھا" اس وقت دو قسم کے مدارس موجود تھے۔ مکاتب یعنی ابتدائی سکول جنکا انتظام اماموں یعنی مختلف محلون کے مذہبی لوگون کے سپرد ہوتا تھا۔ اور مدرسے یعنے شرع۔ فقہ اور فلسفہ کے سکول جو بڑی بڑی مسجدون سے متعلق ہوتے تھے۔ ان سب کا خرچ مد اوقاف سے کیا جاتا تھا۔ مڈل (درمیانی) سکولون کا کوئی وجود نہین تھا۔ لڑکے جب ابتدائی سکولون سے فارغ التحصیل ہوتے تھے تو اونکی تیاری ایسی کافی نہین ہوتی تھی کہ وہ اعلیٰ علوم سے بخوبی مستفید ہونے کیلئے اونکی طرف مائل ہوسکین۔ تعلیم عامہ کی نیو کی تعلیم بنائے جانیکا یہ اثر ہوا کہ مسجدی تعلیم کیجگہہ سکولون مین سرکاری تعلیم جاری کیگئی۔ البتہ مدرسون مین کوئی دخل نہ دیا گیا۔ اور بطور سابق محکمہ شیخ الاسلامت کے ماتحت رہنے دیئے گئے۔ اس قسم کی تبدیلیان

یکبارگی ظہور مین نہین آسکتین۔ جو اصلاحین کاغذ پر لکہی جاوین اون کے زیر عمل لانے کے لیے ہمیشہ ایک زمانہ آزمائشون کا ضروری ہے۔ عملی اطلاق ونفاذ کے عمدہ طریقہ کے بغیر کاغذی تجویزین خواہ کیسی ہی اعلے ترین پایہ کی کیون نہون۔ بہرحال بے اثر رہتی ہین۔ مدتون تک ایسی طریقہ اطلاق عملی کی کمی رہی تھی۔ اور اسی واسطے عثمانیہ گورنمنٹ کو اپنے بیحد استقلال اور سرگرمی کے مقابلہ مین نسبتاً بہت کم کامیابی نصیب ہوتی تھی۔

۱۸۶۷ء سے پہلے چند اعلے تعلیم کے مدارس کے ماسوا جن کو گورنمنٹ نے قسطنطنیہ مین قائم کیا ہوا تھا۔ جہانتک کہ مسلمان آبادی کا تعلق تھا تعلیم عامہ بہت ہی بے حیثیت اور محض برائے نام تھی۔ ابتدائی سکولون کی ترکیب نہایت ہی قدیمی طریقہ کے مطابق ہونے کی وجہ سے وہ ان مسلمان بچون کو جو بغرض تعلیم ان مین داخل ہوتے صرف ایک نہایت ہی ابتدائی قسم کی تعلیم دے سکتے تھے اور انکی زیادہ سے زیادہ تعلیم بھی بالکل ادہوری اور بدرجہ غایت ناکمل ہوتی تھی۔ ان مدارس ورجاکر اون مدارس مین جو باہر صوبون مین تھے۔ طالب علم محض لکہنا اور پڑہنا سیکھ لیتا تھا۔ اور تاریخ جغرافیہ کا عموماً کوئی شوق نہین ہوتا تھا۔ درمیانی اور اعلے تعلیم کیحالت بھی چندان اچھی نہ تھی۔ بلکہ بالا روی اور ناقص تھی۔ اس مین کوئی شک نہین ہے کہ قسطنطنیہ مین ذی حیثیت اور صاحب مقدرت جماعتون کے نوجوان لڑکون کو سپشیل (خاص) گورنمنٹ سکولون یا اجنبی کالجون مین داخل ہونیکر موقعے ملجاتے تھے لیکن ابتدائی سکولون مین اس قسم کے وسایل موجود نہین تھے۔

آجکل کیفیت بالکل اس کے برعکس ہے۔ تعلیم عامہ ٹرکی مین آفتاب عالمتاب کیطرح چمک رہی ہے۔ اوسکی روشنی نے تاریکی کو دور کردیا ہے اور اوس کے کرنون نے سلطنت کے دور دراز اور بعید ترین مقامات تک کو منور کر رکہا ہے۔ خلیفۃ المسلمین اعلیحضرت سلطان عبدالحمید خان کو یہ امر بخوبی ذہن نشین ہوچکا ہوا ہے کہ علم پھیلانا اپنی طاقت کو بڑھانا ہے۔ اور اس لیے وہ حضرت سرور انام (صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم) کی حدیث مبارک: "اطلبوا العلم ولو کان بالصین" (طلب کرو علم کو خواہ وہ چین مین ہو) کو زیر عمل لا رہے ... اور سلطنت عثمانیہ کو ذہنی اور دماغی تعلیم مین سب سے اول بنانے کی کوشش کر رہے ہین۔ تعلیم عامہ کے متعلق قانون ترتیب دہندہ قیاسی طور پر سلطنت عظمے کے سکولون کو دو جماعتون مین تقسیم کرتا ہے۔ اول سرکاری مدارس جنکا انتظام تمام گورنمنٹ کے متعلق ہے اور دوم پرائیویٹ سکول جنکو واحد شخاص یا جماعتین قائم کرکے خود چلا رہی ہین۔ اور صرف اون کی نگرانی گورنمنٹ کرتی ہے۔ اس پہلے قسم مین دینی تعلیم کے مدرسے اور

غیر مسلم لوگون کے سکول شامل ہین۔ سرکاری مدارس کی تعلیم کے تین درجے ہین۔ ابتدائی۔ سکینڈری (دوسرے درجہ کے) اور اعلےٰ۔

ابتدائی تعلیم

اس مین تین طرح کے سکول شامل ہین۔ مکاتب صبیان جو وسط یوروپ کی مکاتب اطفال کی مشابہ ہین۔ امدادیہ یعنے ٹھیٹھ ابتدائی سکول ورشدیہ یعنے اعلےٰ پرائمری (ابتدائی) سکول۔ امدادیہ سکولون مین میعاد تعلیم چار برس ہے اور ابتدائی مضامین کی تعلیم ملتی ہے۔
ترکی زبان کی ہجے۔ قرآن کریم کی آیات اور رکوعات ترکی زبان مین پڑہنا۔ خوشخطی۔ ترکی قواعد حساب۔ جغرافیہ اور تاریخ۔ مسلمانون کیواسطے ابتدائی تعلیم لازمی ہے اور مفت دیجاتی ہے۔ بروئے قانون تمام صاحب اولادون پر فرض ہے کہ جس محلہ مین وہ رہتے ہون اوسکی میونسپلٹی کے افسر اعلےٰ کے پاس جسکو مختار کہا جاتا ہے۔ حاضر ہوکر مکاتب صبیان اور امدادیہ کے رجسٹرون مین اپنی اولاد ذکور و اناث کا جبکہ وہ چھ برس کے ہون نام درج کرائین۔ یا یہ ثابت کرین کہ وہ اپنے بچون کو گھر پر معقول ابتدائی تعلیم دلوانے کی مقدرت رکھتے ہین۔
رشدیہ سکولون مین لڑکے دس یا بارہ برس کی عمر مین داخل ہوتے ہین اور وہان چار برس تعلیم پاتے ہین۔ ان مدارس کا تعلیمی کورس حسب ذیل ہے۔ صرف و نحو۔ ترکی عربی اور فارسی۔ املا۔ انشا اور سہج طرز تحریر۔ تاریخ سلطنت عثمانیہ و تاریخ عالم۔ جغرافیہ۔ حساب۔ اصول اقلیدس۔ سادہ نقشہ کشی اور اس علاقہ کی جس مین مدرسہ واقع ہے غیر مسلم قومون مین سے ایک قوم کی زبان۔
لڑکیون کو مدارس مذکور مین حسب ذیل تعلیم ملتی ہے۔ دینیات۔ ترکی قواعد عربی فارسی قواعد کے اصول۔ علم ادب و تاریخ جغرافیہ کے متعلق چند اشارات۔ حساب۔ تدبیر خانہ داری۔ سینا پرونا۔ نقاشی اور موسیقی۔ آخر الذکر اختیاری ہے۔
پانچسو مسلمان گھرونکی ہر ایک جماعت کیلئے ایک رشدیہ مدرسہ ہونا لازمی ہے۔ اعلےٰ پرائمری تعلیم لازمی نہین مگر یہ بھی مفت دیجاتی ہے۔
مدارس کی تعمیر و درستی پروفیسرون اور استادون کی تنخواہین متعلمون کیلئے کتابین اور آلات کی خرید قصہ مختصر جملہ اخراجات سرکاری خزانہ سے ادا کئے جاتے ہین۔
سب سے پچھلی رپورٹ مین جو چند برس ہوئے شائع ہوئی تھی اوس مین دار الخلافہ کے ابتدائی

مدارس کی تعداد حسب ذیل مندرج تھی۔
مکاتب صبیان ۲۶۵ لڑکون کے لیئے ۱۴۲ - اور لڑکیون کے لیئے ۱۲۳ - لڑکونکی تعداد جو انمین داخل تھے ۶۹۰۹ - اور لڑکیونکی ۴۷۳۴ -
ابتدائیہ مدارس چالیس لڑکون کیلیئے ۳۲ - اور لڑکیون کیلیئے ۸ - زیر تعلیم لڑکے ۱۶۰۱ لڑکیان ۹۳
رشدیہ سکول ۲۹ - لڑکون کے لیئے ۱۹ - لڑکیون کے لیئے ۱۰ - زیر تعلیم لڑکے ۱۱۸۰ - لڑکیان ۳۵۳
صوبجات مین ہر ایک گاؤن مین خواہ وہ کیسا ہی چھوٹا ہو ایک مکتب صبیان موجود ہے اور جو دیہات کچھہ بھی بڑے ہین اون مین ایک ایک ابتدائیہ سکول ہے۔

ہر سال پرائمری سکولون مین طلباء کی تعداد بڑھتی جاتی ہے اور بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ موجودہ فرمان روا کے عہد حکومت مین ہر سو بچون مین سے کم از کم ۹۰ عمدہ پرائمری تعلیم پا رہے ہین۔

صوبجات مین رشدیہ سکولونکی تعداد ۱۰۳ ہے جس مین تین لڑکیون کیلیئے ہین دو بیروت مین اور ایک بروصہ مین۔ اور ان سب مین ۴۹۱۴ بچے زیر تعلیم ہین۔ آج ان مدارس کی تعداد مندرجہ بالا تعداد سے بہت زیادہ ہے۔

سکنڈری (دوسرے درجہ کی) تعلیم

یہ دو قسم کے سکولون پر مشتمل ہے۔ ابتدائیہ یا پریپریٹری سکول اور سلطانیہ یعنے کالج۔ ابتدائیہ مدارس سب کیلیئے عام ہین۔ اور وہ تمام لڑکے خواہ مسلم ہون یا غیر مسلم۔ جنہون نے رشدیہ سکولون کی تمام جماعتین طے کرکے آخری امتحان پاس کیا ہو ان مین داخل ہو سکتے ہین۔

ہر ایک شہر جس مین ہزار گھر ہون۔ ایک ابتدائیہ مدرسہ رکھتا ہے۔ تعلیم کی میعاد تین برس ہے اور کورس مین یہ چیزین داخل ہین۔ ترکی علم ادب۔ انشاء۔ فرانسیسی علم کلام۔ حساب۔ جبر مقابلہ۔ اقلیدس مساحت ارضی۔ علم طبعیات۔ کیمسٹری (کیمیا) نیچرل ہسٹری (علم خواص الاشیاء) اور نقشہ کشی۔ کالجون کی واسطے حکم ہے کہ ہر ولایت کے صدر مقام یا دار الریاست مین لازمی طور پر قایم کیئے جاوین۔ یہ کالج دو طرح کے ہین۔ ایک گریمر سکول جن مین وہی چیزین پڑھائی جاتی ہین۔ جو ابتدائیہ مدارس مین پڑھائی جاتی ہین اور دوسرے وہ جن مین اس سے اعلے تعلیم دیجاتی ہے۔ اور انکی پھر دو قسمین ہین (لیٹرز کے لیئے) ادبی (اور دوسری سائینٹیفک) علمی ان ہر دو شاخون مین تعلیم کی میعاد تین تین برس ہے۔

یہ کالج جون جون بجٹ مین انکے مناسب اور معقول قیام کے لیئے ضروری اخراجات کی گنجائش ہوتی گئی

نون تون یکے بعد دیگرے غلطہ سرائے کی امپیریل کالج (مکتب سلطانیہ) واقع محلہ پیرا کے نمونہ پر کھولے
جاتے ہین اور یہ موخر الذکر کالج ان بڑے بڑے مدارس کے نمونہ پر قایم کیا گیا ہوا ہے جو فرانس مین
سکینڈری تعلیم کے لئے موجود ہین۔ ان کالجون کے کچھ پروفیسر یورپین ہین اور تعلیم فرانسیسی زبان مین
دیجاتی ہے مگر اہتمام نگرانی عثمانی ہے میعاد تعلیم پانچ برس ہے مگر ان لڑکون کو جو کالج مین داخل
ہوتے وقت کافی ابتدائی تعلیم نہین رکھتے۔ اس میعاد کے علاوہ تین برس اور زائد صرف کرنے پڑتے
ہین جنمین انکو پریپیریٹری (ابتدائی یا تیار کنندہ) تعلیم حاصل کرنی پڑتی ہے۔

سب سے آخری قواعد کے مطابق جنکو اعلیحضرت کی گورنمنٹ نے منظور فرمایا ہے۔ ان کالجونکا
سکیم آف سٹڈی حسب ذیل ہے۔ ترکی زبان۔ عربی زبان۔ فرانسیسی زبان۔ ترکی اور فرانسیسی خوشخطی ترکی
اور فرانسیسی علم ادب۔ ترجمہ فرانسیسی سے ترکی مین۔ اور ترکی سے فرانسیسی مین۔ فلاسفی۔ عثمانیہ تاریخ اسلام
اسقدر لاطینی زبان جسقدر کہ علم الادویہ طب اور قانون کے مطالعہ کیلئے ضروری ہے۔ تمام بڑی بڑی سلطنتو
کا بالعموم اور سلطنت عثمانیہ کا بالخصوص پولیٹیکل (ملکی) ایڈمنسٹریٹو (انتظامی) کمرشل (تجارتی) اگریکلچرل
(زراعتی) اور انڈسٹریل (صنعت حرفتی) جغرافیہ۔ ریاضی۔ حساب۔ دوکانداری کہاتا اور خطی نقشہ کشی اور یونانی
ارمنی۔ جرمنی۔ انگریزی اور لاطینی زبانین جو اختیاری ہین غلطہ سرای کی یونیورسٹی (یا کالج) بیچلر (بی اے
وغیرہ کے ڈپلومے دیتا ہے جو درجہ مین ان ڈپلومون کے مساوی ہوتے ہین جو فرانس مین دیے جاتے ہین
مدارس برائے تعلیم سکینڈری کے زمرہ مین مندرجہ ذیل بھی شامل ہین:-

(۱)۔ امپیریل سول سکول "مکتب ملکیہ شاہانہ" واقع استنبول۔ اس کے مربی اور پیٹرن حضور قدر قدرت
فلک شوکت۔ امیر المومنین سلطان البر والبحرین عبد الحمید خان ثانی الغازی ہین جنھون نے ہی اسکو
قایم کیا۔ اور جو اپنے صرف خاص سے اسکے تمام اخراجات ادا فرماتے ہین اسمین کینن لا (فقہی شریف)
کمرشل لا (تجارتی قانون) سول لیجیسلیشن (ملکی قانون) عام تاریخ۔ سیاست مدن۔ اڈیٹری۔ حساب کتاب
رکھنا۔ جغرافیہ۔ فرنسیسی۔ علم خواص الاشیاء۔ اور کیمسٹری پڑھائے جاتے ہین۔ جو طالب علم آخری امتحانات
پاس کرکے ڈگری حاصل کرلین وہ پراونشل ایڈمنسٹریشن (صوبون کی حکومتون) مین قائممقام کے
عہدہ کے یا سلطنت کے دوسرے محکمون مین اوسی عہدہ کے برابر منصب پانے کے مستحق ہوجاتے ہین۔

(۲)۔ نوجوان لڑکیون کیلئے انٹرنیشنل (سب قومون کیلئے) عثمانیہ سکول جسے اعلیحضرت سلطان المعظم نے
جو ہمیشہ سے تعلیم نسوان مین بیحد سرگرمی وجانفشانی سے سعی فرماتے رہے ہین ۱۸۸۵ء مین بمقام استنبول
قایم کیا تھا۔ تعلیمی کورس یہ ہے ترکی زبان۔ ارمنی اور یونانی۔ فرانسیسی۔ جرمن۔ انگریزی اور روسی۔ پیا

چارون اخرالذکر اختیاری ہین۔

جغرافیہ۔ علم خواص الاشیاء۔ پیانو بجانا۔ گانا۔ اور سینا پرونا

۱۸۶۹ء کے قانون متعلقہ تعلیم عامہ کی پابندی مین ہر ایک ولایت مین ڈائرکٹر اور انسپکٹران سررشتہ کا محکمہ تعلیم موجود ہے ؞

اعلی تعلیم

یوروپ مین یونیورسٹیان پانچ ڈپارٹمنٹ رکھتی ہین جن مین سے ہر ایک کی ساتھ ایک ایک فیکلٹی (جماعت پروفیسران و ماسٹران) ہوتی ہے یعنے لیٹرز (علم ادب) سائنس (علم) قانون طب اور آلہیات کی۔ عثمانیہ یونیورسٹی مین میڈیکل فیکلٹی اور ڈپارٹمنٹ کی کوئی ضرورت نہین تھی۔ کیونکہ ایک ایسا طبی مدرسہ پہلے ہی سے موجود تھا۔ جو اوس شاخ علم کی تمام ضروریات کو بہت اچھی طرح سے پورا کر رہا تھا اور جو وزارت صیغہ جنگ کی ماتحت اپنا علیحدہ انتظام رکھتا تھا۔ اور تھیولوجیکل (علم آلہیات) فیکلٹی اور ڈیپارٹمنٹ کے متعلق بہت بڑی مشکلات حاوث تھین۔ اگر یہ فیکلٹی قایم کیجاتی تو جس قدر سلطنت مین مختلف المذاہب والشرائع فرقے ہین اوسی قدر مذہبی فیکلٹیان قائم کرنی پڑتین۔ اس لیئے اِس کے قیام کی نسبت کوئی سوال پیدا ہی نہین ہوسکتا تھا۔ علاوہ ازین اس کے متعلق جماعتین بنانی اور پروفیسر مقرر کرنے بالکل فضول تھے کیونکہ تمام فرقون نے بطور خود اپنے اپنے عقائید کے مطابق آلہیات کی تعلیم دینے کے لیئے انتظام کیا ہوا تھا۔ اور اِس بارہ مین انکو جہانتک ممکن ہے نہائیت ہی بڑی آزادی حاصل تھی پس اسطرح سے صرف قانون علم ادب اور سائنس کی فیکلٹیان باقی رہگئین۔ جن مین سے پہلی کی ماتحت قانونی مدرسہ اور دوسری کے سکول آف لیٹرز اینڈ فلالوجی (علم ادب و صرف نحو) اور تیسری کے ماتحت انجینرنگ سکول موجود ہے۔

(۱)۔ قانونی مدرسہ (حقوق مکتبی) کو اعلیحضرت سلطان المکرم عبدالحمید خان کی تخت پر جلوہ افروز ہونے پہ غلطہ سرائے کالج کے ابتدائی قانون اور سیاست مدن کی جماعتون کو اعلی حیثیت مین لانے سے بنایا گیا تھا ۱۸۸۰ء مین مستقل بنیاد پر اوسکی از سر نو ترتیب کیگئی۔ تعلیم کی میعاد چار برس ہے۔ اور کورس مین مدارج ذیل شامل ہین؛-

عثمانیہ قانون (مجلّہ) شرع محمدی۔ رومن یعنے قانون دیوانی۔ رومن قوانین و آئین تاریخی ترتیب کے موافق۔ عثمانیہ قانون تجارتی۔ دیوانی اور تجارتی ضابطہ تعزیری اور فوجداری قانون۔ انتظامی قانون

اور سیاست مدن۔

(۲) سکول آف لیٹرز اینڈ فلولاجی (ادبیات عالیہ مکتبی) مین تعلیمی کورس یہ ہین:۔

عربی علم ادب۔ یونانی علم ادب۔ لاطینی علم ادب منطق۔ فلاسفی۔ علم عمارات ورواجات قدیمہ۔ تاریخ عالم وفلسفہ تاریخ۔

(۳)۔ انجینرنگ سکول (طرق ومعابر مکتبی) سابق مین سول انجینرنگ سکول۔ (ملکیہ مھندسیہ مکتبی) کے نام سے غلطہ سرائے کالج کے ساتھ شامل تھا مگر اعلیحضرت سلطان المعظم عبد الحمید ثانی کے پہلے سن جلوس میمنت مانوس مین اوس سے بالکل علیحدہ ہوکر موجودہ حیثیت مین آگیا۔ دیگر کالجون کیطرح میعاد تعلیم اس مین بھی چار برس ہے۔

خاص مدارس کے زمرہ مین ان مدارس کا جو وزارت تعلیم عامہ کی ماتحتی مین یونیورسٹی کے ساتھ ملک سلطنت مین اعلے تعلیم پھیلا رہے ہین اور نیز ان خاص مدرس کا جو دیگر مختلف وزارتون کے ماتحت ہین ذکر کرنا نھائیت ضروری معلوم ہوتا ہے۔

سابق الذکر تعداد مین چھ ہین۔

(۱) سول سکول آف میڈیسن (مکتب طبیہ ملکیہ) واقع استنبول ۱۸۶۷ء مین امپیریل سکول آف میڈیسن سے علیحدہ کرکے وزارت تعلیم عامہ کے ماتحت کر دیا گیا تھا جو طالب علم اس مدرسے سے ڈاکٹری کی ڈگری حاصل کرکے نکلین وہ درجہ ثالثیہ اور میونسپل طبیب کے عہدہ کے مستحق ہوتے ہین۔ اور محکمہ عسکریہ (جنگی) یا محکمہ امیر البحری کو اگر زاید ڈاکٹرون کے ملازم رکھنے کی ضرورت ہو۔ تو ان پر فرض ہے کہ اس سکول کے طلباء کو ترجیح دین۔

(۲) (۳) و (۴) نارمل سکول ہین جنمین سے دار المعلمین صبیان ابتدائی پرائمری مدارس کیلیے۔ اور دار المعلمین رشدیہ اعلے پرائمری مدارس کیلیے استاد بہم پہنچانے کے واسطے اور تیسرا دار المعلمات نوجوان لڑکیون کو استانیان اور پروفیسر بنانے کیلیے ہے۔

(۵)۔ مدرسۃ الملکیہ حسب الحکم سلطانی اکتوبر ۱۸۸۳ء مین باب عالی اور وزارت خارجیہ کے اون ملازمون اور عہدہ دارون کیلیے جنکی عمر ۲۵ برس سے زیادہ نہ ہو قایم کیا گیا تھا پانچ برس کے کورس مین گریمر فرانسیسی زبان مین ایڈیٹری کرنا۔ ترجمہ از فرنسیس بترکی و از ترکی بفرنسیسی۔ ترکی۔ عربی اور فرنسیسی (یہ لازمی ہین) اور جو زبانین اختیاری ہین۔ انگریزی جرمن اور روسی جو اختیاری مین شامل ہین۔

اس مدرسے مین نہ صرف سرکاری ملازم ہی تعلیم پانے کا استحقاق رکھتے ہین۔ بلکہ ممالک غیر کے طلباء

۲۵ پونڈ ترکی سالانہ ادا کر کے اوس مین داخل ہو سکتے ہین۔ مدرسہ ہذا کی ڈگری پانے سے طالب علم گورنمنٹ کی مختلف صیغون اور محکمہ جات ترجمہ مین ملازمت پانے کا مستحق ہو جاتا ہے۔

(۶) سکول آف فائین آرٹس (مدرسہ فنون لطیفہ) جسے موجودہ فرمانروا نے ۱۸۸۳ء مین قائم کر کے امپیریل عثمانیہ عجائب خانہ کے پہلو بہ پہلو گلخانہ (واقع استنبول) مین جگہ دی۔ اور اس عجائب خانہ کی منتظمہ جماعت کی ماتحت کر دیا۔ اس مین مصوری۔ بت تراشی۔ قلم کاری۔ اور فن تعمیر کی جماعتین ہین اور اسکا انتظام کم از کم قیاسی طور پر پیرس کے ایکول ڈی بو آرٹس (مدرسہ فنون لطیفہ) کے نمونہ پر ہے۔

سابق مین سلطنت عثمانیہ نے اپنے فنون سے دنیا مین ایک نورانا بان پھیلا دیا ہوا تھا۔ لیکن علم ادب اور سائنس مین اگرچہ وہ مغربی نامورون کے مقابلہ مین ویسے ہی نامور اشخاص پیدا کرتے رہنے مین ہمیشہ ہمسر رہی ہے مگر کچھ عرصہ فنون لطیفہ کے متعلق یہ حالت نہین رہ گئی تھی۔ وہ معمار جنہون نے سلیمانیہ۔ سلطان احمد۔ اور ینی جامع وغیرہ وغیرہ ایسی عالیشان مسجدین جو یورپ کی نہایت ہی شاندار عمارتون سے گوئے سبقت لیجانے کا دعوے کرتی ہین۔ بنائی تھین۔ وہ بت تراش اور سنگتراش جنکی چھینون نے وہ وہ بیل بوٹے بنائے کہ پتھر کے کلابتون معلوم ہوتے تھے اور وہ صناع جنہون نے چینی کی کہپریلین بنائین اور چھتون پر وہ میناکاری کی جنہین دیکھ کر اجنبی دنگ رہ جاتے ہین۔ بعد کی کونسلون مین موجود نہین رہ گئے تھے۔ مگر جس دن سے امیر المومنین سلطان عبد الحمید نے تخت عثمانی پر قدم رکھا ہے اوسی دن سے ٹرکی نے اوس خواب غفلت سے جو میدان فنون وصناعت مین اوس پر طاری ہو گئی تھی اپنے تئین بیدار کرنا شروع کر دیا ہے۔ سابقاً وہ تمام قدیمی چیزین جو عثمانیہ قلمرو مین پائی جاتی تھین۔ ممالک اجنبیہ مین پہونچ جاتین۔ اور یورپ کی عجائب گاہون کی زیب وزینت جانتی تھین۔ اسی امر کی بدولت عالیشان ورکیگین تو ماشیا۔ ذدیو دن کی لڑائی کی سنگی تصاویر (متر نم) عجائب خانہ برلن کی رونق کو دوبالا کر رہا ہے۔ اور نینوہ کی قدیمی اشیاء پیرس اور لنڈن کی عجائب گھرون مین موجود ہین۔ مگر اب امپیریل عثمانیہ گورنمنٹ اپنی جائیز و رثون کو ہاتھ سے نہین جانے دیتی اور قسطنطنیہ کا عجائب گھر جو اپنے نام کی شان کے قابل ہو گیا ہے۔ سیر کنندہ کو حیران و متعجب بنا دیتا ہے کیونکہ اسمین سکندر اعظم کی قبر جیسے بیش بہا نادرات وعجوبات موجود ہین (جو پانچ برس ہوئے صیدا مین پائے گئی تھی اور جو تمام مقابلون سے برتر اور ارفع ہے)۔

اعلے تعلیم کے مدارس مین سے جو آج ٹرکی مین اس روشن دماغ شوق کی جو سلطان المکرم اعلے انشاء وعلم ادب کے رونق دینے مین رکھتے ہین۔ اور جو بغراض نا اختتام پذیر تردد اور غور و پرداخت کی جنسے حضور ممدوح اپنی سلطنت کی ملازمین کے علم و ہنر کو وسیع کرنے کی کوششین کر رہے ہین ہین

شہادتین ہین۔

ہم سکول آف ہائی ڈپلومیٹک سٹڈیز (اعلیٰ سفارتی تعلیم کا مدرسہ) کا نام لیئے بغیر نہین رہ سکتے جو
پیرس کے سکول آف پولیٹیکل سائنس کو ایک دن ماند کردیگا۔

وہ سکول جو وزارت تعلیم عامہ کے ماسوا دیگر وزارتون کے ماتحت ہین حسب ذیل ہین:۔

(۱)۔وزارت تجارت و پبلک ورکس اور زراعت کے ماتحت (الف) حمیدیہ تجارتی سکول ہے سلطان عبدالحمید نے ۱۸۸۲ء مین قائم کر کے سلطنت عثمانیہ
مین ایک ایسا مدرسہ جاری فرمادیا ہے جو پبلک کی صنعت و حرفت اور تجارت کو فروغ دینے مین نہایت ہی مفید چیز ہے (ب) آرٹس و ٹریڈز سکول (مکاتب صنعتی)
یہ تعداد مین دو ہین ایک لڑکون کیلیئے اور دوسرا لڑکیون کے واسطے ہے زنانہ مدرسہ کو ۱۸۸۳ء مین از سر نو
ترتیب دیگئی تھی جس سے وہ صنعتی تعلیم نسوان مین اپنی آپ ہی نظیر ہوگیا ہے اوس مین لکھنا پڑھنا اور
سوئی کا کام سکھایا جاتا ہے۔ اور جو کچھ کام لڑکیان تیار کرتی ہین وہ انکی ہی منفعت کیلیئے فروخت ہو کر زر
قیمت ایک طرحکے سیونگز بنک مین جمع کر دیا جاتا ہے اور جمع شدہ رقم پاس شدہ لڑکیون مین حسب لیاقت
تقسیم کر دیجاتی ہے۔ (ج) صنعتی مدارس جو فی ولائیت ایک ایک مدرسہ کے حساب سے ۱۸۸۴ء مین قائم
اور جاری کیئے جانے منظور ہوئے تھے۔ باقاعدہ طور پر سلسلہ وار برابر قائم ہو رہے ہین۔

(۲)۔ وزارت (صیغہ مال کے ماتحت)۔

(الف) معدنیات و جنگلات کا مدرسہ عہد سعادت مہد اعلیحضرت سلطان عبدالحمید مین مدرسہ معدنیات
اور مدرسہ جنگلات کی ملاونی سے ظہور مین آیا ہے۔

(ب) مدرسہ تار برقی۔ جسے حضور ممدوح کی پدرانہ توجہات عاطفت سے موجودہ رونق و فروغ حاصل
ہوا ہے۔

سلطنت عظمیٰ کے غیر مسلم باشندون کے سکولون پر ریویو کرنے سے پہلے اسلامی مذہبی کی تعلیم پر چند کلمے تحریر
کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ مدارس مذکور مین تعلیمی کورس حسب ذیل شاخون پر منقسم ہے: قواعد نحو متعلق
الٰہیات تھیالاجی (صرف و نحو اور تاریخ زباندانی)، عروض۔ انشاء۔ علم کلام۔ اقلیدس و ہیئت۔ مدرسہ مین دس
یا بارہ برس تعلیم پانے کے بعد طلبا قاضی، مفتی یا امام بنتے ہین۔ مگر جو شخص نہایت اعلیٰ مدارج قانونی حاصل کرنے کے
خواہشمند ہون۔ انکو فقہ شرع محمدی تفسیر کلام اللہ اور احادیث کی تعلیم مین اور چند زاید سال خرچ کرنے پڑتے ہین
ان مدرسون کے علاوہ شیخ الاسلام کے ماتحت مقتول سپاہیون کے یتیم بچون کیلیئے ایک مدرسہ اور امامون
اور موذنون کیلیئے استنبول اور اسقوطری کے بھی دو مدرسے ہین۔ ان تینون کو ۱۸۹۳ء مین امیرالمومنین اعلیحضرت
سلطان المعظم نے قائم کیا تھا قسطنطنیہ مین بہت سی پبلک لائیبریریان (کتب خانے) بھی ہین جو تعداد مین

ہین چالیس سے متجاوز ہین۔ یہ عموماً مسجدون ہین ضمنی طور پر قایم کیگئی ہوئی ہین و نیز کل ورجمعہ کے سوا
ہر روز عام پبلک کیلئے کہلی رہتی ہین پبلک لائبریرون کے علاوہ دار الخلافہ مین ایک ہزار سے زیادہ
پرائیویٹ لائبریریان ہین جو مالکون نے بعد مسجدون کو وقف کر دی ہوئی ہین۔

غیر مسلم جماعتون کے سکول تعلیم عامہ کے ان مدارس کی قسم ہین داخل ہین جنکو قانون نوی (آزاد)
مدارس کے نام سے موسوم کرتا ہے۔ امپیریل حکام سے ایک مرتبہ ان کے کہولنے کی اجازت ملگئی اور یہ مدارس
اپنے اندرونی اور انتظامی معاملات ہین گورنمنٹ سے بالکل آزاد ہوگئے۔ جو اپنے لئے صرف یہ دیکھنے کا حق محفوظ
رکھتی ہے کہ جو تعلیم دیجاتی ہے وہ اخلاق یا سلطنت کی آئین کے برخلاف تو نہین اور یہ کہ جو پروفیسر مدارس
ہین مقرر ہین وہ وزیر تعلیم عامہ یا اوس ولایت کی علمی مجلس جس ہین وہ مدرسہ قایم ہے یا خود اس جماعت کے مذہبی
حکام کی عطا کی ہوئی فہرست یا ڈگریان رکھتے ہین کہ نہین۔ ان پابندیون کے ماسوا جو گورنمنٹ کی حقوق
قایم رکھنے لئے ضروری ہین اور سب طرح سے یہ غیر مسلم مدرسے سرکاری مداخلت سے آزاد ہین۔ بلا شبہ یہ ایک
بہت ہی بے نظیر اور خوبصورت مثال بے تعصبی کی ہے جسے امپیریل عثمانیہ گورنمنٹ کل دیگر قومون کو
دکہلا رہی ہے۔ اور ممکن نہین کہ وہ اوس کے نہایت ہی اعلےٰ قدر و منزلت کا اعتراف نکئے بغیر رہ سکین
غیر مسلم جماعتون کے تمام مدرسون ہین کلیسائی یونانی مذہب کی معتقد جماعت کے مدرسے کیا بلحاظ تعداد
اور کیا بلحاظ عمدگی تعلیم مدارس کے اعلیٰ پایہ کے بہت بڑی سبقت رکھتے ہین۔ وہ ان تین قسمون پر
منقسم ہین۔ محلونکے سکول۔ پرائیویٹ سکول۔ اور مرکزی اعلیٰ سکول۔ پہلے قسم کے مدارس کو محلہ والون نے
قایم کیا ہوا ہے اور وہی انکو چلاتے ہین۔

پرائمری ابتدائی سکول اور لڑکیون اور لڑکون کے سکول انہین شامل ہین۔ وہ مکاتب یا ان
ابتدائیہ اور رشدیہ کیطرح درجہ وار بٹے ہوئے ہین۔

دوسری قسم کے مدرسے ابتدائیہ مدارس کے ہم پلہ ہین اور اونکو سیکنڈری تعلیم دینے کیلئے پرائیویٹ
شخصون نے انہی اپنے خرچون سے قایم کیا ہوا ہے تیسری قسم کے مدارس سرکاری اعلیٰ مدارس کے برابر ہین
ان ہین سے فنار کا گریٹ نیشنل سکول (قومی مدرسہ عظمیٰ) اور ہالکی کا تجارتی اور مذہبی مدرسہ بڑے اعلیٰ پایہ
کے مدرسے ہین۔ گریٹ نیشنل سکول کی لائبریری مین تقریباً بیس ہزار جلدین موجود ہین۔

قسطنطنیہ اور اوس کے مضافات ہین یونانی مدارس کی تعداد سو سے اوپر ہے اور ان ہین گیارہ اور
بارہ ہزار کے درمیان طلبا جن ہین سے ایک چوتھائی کے قریب لڑکیان ہین تعلیم پاتے ہین۔

اعلیحضرت سلطان عبد الحمید نے تعلیم عامہ کو رونق دینے ہین جو بے اندازہ کوششین کی ہین اون کی

زیادہ جو جماعت مستفید ہوئی ہے وہ ارمنی قوم ہے۔ حضور ممدوح کے عہد حکومت سے پہلے اس قوم کے قسطنطنیہ مین اور دیگر چند بڑے بڑے شہرون مین بہت ہی تہوڑے مدارس موجود تھے قسطنطنیہ مین ہر ایک ارمنی محلہ مین ایک ایک پرائمری سکول تھا جہان صرف لکھنا۔ پڑہنا۔ ابتدائی حساب۔ مذہبی جواب و سوال اور اون لڑکون کو جنکی آواز اچھی ہوتی مذہبی گانا سکھایا جاتا تھا۔ ان مین سے چند سکولون مین علاوہ برین گریمر۔ تاریخ۔ جغرافیہ اور تھوڑی سے ریاضی بھی سکھائی جاتی تھی۔ لیکن اعلیحضرت سلطان عبد الحمید کی بابرکت عہد مسعود مین ارمنی جماعت نے تعلیم مین بہت بڑی ترقی کی ہے۔ اور اب اونکے مدارس سلطنت عظمی کے دیگر تعلیمی درسگاہون کے ہم پلہ ہو گئے ہین۔ خاصکر دار الخلافہ مین ارمنی جماعت نے بہ نسبت سابق بہت زیادہ ترقی کی ہے اوس مین منتشر طور پر اونکی آبادی دو لاکھ کے قریب ہے مگر زیادہ تر وہ ۴۶ محلون اور مضافاتون مین متعدد اوکثیر آباد ہین۔ اور ان مین انکے ۳۹ گرجے ہین جنکے متعلق ۵۱ پرائمری سکول لڑکون اور لڑکیون کیلئے ہین۔ ان سکولون کا خرچ جماعت مذکورہی گرہ سے کرتی ہے اور انمین بہی اکثر مین تعلیم مفت دیجاتی ہے اونمین چار ہزار لڑکے اور دو ہزار لڑکیان تعلیم پاتی ہین۔

ارمنیون کے سکینڈری درجہ کے سکولون مین زیادہ سربرآوردہ بربرین سکول۔ آغا جھان سکول سقوٹرا کالمیس بو یین مدرسہ نسوان مینی کا پو دار کا مشدوبہ جیان سکول اور قوم کا پو دار کا تری ویا نیان سکول ہین یہ تمام سکینڈری سکول پرائیویٹ اشخاص نے قایم کئے ہین رجن کے نامون سے وہ موسوم ہین) ارمنی ہسپتال واقع یدی قولی کے ساتھ یتیم لڑکون اور لڑکیون کیلئے ایک صنعتی سکول ہے۔ اس مین ۲۰۶ لڑکے ۲۱۹ لڑکیان ہین ہسکنی مین متروک یتیمون کے لئے ارمنی مسون نے ایک پرورش خانہ قایم کیا ہوا ہے تمام ارمنی سکولون مین غلطہ کا سنٹرل سکول درجہ اول مین شمار ہوتا ہے جہان ۱۵۰ لڑکے سیکنڈری تعلیم پاتے ہین۔ اس مین ارمنی۔ ترک اور یوروپین پروفیسر مقرر ہین جو غلطہ سرائے کے امپیریل کالج کی ڈگلیٹی سے حاصل کئے گئے ہین۔ تعلیمی پروگرام مین دینیات۔ ارمنی زباندانی اور علم ادب۔ ترکی زباندانی۔ فرانسیسی اور جرمن خوشخطی نقشہ کشی۔ جغرافیہ۔ عام تاریخ۔ فلسفہ۔ نیچرل ہسٹری۔ علم طبعیات۔ کیمسٹری۔ ریاضی۔ قانون سیاست مدن۔ حساب کتاب رکھنا۔ فن معلمی۔ حفظ صحت۔ اور جمناسٹک (ورزش جسمانی)۔ شامل ہین۔

سنہ ۱۸۸۶ء مین قایم ہوکر یہ مدرسہ اب تک بے نظیر نتائج ظاہر کر چکا ہے اور یہ امر اوس کے منتظمون اور اوس کے پروفیسرون کیلئے بڑے فخر کا موجب ہے۔

اپنے ہم مذہبون کو تعلیم کے فوائد اور منافع سے مستفید کرنے کیلئے ارمنیون نے تعلیم کے پھیلانے

کے لیئے متعدد سوسائٹیان موسومہ یاری کور وذگان۔ آسیاگان۔ ورتانیان۔ صنعتکریان وغیرہ وغیرہ قایم کی ہوئی ہین مگر ان سب سے بڑھ کر نہایت قابلقدر "یونائیٹڈ ارمینین سوسائٹی" (متحدہ ارمنی انجمن) ہے جو اعلیحضرت سلطان عبدالحمید کے عہد حکومت مین بنائی گئی ہے حضور جلالتمآب بنفس نفیس اس انجمن کو سالانہ بہت بڑی امداد دیتے ہین تاکہ وہ حضرت سلطان کے ایشیائی علاقہ کی وفادار رعایا مین تعلیمی سلسلہ کو اچھی طرح سے بڑھانے اور رونق دینے کے قابل ہو جاوے۔ انجمن مذکورہ ۳۰ مردانہ سکولون کو جن مین ۳۶۲۲ طالب علم پڑھتے ہین اور دس زنانہ مدرسون کو جن مین ۹۳۰ لڑکیان تعلیم پا رہی ہین۔ چلا رہی ہے یعنی اس کے طفیل ۱۰۳۰ غریب بچے مفت ابتدائی تعلیم پا رہے ہین۔

دو زنانہ انجمنین جو خیر مجسم حضرت امیر المسلمین کے عہد محمود مین ہی قایم ہوئی ہین صوبجات مین غریب لڑکیون کو تعلیم دلانے مین مردانہ سوسائٹیون کا مردانہ وار مقابلہ کر رہی ہین انمین سے ایک۔

(۱) "طبرو ستنداسر حصیو ہیاز" سوسائٹی ہے جو صوبجات مین زنانہ مدرسون کے لیئے استانیان تیار کرتی ہے اُنہو اسلامبول مین ایک نارمل سکول قایم کیا ہوا ہے جس مین ۸۰ لڑکیان زیر تعلیم ہین تاریخ قیام سے یہ مدرسہ صوبون کی مختلف مدارس کیلیئے ۳۰ استانیونکو قریب فی سال فارغ التحصیل کر کے باہر بھیجتا ہے۔

(۲) "اسکانا نیر جیو ہیاز" سوسائٹی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ جن اضلاع مین پہلے زنانہ مدارس موجود نہین وہان اُنکو قایم کیا۔ اور چلایا جاوے۔ وہ ابتک پانچ پرائمری سکول قایم کر چکی ہے جن مین پانسو لڑکیان پڑھ رہی ہین۔

خاص دار الخلافہ مین نوجوان لڑکیان پیرا کے صنعتی سکول مین اعلے تعلیم پاتی ہین۔ اوس کے پرے پیپر ٹیری (تیار کنندہ ابتدائی) اور اعلے دونون حصون مین متعلمون کا شمار ۱۵۰ ہے اوس مین داخل ہونیکے لیئے ابتدائی تعلیم کا پہلے حاصل کر لینا ضروری ہے۔ خاص تعلیمی کورس کے علاوہ ہر قسم کا سوئی کا کام سکھایا جاتا ہے جو ممالک غیر سے نوکر رکھی ہوئین ماہر استانیان سکھلاتی ہین۔ اعلے جماعتونکی لڑکیان عروسی پوشاکین اور مشرقی کشیدہ کا نہایت لطیف اور بے نظیر کام تیار کر لیتی ہین۔

یہان ارض روم کے "سناس سربانین" مدرسے کا جسے ایک ارمنی روسی باشندہ وآن نے بہ اجازت خلیفۃ المسلمین ۱۸۸۱ء مین قایم کیا تھا ذکر کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ یہ مدرسہ جس سے زیادہ تر آرمینیا کی ولایتین مستفید ہوتی ہین۔ سکینڈری تعلیم دیتا ہے۔ اس کے پروفیسر جرمن یونیورسٹیون سے حاصل کیئے گئے ہین۔ اس مین علمی تعلیم کے علاوہ نقش دوزی۔ نجاری لوہاری وغیرہ وغیرہ کئی دستی پیشے بھی سکھلائے جاتے ہین اور زراعت و باغبانی کی تعلیم بھی مشرقی اور مغربی ماہران فن کے ذریعہ سے دیجاتی ہے۔

ارمنی کیتھولک جماعت کے مذہبی جماعت مذکور کے قلیل التعداد ہونے کی وجہ سے گو شمار میں کم ہیں مگر ان کا انتظام و اہتمام نہایت عمدہ ہے۔ سو اُ نیا اور ونیس کے میکاتیون کے مدارس اور نیز مدرسہ بطریق اعظم مدرسہ تہذیب بخصوصیت خاص تذکرہ کے قابل ہیں۔ ایک مدرسہ سوئی زیر اہتمام لڑکیون کو ابتدائی تعلیم دیتا ہے۔

یونانی اور ارمنی سکولون کے بعد یہودیونکی سکولونکی باری آتی ہے جو تمام چند متمول اشخاص یا یونیورسل اسرا یلایٹ الائنس (انجمن اتحاد عامہ بنی اسرائیل) نے قایم کیئے اور جن کو وہی چلا رہے ہیں۔ سنہ ۱۸۹۰ء کے آغاز مین تمام قلمرو عثمانیہ مین ان مدارس مین سے تیرہ لڑکون کے لیئے تھے جہان ۵۰۳۹ لڑکے پڑھتے تھے اور تیرہ لڑکیون کے لیئے تھے جن میں ۳۰۰۹ متعلمہ تھیں۔ اور ایک مکسڈ (مخلوط) سکول لڑکون اور لڑکیون دونون کے لیئے تھا جس مین ۱۶۱ طلبا زیر تعلیم تھے۔

ان مدارس کا تعلیمی کورس وہی ہے جو رشدیہ مدارس کا ہے۔ اس مین عبرانی زبان تاریخ یہود۔ تاریخ زمانہ حال جغرافیہ حساب کتاب رکھنا۔ اصول اقلیدس۔ علم طبیعات کیمسٹری اور نیچرل ہسٹری کے ابتدائی مسایل اور مقامی اقتضاء کے مطابق ترکی۔ عربی۔ یونانی۔ اطالین یا اندلسوی بانین سکھائی جاتی ہین۔ اعلے تعلیم بنی اسرائیلی جماعت مین رواج پذیر نہین ہے مگر دوسری طرف دس صنعتی مدرسے لڑکون کے لیئے اور نو مدرسے لڑکیون کے لیئے جاری کیئے ہوئے ہین جن مین بالترتیب ۴۰۲ لڑکے اور ۵۱۴ لڑکیان کسب ہنر سیکھتی ہین۔

سلطنت عثمانیہ کے وسیع خوان نعمت مین جو وسعت اجنبیون کے لیئے بچھایا ہوا ہے یورپینون کی قایم کردہ تعلیمی مدارس کی کمی نہین ہے جو دار الخلافہ اور صوبجات دونون جگہ موجود ہین۔ اجنبیون کی مدارس کھولنے کی اجازت مانگنے کیلیئے جسقدر درخواستین کی ہین ان سب کو اعلیٰ حضرت سلطان المعظم کی گورنمنٹ نے ہمیشہ خلعت قبول عطا فرمایا ہے یہی وجہ ہے کہ سلطنت معظمہ عثمانیہ کے تمام اطراف مین فرانسیسی۔ اطالین۔ انگلش آسٹرین۔ جرمن اور امریکن مدارس اوس شاہنشاہ کیوان بارگاہ کے سایہ ہمایون مین پھلتے پھولتے نظر آ رہے ہین جنکی ذات بابرکات مین علوم و فنون اور سائنس کو ایک نہایت زبردست اور فراخ حوصلہ مربی ملگیا ہوا ہے۔ صرف قسطنطنیہ مین ۲۵ ایسے کالج سکول اور یتیم خانے ہین جنکو دیگر ممالک کے رومن کیتھولک عیسائی جماعتون اور مشنون نے قایم کیا ہوا ہے اور جن مین ۲۵۰۰ لڑکے اور لڑکیان تعلیم حاصل کر رہے ہین۔ اور ان کے علاوہ پانچ پروٹسٹنٹ سکول انگریزی اور اوس کی مشنون کے زیر اہتمام ہین ایک یونانی کیتھولک مدرسہ ہے اور بارہ دیگر مدارس ابتدائی سکینڈری یا اعلے تعلیم کیلیئے ہین جنکو

مذہبی تعلیم نہین دیجاتی۔

ایک متمول امریکن نے رابرٹ کالج قایم کیا ہوا ہے جو اپنی اعلےٰ تعلیم کے لیئے بہت مشہور ..... ہے۔ علاوہ برین امریکن مشن نے تعلیم نسوان کے لیئے ایک مدرسہ کھولا ہوا ہے جسکی بہت تعریف کیجاتی ہے۔

بیروت مین ایک فری (آزاد) طبی مدرسہ ہے جس سے عربی بولنے والے ممالک کو لاانتہا فایدہ پہنچ رہا ہے۔ ایڈریانوپل۔ سالونیکا جینینا۔ سمرنا طرابزون عین تاب اور موصل وغیرہ مین بھی اجنبی مدارس موجود ہین جو تعلیم عامہ کی ترقی مین عثمانیہ مدارس کو بہت امداد دے رہے ہین۔

ہر سال ترقی تعلیم کے لیئے حضرت امیر المومنین اپنی جیب خاص سے بڑی بڑی رقمین خرچ فرماتے ہین۔ شہنشاہ موصوف نہ صرف لڑکون اور لڑکیون کے لیئے ایسے مقامات مین جہان مثلاً روپیہ کی کمی ہو ہسپیلون اور ابتدائیہ مکاتب کی تعمیر اور قیام کے لیئے جس قدر روپیہ کی ضرورت ہو وہی عطا فرماتے ہین۔ بلکہ برابر لگاتار مدارس کی نقد امداد سے جو وہ شاہان عالیمقدار کے مناسب حال فراخ دلی سے مرحمت فرماتے ہین۔ یا طالب علمون کے لیئے تاکہ اون کا شوق بڑھے طرح طرح کے انعامون اور تمغون کے بھیجنے سے اعانت فرماتے رہتے ہین۔ یہ کل انعام و اکرام بلاتمیز مذہب و قومیت تمام رعایا پر یکسان تقسیم کیئے جاتے ہین۔

کیونکہ جیسا کہ ہم اوپر بتا آئے ہین اون کی تمام رعایا جو ایک ہی ملک کی بچے ہین۔ ہر طرح سے مساوی اور برابر ہے اور بیشک یہی وجہ ہے کہ حضرت بلند شوکت جب ہر سال بجلوس شاہانہ خرقہ شریف کی رسم کی بجا آوری کے لیئے استنبول تشریف لیجاتے ہین تو غیر مسلم سکولون کے طالب علم اور پرنفیس شہر کے ان تمام گلی کوچون مین جن مین سے امپیریل طوری سواری نے گذرنا ہوتا ہے صف بستہ قطار در قطار کھڑے ہو کر انکی موکب جلال کے دیکھتے ہی خوشی کے نعرے بلند کر دیتے ہین۔ اور "پادشاہم چوق یشا" کے پر زور صدائین اور نعرے اوس بے پایان امتنان و احسان کا ایک ادنی اظہار ہین جو رعایائے سلطانی اپنی شہنشاہ عالی مرتبت کیطرف سے اپنے دلون مین محسوس کرتی ہے۔

ارمنی

اوس بے نظیر ترقی کا بیان ختم کرنے سے پہلے جو ٹرکی نے اپنے موجودہ فرمانروا کے عہد حکومت مین کی ہے ہم اس ارمنی ایجی ٹیشن کی نسبت جو پچھلے تین مہینون سے ہم مشاہدہ کر رہے ہین اور وزیران ارمینون کی جو صوبجات متحدہ کی رعایا بن چکے ہین ٹرکی واپس جانے پر جو قانونی حیثیت ہوتی ہے اوسپر

چند سطور تحریر کر دینا مناسب خیال کرتے ہین۔

ایک عام ترکی ضرب المثل ہے کہ ایک ارمنی کو ٹھگنی کے لیئے چھہ یہودی درکار ہوتے ہین۔ اس کہاوت سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ ارمنی بہ اعتبار اپنی صداقت اور دیانت کے مشرق مین بالعموم کس وقعت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہین۔ معلوم ہوتا ہے کہ ارمنی خود بھی اپنے اس عیب سے بخوبی واقف ہین۔ کیونکہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے کہ اون مین سے ایک نے نیویارک کے ایک سربرآوردہ روزانہ اخبار مین ایک خط شائع کر کے اپنے ہم مذہبون کو اپنے بیانات مین صداقت۔ صرف صداقت اور سوائے صداقت کے اور کچھہ زیادہ نہ بیان کرنے مین نہایت محتاط رہنے کی تاکید اکید کی تھی۔ اس سادہ لوح ارمنی کو اپنی کوششون اور نصیحتون مین جو کچھہ کامیابی ہوئی ہے وہ مندرجہ ذیل واقعہ سے معلوم ہو سکتی ہے جو تمام صوبجات متحدہ اور یوروپ مین شرقاً غرباً شمالاً جنوباً مشتہر ہو رہا ہے۔

" ارمنی سرگروہ گریگوری کی بیوی کی یہ کہانی (جس نے کچھہ عرصہ سے تمام دنیا مین ایک ہلچل ڈال رکھی تھی) کہ وہ ترکی ظالمون کے ہاتھون بے عزتی گوارا نہ کر کے اپنے بچے کو گود مین لیئے ہوئے ایک غار عمیق مین کود پڑی تھی۔ اور اوس کی تقلید مین دوسری عورتون نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔ حتے کہ وہ نالہ لاشون سے پٹ گیا تھا۔ جیسے کہ اکثر لوگون نے اس قصہ کے سنتے ہی پیشین گوئی کر دی تھی۔ از سرتاپا جھوٹا اور غلط ثابت ہوئی ہے۔

" اب یہ معلوم ہو گیا ہے کہ یہ مکروہ اور خوفناک قصہ اوس پرانی کہانی سے جس نظم مین مسٹر ہمینز نے کئی برس ہوئے اپنی کتاب " سویلوٹ مدر " مین بیان کیا تھا۔ لیا گیا ہے اور واقعات موجودہ کے مناسب حال بنانے کے لیئے اوس پر بہت سی رنگ آمیزیان اور زیادتیان کر لیگئی ہین۔ اس انکشاف عجیبہ سے بہ اغلب نہ سہی مگر ممکن تو ضرور معلوم ہوتا ہے کہ یہ تمام " ارمنی مظالم " زیادہ تر کسی تنگ نظر جنونی کی دماغی اختراعات ہین جو ذاتی منفعت، کینہ توزی یا کسی اور ویسے ہی مدعا کے لیئے گھڑی گئین۔ مگر یہ یقینی امر ہے کہ اس انکشاف حال نے سب طرفون سے ماسوا ان ارمنی ایجی ٹیٹرون (شورش برپا کرنے والون) کے جن کا پیشہ ہی یہی ہے اور جن پر اس ایجی ٹیشن کی مرگی کا ہمیشہ دورہ ہوا کرتا ہے۔ ترکون کی مخالفت کے جوش کو نمایان طور پر ختم کر دیا ہے۔

" یہ مندرجہ بالا ارمنی ایجی ٹیٹر اس بات کو کہ یہ کہانی محض ایک پرانی نظمیہ کتاب سے اخذ کیگئی ہے ورنہ درصل اسکی کوئی حقیقت یا بنیاد نہین ہے تسلیم نہین کرتے اور بڑے اطمینان اور بھروسہ کے ساتھہ تحقیقات کنندہ کمیشن کی رپورٹ کا انتظار کر رہے ہین جو ارمنی سرزمین پر پہونچگئی ہوئی ہے "

اسمین کوئی کلام نہین ہے کہ ضلع ساسون مین کچہہ شورش ہوئی ہے ۔ مگر اوسکی پوری پوری تحقیقات ہوگی ۔ کیونکہ اعلیحضرت کی یہ مستقل اور مضبوط خواہش ہے کہ اوسکی تمام رعایا کے ساتھہ منصفانہ برتاو کیا جاوے اور تمام مجرمون کو قانون کے مطابق سزا دیجاوے ۔ لیکن ہمارے خیال مین سب سے پہلے یہ معلوم کرنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ وہان درصل کو عمین کیا آیا ہے اور ثانیاً یہ کہ وقتی ابتدا کرنیوالے کون تھے ۔ واقعات گذشتہ مندرجہ ذیل مختصر طرز مین جیسا کہ اون کو نیویارک ہیرلڈ نے شائع کیا ہی بہت عمدگی سے یہان بیان کیئے جاسکتے ہین ۔

ان ارمنی فتنہ پردازوان نے تالوری کی دشوارگذار پہاڑون مین جو موش (واقع ولایت بطلس) کے جنوب مشرق مین ساسون اور ضلع قال واقعہ متصرفات (کشنری) گنج کے درمیان ہین ۔ سترانکالا ۔ اور اپنی نوجوان کو مسمی حمپرطزوم کے اغوا پر جو مورٹ کے فرضی نام سے ان علاقون مین پہلے سے شورش برپا کر رہا تھا جمع کیا ۔

یہ حمپرطزوم ولایت ادانہ کے قصبہ حجین مین پیدا ہوا تھا اور آٹھہ برس قسطنطنیہ کے سول میڈیکل سکول مین تعلیم پاتا رہا ۔ مگر قوم قاپو کے ہنگامون مین شریک ہونیکی وجہ سے اتھنز کو اور وہانسے جنوا کو بھاگ گیا ۔ بعد ازان وہ بھیس بدلکر اور اپنا نام بدلا کر سکندریہ کے رستہ دیاربکر سے بطلس کے نواح مین پہونچگیا ۔ اور وہان پہونچتے ہی پانچ اور شخصون کے ساتھہ ملکر اسی وقت اپنی باغیانہ ایجی ٹیشن (شورش) شروع کردی ۔

حمپرطزوم بھولی رعیت کو یہ یقین دلاتا پھرتا تھا کہ وہ ایک اجنبی ایجنٹ ہے اور ترکی حکومت کو تہ وبالا کرنے کے متعلق جقدر وہ تجویزین کر رہا ہے اون مین تمام دول یوروپ اوس کی ممد و معاون ہین ۔ چنانچہ اسطرح سے دیہات ۔ سنار ۔ سماتی ۔ گلی گوزات ۔ آہی ۔ خدنگ ۔ سینانک ۔ حقیند ۔ الفرد ۔ سونی ۔ آتک ۔ آتی جبر اور علاقہ تالوری کے آرمینیون کو جس مین چار ضلعے شامل ہین وہ اپنی مجرمانہ اغراض مین شامل کرنے پر کامیاب ہوگیا ۔

جب ان باغیون نے زیر کمان حمپرطزوم جولائی گذشتہ (سنہ ۱۸۹۴ء) کے آخری حصہ مین اپنے دیہات کو ترک کردیا ۔ اور اپنی عورتون ۔ بچون اور املاک کو ناقابل گذر اور ممتنع الوصول مقامات مین چھوڑکر دوسرے مسلح باغیون کو بھی جو وادیئے موش اور قال وسلوان کی قضاؤن (علاقہ جات قاضی کے ماتحت ہونیوالے تحصیل) سے آئے تھے اپنے ساتھہ ملالیا ۔ اور تین ہزار سے زیادہ کی تعداد مین بمقام اندوق داغ جمع ہوگئے ۔ ان مین سے پانچسو یا چھہ سو باغیون نے موش پر حملہ کرنے کا فیصلہ کرلیا

اور ابتداً قبیلہ ولیقان پر جو کوہ قورلنگ پر موش کے جنوب مین آباد ہے حملہ کرکے اون مین سے کئی ایک کو قتل کیا۔ اور اونکی تمام جائیدادین لوٹ لین۔ جسقدر مسلمان اونکے ہاتھ لگے۔ پہلے انکی سخت مذہبی توہین کیگئی۔ اور بعد مین اون کو نہایت خوفناک اذیتین اور تکلیفین پہونچا کر قتل کیا گیا۔ باغیون نے نواح موش کی باقاعدہ فوج پر بھی حملہ کیا۔ مگر وہ خاص شہر موش پر وہان کی زبردست جنگی فوج کے خوف سے حملہ کرنے کی جرأت نہ کرسکے۔

یہ گروہ پھر ان باغیون کے ساتھ ملکر جو اندوق داغ پر اکٹھے ہوئے تھے علیحدہ علیحدہ جماعتون مین ہوگیا جنہون نے آس پاس کے قبیلون پر بڑی خونخواری سے حملہ کرکے نہایت مہیب اور خوفناک جرائم کا ارتکاب کیا اور چارون طرف لوٹ مار کا بازار گرم کر دیا۔ انہون نے عمر آغا کے بھتیجے کو زندہ آگ مین جلا دیا۔ اور گلی گوزات کے گانون مین تین چار مسلمان گھرونکی عورتونکو ہلاک کر دیا۔ علاوہ برین انہونے بے تعداد مسلمانونکو طرح طرح کی اذیتین پہونچائین۔ بچونکو صلیب چومنے پر مجبور کیا۔ انکی آنکھین نکالڈالین۔ کان کتر دیئے اور اسیطرح کے اور ہزارون نہایت دردانگیز ظلم و ستم ان غریبون پر کیئے۔

انہی باغیون نے اگست گزشتہ کی شروع مین مقامات بجران و بادیکان کے قبیلہ جات فنی نار پر حملہ کرکے اوسیطرح کے جور و ستم کیئے جیسے کہ اوپر لکھے جاچکے ہین۔ ان باغیون کے علاوہ دیہات علی نق ویر موش کے باغیون نے جو ضلع کلب کے پرگنہ جنان مین واقع ہین اون کردون پر جو ان مع ضعات مین آباد تھے اور نیز اون کردون پر جو دیہات قیصرو چاٹ چال مین بستے تھے حملہ کر دیا۔

اگست کے اخیر مین ارمنی موش کی قرب و جوار مین کردون پر حملہ کر رہے تھے۔ اور موضع گلی گوزات اور دو تین اور موضعون کو جلا کر راکھ سیاہ کرچکے تھے۔ تا لوری کے باغی تعداد مین تین ہزار سے متجاوز تھے۔ اور عیسائی اور مسلمان دونون مین ہلاکت و تباہی برپا کرچکنے کے بعد اپنے ابلیسانہ کام مین برابر لگے ہوئے تھے۔ چنانچہ جب انکو ہتھیار رکھدینے اور مطیع ہوجانے کا حکم دیا گیا۔ تو اونہون نے انکار کر دیا۔ اسپر بغاوت کے فرو کرنے کیلیئے باقاعدہ فوج موقعہ پر روانہ کیگئی۔ سرغنہ حمپرطزوم گیارہ خطاکار ساتھیون کے ہمراہ بلند پہاڑونکی طرف بھاگ گیا۔ مگر آخرکار زندہ پکڑ لیا گیا۔ لیکن گرفتاری سے پہلے اوس نے دو سپاہیون کو قتل اور چھہ کو زخمی کیا۔ اگست کی اخیر تک تمام باغی گروہ منتشر کر دیئے گئے۔

عورتون بچون اور بیمارون کی حسب اقتضائے انسانیت احکام اسلام کے مطابق پوری پوری خبرداری کیگئی۔ اور صرف وہی باغی فوج کی باڑھون سے ہلاک ہوئے جنہون نے ہتھیار رکھدینے سے انکار کیا۔ اور اپنی ملک کی جائیز حکام سے مقابلہ کرنے کو ترجیح دی۔

ان واقعات متذکرہ بالا کے بعد مین ایک چشم دید شاہد یعنے مسٹر زیمی بیز اندلسوی سیاح اور فیلو

رائل جغرافیکل سوسائٹی آف انگلینڈ کی شہادت سے تصدیق ہوگئی مصائب ساسونکی نسبت جو کچھہ اون کا بیان ہے اوسے اخبارات نے مندرجہ ذیل پیرایہ مین شایع کیا ہے :-

"سینور زیمی ہنسر مشہور اندلسوی سیاح اوس جغرافیکل مشن کو چیپر تہی کی گورنمنٹ نے کردستان اور میسوپوٹیمیا دوابہ فرات و دجلہ مین بھیجا تھا۔ مارچ سے شروع کرکے بماہ نومبر اوسے ختم کرکے اب حال مین ہی یہان واپس آئے ہین۔ مفروضہ مظالم ساسون کے وقت وہ ارمنی صوبہ بطلس مین موجود تھے اور انکا بیان ہے کہ اونہون نے وہان کوئی ایسی چیز دیکھی یا سنی نہین جس سے ان دردانگیز کہانیونکی جو مظالم آرمینیا کی نسبت مشہور کیجا رہی ہے کوئی اصلیت یا بنیاد قرار دیجا سکے۔

"سینور زیمی ہنسر ایک مہینہ قسطنطنیہ مین رہے مگر وہان اونہون نے اس معاملہ پر کسیطرح کی بحث کرنے سے صاف انکار کردیا۔ اب وہ سینٹ جیمز پاشا اللندن مین ہین اور اس سے زیادہ عرصہ تک خاموش رہنے کی کوئی وجہ نہین دیکھتے۔ اون کے خیال مین آرمینا کی موجودہ متوحش حالت کا الزام بہت کچھہ ان امریکن میتھوڈسٹ مشنون کے ذمہ عائد ہوتا ہے جو ایشیا کوچک مین ڈیرہ ڈالے ہوئے ہین۔ انکا بیان ہے کہ یہ مشنین آرمینیون کو ایسی سطحی تعلیم دیتی ہین جو حاجات مذکور کی ضرورتون کے بالکل متناقض ہے۔ ان مشنون کے طلبا اپنے گہرون کو واپس جانے اور اپنی اراضیات پر محنت کرنے پر کبہی راضی نہین ہوتے۔ انکو ہر وقت امریکن آزادی کا خبط سمایا رہتا ہے اور سو مین سے نناوے صورتون مین ارمنی ایجی ٹیٹر (شورش کنندگان) وہ شخص پائے گئے ہین جو اونکی مشنون کے شاگرد رہ چکے ہین۔

"سینور زیمی فرماتے ہین کہ یہ امر بالکل غلط ہے کہ ترکی باقاعدہ یا بیقاعدہ فوج نے عورتون اور بچون پر ظلم کیے یا ان کو بیحرمت کیا ہے۔ یہ کل واقعہ صرف ایک مقام کی شورش پر محدود ہے جو وہین اسی مقام مین دبا دیگئی۔

"پچھلے موسم سرما مین آرمینیون اور کردون کے درمیان جو لڑائیان اور ہنگامے ہوئے ہین ان کو بیان کرنے کے بعد صاحب موصوف ارشاد فرماتے ہین کہ ارمنی ایک بہت بڑی تعداد مین ساسون کے قریب اوئی تالوری مین جمع ہوئے گورنر بطلس کی درخواست پر زکی پاشا کی فوج کو حرکت دینے اور امن قایم کرنے کا حکم بھیجا گیا۔ اسپر چار پلٹنین جن مین تقریباً بارہ سو سپاہی تھے۔ جلدی جلدی اکٹھی کیگئین۔ اور آرمینیون کو منتشر کرنے کے لیے بھیجی گئین۔ فوج نے باغیون کو بتاریخ ۲۰۔ اگست ایک میدان مرتفع پر آدبوچا۔ اور ان کو ہتھیار رکھدینے کا حکم دیا گیا۔

"آرمینیون نے جو تعداد مین تین ہزار سے زیادہ تھے سپاہیون کو منہ چڑانا اور ان پر پتھر پھینکنے شروع

کر دیئے اور آخر مین اونہون نے فوج پر چند گولیان بھی چلا دین۔ جسپر فوج نے بھی ایک باڑہ ماری۔ اسپر ارمنی بھاگ گیے۔ اور ایک تنگ گہاٹی مین اکٹھے ہو گئے۔ جہان پہ ترکی فوج پھر انکے تعاقب مین پہونچگئی اور ترکی کمان افسر نے آشتی آمیز تقریر مین انکو منتشر ہوجانے کی نصیحت کی۔ چندنے اس نصیحت کو قبول کرلیا۔ مگر اکثرون نے ایسا کرنے سے انکار کیا۔ جسپر فوج نے پھر دوسری باڑہ ماری۔ اور کلہم تین سوارمنی مارے گئے۔ اور کل معاملہ مین صرف ایک ہی واقعہ کسیقدر سنگین ظہور مین آیا۔ یہ سچ ہے کہ بہت سے قیدی گرفتار کئے گئے تھے مگر وہ بعد مین رہا کردیئے گئے تھے۔

اب رہا یہ امر کہ اصلی محرک کون تھے اور کن کی مہربانی سے یہ حالت حادث ہوئی ہے۔ سو ہمارے خیال مین انگریزی زبان بولنے والی قومون کو پادری سر سہیلین صاحب جیسے معتبر اور متدین شخص کے بیان سے بڑھ کر جس نے اسقدر عرصہ پہلے یعنے ۲۳ دسمبر ۱۸۹۳ء کو اخبار "کان گری گیشنلسٹ" (مذہبی پرچہ) مین مندرجہ ذیل بے نظیر خط شایع کرکے ان سوالون کا جواب دیدیا ہے۔ کوئی اور جواب زیادہ مقبول نہین ہوسکتا۔

"ایک ارمنی فتنہ پرداز جماعت سلطنت عثمانیہ کے بعض حصونکی تمام عیسائی آبادی اور مشنری کام کو نہایت سخت نقصان اور زیان پہونچا رہی ہے۔ یہ ایک خفیہ انجمن ہے اور وہ اپنا کام ایسی باہنر مکاری اور چالاکی سے کر رہی ہے کہ اوس مکاری کو صرف مشرق کے لوگ ہی اچھی طرح سے سمجھ سکتے ہین"

"ایک پمفلٹ مین جو بڑی کثرت سے تقسیم کیا گیا ہے اخیر پر یہ اشتہار درج کیا گیا ہے "یہی صرف ارمنی ایسی جماعت ہے جو آرمینیا مین انقلابی تحریک کی رغبت دلا رہی ہے اور اوس کو پھیلا رہی ہے اوس کا صدر مقام اتھینسر (دار الخلافہ یونان) مین ہے اور اسکی شاخین آرمینیا کے ہر ایک قصبہ اور گانون مین اور نیز نو آبادیون مین موجود ہین۔"

"انجمن ہذا کے بانیون مین سے ایک مسمی نشان عراب دیان امریکہ مین ہے اور جو شخص مزید حالات دریافت کرنا چاہین وہ اس سے یا مرکزی کمیٹی کے ایجنٹ آرڈو سے خط وکتابت کرسکتے ہین۔ سابق الذکر کا پتہ ہے۔ نشان عرابدیان نمبر ۱۵ واشنگٹن سٹریٹ قصبہ ووسٹر ریاست مسسپی (صوبجات متحدہ امریکہ) اور آخر الذکر کو ڈاکخانہ اتھینسر یونان کی معرفت خطوط بھیجے جاسکتے ہین۔"

"ایک بڑے عقیل وفہیم ارمنی جنٹلمین نے جو نہ صرف ارمنی زبان بلکہ انگریزی بھی بہت شستہ اور پاکیزہ بولتا ہے اور انقلاب حکومت کا بڑا زبردست حامی ہے مجھے یقین دلایا ہے کہ آرمینیون کو بڑی زبردست امیدین ہین کہ وہ روسیون کے لیئے ایشیا کوچک مین داخل ہوکر اوسپر قابض ہونے کا رستہ تیار کر رہے ہین

مین نے دریافت کیا کہ کسطرح ؟ جس کے جواب مین اوسنے کہا کہ

"یہ تمام ہنچاگوسٹ (باغی ارمنی) گروہ جو کل سلطنت مین قایم ہو چکے ہین بموقع مناسب کے ملتے ہی ترکون اور کردون کو قتل کر دینگے۔ انکے دیہات کو جلا دین گے۔ اور پھر خود پہاڑون مین جا چھپین گے اس کارروائی سے مسلمان سخت غضب آلود ہو جائین گے۔ اور وہ یکبارگی اوٹھ کر بے پناہ آرمینیون پر جا پڑین گے۔ اور ان سخت وحشیانہ طریقون سے ذبح کرنا شروع کر دین گے جسپر روس انسانیت اور عیسوی تہذیب کی حمایت کرنیکے لیئے حملہ آور ہو جاے گا اور قبضہ کر لیگا"

یہ سنکر جب مین نے اس تجویز کو نہایت ہی سفاکانہ اور ابلیسانہ کہا تو پھر مجھے بڑی متانت اور سنجیدگی سے یہ جواب دیا۔

"تم مین بیشک ایسی ہی معلوم ہوتی ہوگی مگر ہم آرمینیون نے آزاد ہونے کی ٹھان لی ہے یورپ نے بلغاری مظالم کیطرف توجہ کی اور بلگیریا کو آزاد کرا دیا۔ اسیطرح جب لاکھون عورتون اور بچون کے خون کی ندیان بہینگی۔ اور انکی آہ و بکا آسمان تک پہونچے گی تو وہ ہماری فریاد کو بھی سنے گا"

مین نے اوسے یہ سمجھانے کی بیفایدہ کوشش کی کہ یہ تجویز آرمینیونکا نام تک تمام مہذب لوگون مین قابل نفرت وحقارت بنا دیگی مگر اوسنے جواب دیا کہ "ہم مایوس ہو گئے ہین۔ اور ہم یہی کرین گے" مین نے کہا "مگر تمہاری قوم روسی حفاظت کی خواہشمند نہین ہے وہ تو ٹرکی ہی کو خواہ وہ کیسی بُری ہو ترجیح دیتی ہے دونون سلطنتونکی حدین کئی سو میل تک ایک دوسرے سے ملحق ہین۔ اور ایک سے دوسری مین ہجرت کر جانا ہر وقت نہایت آسان ہے اور یہ اتصال آجکا ہی نہین ہے۔ بلکہ اسلامی حکومت کے آغاز ہی سے یہی کیفیت ہے۔ پس اگر تمہاری قوم روسی گورنمنٹ کو پسند کرتی تو آج ٹرکی مین ایک خاندان بھی نظر نہ آتا اوسنے جواب دیا۔ "ہان جو کچھہ تم نے کہا ہے درست ہے مگر اسی حماقت کی بدلے تو وہ تکلیفین اوٹھا رہے ہین اور ابھی اوٹھائین گے"

"میری اور بھی کئی لوگون سے گفتگو ہوئی جو اسیطرح کے ارادے رکھتے ہین مگر یہ بات کوئی بھی تسلیم نہین کرتا کہ وہ انجمن مذکور کا ممبر ہے۔ لیکن جو لوگ قتل و آتشزدگی کو مباح سمجھتے ہون جھوٹ بولنا انکے سامنے کیا حقیقت رکھتا ہے۔"

"ٹرکی مین جماعت مذہبی ترکون کو پروٹسٹنٹ پادریون اور پروٹسٹنٹ آرمینیون کے برخلاف برانگیختہ کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ مقام مرسوان مین جسقدر ہنگامے ہوئے تھے وہ سب اسی جماعت کی کارروائیون سے ہوئے تھے۔ وہ سب کے سب بڑے مکار۔ بے اصولے اور ظالم ہین۔ وہ خود اپنی جماعت کے

لوگون کو قتل کر دینے کی دہمکیین دیکر اون سے زرچندہ جبراً طلب کرتے ہین۔ اور یہ دہمکیان محض ڈراوا ہی نہین۔ بلکہ اکثر عمل مین بھی لائی جاتی ہین۔ میںنے اس ہنچاگوسٹ انقلابی جماعت کی ناپاک اغراض مین سے صرف چند ایک ہی کا۔ اور وہ بھی حتے الامکان نہایت ہی نرم اور رعایتی انداز سے پردہ فاش کیا ہے اوس کا آغاز روس سے ہوا ہے اور روسی سونا اور روسی چالبازی ہی اسکی روح و روان ہین۔ تمام پادریون کو جو خواہ وطنی ہون یا اجنبی لازم ہے کہ اس انجمن کی برملا مذمت کرین۔ اور پروٹسٹنٹ پادریون کو تو خاصکر بڑے زور سے اسکی مذمت کرنی واجب ہے۔ اسی جماعت کے ممبر ہر ایک اتواری سکول مین داخل ہونے اور معصوم اور بھولے بھالے لوگون کو دہوکہ دینے اور اون کو ہر طرح سے باغی بنانے اور اپنے ساتھ شامل کرنے کی کوشش کر رہے ہین۔ اسلیئے ہمکو ہوشیار رہنا چاہیئے کہ آرمینیونکی حمایت کرتے وقت ہم کوئی ایسا فعل تو نہین کر رہے جو کیسطرح سے اس کمبخت انجمن کی اغراض کا جس سے ہر ایک شخصکو نفرت کرنی چاہیئے موید ہو سکے ہم مانتے ہین کہ ممکن ہے اس ملک (امریکہ) کے چند ارمنی ہنچاگواسٹ انجمن کے ظالمانہ ارادون اور اوسکے اصلی مدعا سے ناواقف ہون اور محض حب الوطنی سے اونکے ساتھ شامل ہو گئے ہون۔ ماسوا ازین ہم صوبہ آرمینیا کے ارمنی باشندون کی مصیبتون سے ہمدردی بھی رکھتے ہین لیکن ایسی سربراختہ اور مہلک کوششون سے جن کا نتیجہ پروٹسٹنٹ مشنون۔ گرجون۔ سکولون اور انجیلی تبلیغ سب کو ایک ایسی عام تباہی مین جسکے ہم پہونچانے کی بڑی مستعدی اور مکاری سے کوشش کیجا رہی ہے ڈالدینے کا ہو۔ بالکل الگ رہنا اشد ضروری ہے مین تمام وطنی اور غیر وطنی پادریون کو آگاہ کرتا ہون کہ وہ ہنچاگواسٹ لوگون سے کیسطرح کا کوئی تعلق ہرگز نہ رکھین اور نہ اسے کوئی اتحاد و موانست ہی کرین۔

راقم مسِز ہیلن اِز لیکسنگٹن (امریکہ) مورخہ ۲۲ دسمبر ؁

اس سچی پیشگوئی کرنیوالی خط کے ساتھ ہم ایک اخبار کے خاص نامہ نگار کی خط سے مندرجہ ذیل اقتباسات درج کردینے مناسب خیال کرتے ہین۔ نامہ نگار مذکور بالیقین ترکون اور ترکی گورنمنٹ کا دوست نہین ہے مگر پھر بھی جو کچھہ لکھتا ہے وہ یہ ہے:-

"یہ ایک امر واقعہ ہے کہ چند ارمنی مفسدون نے مقام مارسوان کے پادری ایڈورڈ ورگز اور دو دیگر امریکن پادریون کو خود قتل کرکے الزام ترکون کے سر تھوپنے کی صلاح کر لی تھی تاکہ صوبجات متحدہ ترکی گورنمنٹ سے لڑائی شروع کر دے جس سے آرمینیون کا آزاد ہونا ممکن ہو جائیگا۔ اللہ اکبر یہ ایک ایسی ابلیسانہ سازش ہے کہ تواریخ عالم کے ہزارون صفحے الٹنے پھر بھی اسکی نظیر بمشکل ملیگی۔ اور غضب یہ ہے کہ اگر پادریون کو انکا ایک ارمنی دوست خبردار نہ کر دیتا تو وہ ضرور ہلاک کر دیئے جاتے

"ڈاکٹر رگز سے بڑی نفس کشی سے محض للہی طور پر اپنی عمر مشنری سکولون مین ارمنی نوجوانون کے تعلیم دینے پر خرچ کردی ہے۔ اور آرمینیون کو لائق اور حکومت کرنے کے قابل بنانے مین جو کچھہ اوسنے کیا ہے کسی ارمنی نے اوس کا عشر عشیر بھی کرکے نہین دکھلایا لیکن افسوس سازشیون نے اسکا بھی کوئی لحاظ نہ کیا۔۔۔۔۔۔ یہ کہنا تو بیشک ناممکن ہے کہ انقلاب پسند لوگون مین آزادی کے خیالات فلان حدتک غالب ہین لیکن بعض سرغناؤن کی تجویز بلاشبہ ایسی خوفناک ہین کہ اون کو سنکر رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہین۔ بالاختصار انکی تجویزین یہ ہین کہ ترکون پر ناگفتنی مظالم توڑے جاوین۔ تاکہ وہ غضب مین آکر اونکے جواب مین ایسی وحشیانہ حرکات کا مرتکب ہون کہ عیسائی دنیا اون سے چونک اُٹھے۔

زیادہ تر قابل افسوس یہ امر ہے کہ جب ان تجویز کنندگان کو نصیحت کیجاتی ہے کہ تمہاری یہ تدبیرین عیسائیت کے نقیض ہین تو وہ جواب دیتے ہین کہ "تم کو یہ ظالمانہ اور وحشیانہ معلوم ہوتی ہونگی مگر جو کچھہ ہم کررہے ہین اور جس غرض کیلئے کررہے ہین انہین ہم خود خوب سمجھتے ہین"

"ان لوگون نے حصول روپیہ کیلئے جو طریقے مقرر کیئے ہوئے ہین۔ وہ بھی پولیٹکل ایجی ٹیشن کی تجاویز سے کچھہ کم نفرت انگیز نہین ہین۔ گانٹھہ کے پورے اور عقل کے اندھے آرمینیون کو مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ کمیٹی کو اتنے اتنے ہزار پیاسٹر کی امداد دین اور روپیہ حاصل کرنیکے وسائل بھی بڑی وضاحت کیساتھہ مقرر کیئے گئے ہین۔ اسکی مثال مین ہم ایک واقع ذیل مین درج کرتے ہین:۔

"ایک متمول ترک کو جو قسطنطنیہ مین سرکاری ملازم ہے ایک دن یہ خط ملا کہ اگر وہ چوبیس گھنٹے کے اندر فلان مقام پر بارہ ہزار پیاسٹر نہ رکھدے گا تو وہ قتل کردیا جاوے گا تحقیقات شروع ہونے پر معلوم ہوا کہ خط مذکور ایک ارمنی کا لکھا ہوا تھا جو کئی برسون سے اسی ترک کا ملازم تھا۔ اور بڑا اعتباری سمجھا جاتا تھا۔ نوکر مذکور نے اپنے جرم سے اقبال کیا۔ مگر ساتھہ ہی اپنے بچاؤ مین یہ عذر کیا کہ انقلاب پسند مفسدون نے اوسے قتل کرنے کی دہمکی دیکر اس خط کے لکھنے پر مجبور کیا تھا۔ پس ظاہر ہے کہ وہ دو بلاؤن مین گرفتار تھا۔ اور بیچارہ نے چند برسون کی قید کے عوض اپنی جان کو مفسدون کے ہاتھہ سے بچالیا۔ یہ عام یقین ہے کہ اس طریقہ سے بہت روپیہ بہم پہونچایا جاتا ہے۔ مگر یہ کوئی شخص نہین کہہ سکتا کہ آیا وہ روپیہ ان انقلابی مفسدون کی جیبون سے بھی باہر نکلتا ہے یا نہین۔ البتہ عام خیال ہے کہ یہ روپیہ بندوقون اور گولی بارود کے خریدنے پر صرف ہوتا ہے۔ لیکن اسکا علم بھی اس انقلاب چلانے والے مفسدون کو ہی ٹھیک طور پر ہوسکتا ہے"

مندرجہ بالا عبارت کو پڑھ کر روئے زمین پر کیا کوئی ایسا شخص جسمین صداقت اور عام

دانائی کا ایک ذرہ بھی ہو یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ ترکی گورنمنٹ اور ترک لوگ ہی ہین جو آرمینیون کو ستا رہے
ہین۔ اور اون کے مذہب اور نسل کو روئے زمین سے نیست و نابود کرنے کی کوشش کر رہے ہین۔ بلکہ
برخلاف اس کے یہ امر واقع ہے کہ وفادار اور قانون کی متابعت کرنے والے ارمنیون کی نہ فقط حفاظت
ہی کیجاتی ہے بلکہ وہ بڑے بڑے اعلیٰ سرکاری عہدون پہ مامور کیئے جاتے ہین چنانچہ اون مین سے
ایک (آرتیان واویان پاشا مترجم) اس وقت امپیریل گورنمنٹ کا ایک وزیر بھی ہے نیز یہ بھی ایک
امر واقعہ ہے کہ ٹرکی کے ارمنی جو تعداد مین نو لاکھ سے کچھ زیادہ نہین (کیونکہ اونکی تعداد اس سے متجاوز
نہین ہے) اپنے سکول رکھتے ہین۔ اونکی زبان اور علم ادب محفوظ ہے۔ اونکی قومیت کی عزت کیجاتی
ہے اور اون کے سرکردہ آدمی بڑے بڑے اعلیٰ اور ذی عزت عہدون پر مامور کیئے جاتے ہین۔ درآنحالیکہ
عیسائی یوروپ اور امریکہ یہودیون کی خس کے برابر بھی پروا نہین کرتے اور رومن کیتھولک ہسپانیہ
نے اپنے یورپی علاقہ مین ایک واحد مسلمان کو رہنے نہین دیا۔ اور صدیان گذرین کہ انکو وہین نکالا دیدیا
اس عظیم الشان فرق کی یہ وجہ ہے کہ اسلام فی الحقیقت اصولاً اور رواجاً ہر طرح سے ایک نہایت بے تعصب
اور صلح کل مذہب ہے۔ اگر وہ ایسا نہ ہوتا تو آج اس وقت ٹرکی کے وسیع مقبوضات مین ایک عیسائی
رعایا کا نام نہ پایا جاتا۔ مگر ساتھ ہی ترکونکی خوش قسمتی سے وہ نہ ختم ہونے والا جسے مشرقی مسئلہ کہا
جاتا ہے اس کا بھی آجکے دن کوئی وجود نہ ہوتا۔ ترک فی زماننا اس بے تعصبی کیوجہ سے سختیان جھیل
رہے ہین جو اون کے مذہب کا ایک اصلی اور لازمی اور ضروری جزو ہے۔ یوروپ اور امریکہ کو
ان کا مشکور رہنا چاہیئے۔ لیکن اس کے عوض ہم بہت سے فصیح و بلیغ عیسائی جنونیون کو دیکھ رہے
ہین کہ وہ ٹرکی مین اوس چیز یعنے سرکشی و بغاوت کی حمایت کر رہے ہین۔ جسے وہ اپنے ملکون مین کبھی
رونق دینے کی کوشش نہ کرین۔

یہی ناانصافی ٹرکی سے اوسکی اس پالیسی کی نسبت ظاہر کیجاتی ہے جو وہ امریکہ کے باشندگان
بن گئے ہوئے آرمینیون سے اون کے اپنے مولد و وطن (آرمینیا) کو واپس آنے پر برتتی ہے۔ اور باب
عالی پر بے تعداد نامعقول اور بے بنیاد اتہام اس لیئے لگائے جاتے ہین کہ خواہ امریکہ و ٹرکی مین
نیچرولائیزیشن (دوسرے ملک کی رعیت کو اپنی رعیت بنانا) کے متعلق کوئی معاہدہ موجود نہین ہے مگر
وہ اس قانون پر کیون کاربند ہوتی ہے جو نہ صرف ضروری اور نہایت مدبرانہ ہے بلکہ ان ارمنی ہنگامون
کے شروع ہونے سے برسون پہلے جاری کیا گیا تھا۔

اس لیئے اصلی واقعات کا (جیسا کہ وہ درحقیقت ہین۔ نہ کہ ویسے جیسا کہ ترکی کے بدنام کنندگان نے

اوسکو توڑ مروڑ کر ظاہر کیا ہوا ہے) بیان کر دینا ہمیں یقین ہے کہ اس قاعدے کے سمجھنے کیلئے نہایت کارآمد ثابت ہوگا۔

لیے اندر درخواست دیں سے عثمانیہ قومیت کی حیثیت تو پھر حاصل کر سکتی ہے لیکن یہ صرف اوسی ذات سے متعلق ہے۔ اوسکی جائداد بہرحال ملک کے عام قوانین کے تابع ہوگی۔

اوسکو توڑ مروڑ کر ظاہر کیا ہوا ہے) بیان کر دینا ہمین یقین ہے کہ مقدمہ کے سمجھنے کیلئے نہایت کارآمد ثابت ہوگا۔

عثمانیہ پنچو رسے لائی ریشن کے متعلق قانون ۱۹ جنوری ۱۹۳۳ء کو نافذ کیا گیا تھا اور وہ حسب ذیل ہے:

دفعہ ۱۔ ہر ایک شخص جسکے ماں باپ عثمانی ہوں یا اوس کا صرف باپ عثمانی ہو عثمانی رعیت ہے۔

دفعہ ۲۔ ہر ایک جو اجنبی والدین کی اولاد ہے مگر عثمانیہ سرزمین مین متولد ہوا ہو وہ بالغ ہونیکے تین برس بعد عثمانی رعیت کی حیثیت کے مستحق ہونیکا دعوے کر سکتا ہے

دفعہ ۳۔ ہر ایک بالغ اجنبی جو برابر پانچ برس مسلسل سلطنت عثمانیہ مین رہائش پذیر رہا ہو وہ براہ راست یا کسی معرفت زیر صیغہ خارجیہ کے پاس درخواست کرنے سے عثمانی رعیت کی حیثیت حاصل کر سکتا ہے۔

دفعہ ۴۔ امپیریل گورنمنٹ اپنے غیر معمولی اختیارات کی رو سے کسی اجنبی کو جس نے مندرجہ بالا دفعات کی شرائط پوری نہ کی ہوں مگر جو اس خاص رعایت کے قابل سمجھا جاتا ہو عثمانیہ قومیت عطا کر سکتی ہے

دفعہ ۵۔ وہ عثمانی رعیت جس نے امپیریل گورنمنٹ کی اجازت سے کوئی اجنبی قومیت اختیار کر لی ہو وہ ایک اجنبی رعیت متصور ہوتی ہے۔ لیکن برخلاف اس کے اگر وہ بلا اجازت امپیریل گورنمنٹ کے کسی دوسری سلطنت کی رعیت بنگیا ہو۔ تو اوسکی یہ تبدیلی حیثیت کالعدم اور بے اثر سمجھی جاوے گی۔ اور وہ ہر طرح سے عثمانیہ رعیت ہی شمار ہوتا اور اس سے اسی حیثیت سے برتاؤ ہوتا رہے گا۔

کوئی عثمانیہ رعیت کسی صورت مین بھی اپنے آپ کو کسی اجنبی سلطنت کی رعیت نہین بنا سکتی جبتک کہ وہ پہلے سارٹیفکٹ اجازت حاصل نہ کر لے جو فرمان شاہی کے رو سے تیار کیا گیا ہو۔

دفعہ ۶۔ مگر امپیریل گورنمنٹ کسی ایسی عثمانی رعیت کی نسبت جس نے اپنے شہنشاہ کی اجازت کے بغیر کسی دوسری گورنمنٹ کے ماتحت فوجی ملازمت اختیار کر لی ہو یا کسی اجنبی سلطنت کی رعیت ہونیکی حیثیت اختیار کر لی ہو یہ حکم دے سکتی ہے کہ اوسنے اپنی عثمانی قومیت کھو دی ہے

اس صورت مین عثمانیہ قومیت کی حیثیت کی کھو جائیگا ...... (بدیہی اور لازمی) یہ اثر ہوگا کہ وہ شخص جسنے وہ حیثیت کھوئی ہوگی سلطنت عثمانیہ کو واپس نہین آسکے گا

دفعہ ۷۔ وہ عثمانیہ عورت جسنے کسی اجنبی سے شادی کر لی ہو بیوہ ہونے پر اپنے خاوند کی وفات کے تین برس کے اندر درخواست دینے سے عثمانیہ قومیت کی حیثیت کو پھر حاصل کر سکتی ہے لیکن یہ شرط صرف اوس کی ذات سے متعلق ہے۔ اوسکی جائداد یا جائداد منقولہ کی بابت عام احکام قوانین کے تابع ہوگی

دفعہ ۸۔ ایسی عثمانیہ رعیت کا بچہ خواہ وہ نابالغ ہی ہو جسنے اجنبی توبیت اختیار کرنے سے اپنی توبیت کھودی ہے اپنی باپ کی حیثیت پر نہین جاتا۔ بلکہ عثمانیہ رعیت ہی رہتا ہے اوسیطرح سے کسی ایسے اجنبی کا بچہ خواہ وہ نابالغ ہی ہو جس نے خودکو تو عثمانی بنا لیا ہو اپنے باپ کی حیثیت کی تقلید نہین کرتا۔ بلکہ برابر اجنبی رہتا ہے۔

دفعہ ۹۔ ہر ایک شخص جو قلمرو عثمانیہ مین رہتا ہے عثمانی رعیت سمجھا جاتا ہے۔ اور اسی حیثیت سے اوس کے ساتھ برتاؤ کیا جاتا ہے۔ مگر یہ کہ اوس کے اجنبی ہونے کی حیثیت باضابطہ طور پر ثابت کیگئی ہو۔

مندرجہ ذیل سرکلر مورخہ ۲۶ مارچ ۱۸۶۹ء از جانب وزیر اعظم بنام جملہ گورنر جنرلان مین اس قانون کے مضامین کی بخوبی توضیح کردیگئی اور اس کے اصلی معنی بتادیے گئے تھے۔

"عثمانیہ نیشنلٹی (توبیت) کا قانون جو ۶ شوال ۱۲۸۵ ہجری (مطابق ۱۹ جنوری ۱۸۶۹ء) کو نافذ ہوا مین نے بذات خاص تمھارے پاس بھیجا تھا۔ اور اگرچہ اوسکا متن ایسا نہین ہے کہ اوس سے متعدد معانی مستنبط ہو سکین۔ تاہم مین اوسکی نہایت ہی ضروری شرائط کی غرض وغایت کی تشریح کردینا ضروری خیال کرتا ہون

"سب سے اول مین اس امر کے بیان کرنے کی حاجت نہین پاتا کہ قانون مذکور کسی دوسرے قانون کیطرح اثر پس بینی نہین رکھتا۔ بلکہ وہ تمام اشخاص جو اوس سے پہلے عثمانیہ قوم مین داخل شدہ تسلیم ہوچکے مین اور نیز وہ کل دیسی عثمانی رعایا جن کو بروئے معاہدات یا اون خاص قرارون کے روسے جو باب عالی اور دول غیر کی سفارت ہائے متعینہ دربار ہمایون کے درمیان طے ہوچکے ہین شہنشاہی گورنمنٹ اجنبی توبیت مین داخل شدہ تسلیم کرچکی ہے۔ برابر بطور سابق عثمانیہ یا اجنبی رعایا متصور ہونگے۔

دفعات ۱۔ ۲۔ ۳ و ۴ کی عبارت ایسی صاف ہے کہ اوسکی توضیح کی کوئی ضرورت نہین ہے۔ البتہ یہ اشارہ کیئے دیتا ہون کہ چونکہ ہر ایک شخص کی بلوغت کا وقت صرف اس شخص کا پرسنل (ذاتی) قانون یعنی جسسے وہ نسبت رکھتا ہے ملک کا قانون معین کرتا ہے اور یہ قانون مختلف ممالک مین مختلف ہے بعض مین حد بلوغت پچیس برس ہے اور اس سے بھی زائد مقرر ہے اور بعض مین اس سے کم۔ اس لیئے اول تمام اجنبی رعایا پر جو عثمانیہ گورنمنٹ مین داخل ہونے کی درخواست کرے یہ ثابت کرنا لازمی ہوگا کہ وہ اپنے اپنے ملک متوطنہ کی قانون کے مطابق بالغ ہوچکے ہین۔

دفعہ پانچ کے روسے رعایائے عثمانی کے ہر ایک شخص پر جو کسی خارجی ملک کی رعایا بننا چاہتا ہو لازم آتا ہے کہ وہ اس سے پہلے ایک تحریری پروانہ حاصل کرے جو اوسکو ایک فرمان شاہی کے روسے عطا کیا جاویگا

جس کے بغیر کسی دوسرے ملک کی رعایا سے اسکی شمولیت بے سود اور فضول سمجھی جاوے گی بلکہ دولت عالیہ اسکی نسبت اس امر کا اعلان کرنے کی مختار ہوگی (بروے دفعہ ۶) کہ وہ رعایاے عثمانی سے خارج ہے جس سے کہ بجائے خود دولت عثمانیہ سے اسکی باز آمد مسدود ہوجائے گی۔

دفعہ ۶ میں جس سزا کا ذکر ہے اسکی تعمیل تمام تر دولت عالیہ سے ہی تعلق رکھتی ہے۔ اگر کوئی شخص رعایای دولت عثمانی ہو مگر بلا سرکاری پروانہ حاصل کیئے کسی دوسرے ملک کی رعایا بنگیا ہو۔ عہدہ داران دولت عالیہ اسکی اس شمولیت کو بیکار سمجھینگے۔ اور اس کے اخراج کے واسطے کوئی کارروائی عمل مین نہ لائینگے جبتک کہ پہلے براہ رحمت بابعالی سے ہدایت نہو۔

(۱) چونکہ رعایاے عثمانیہ کی کوئی عورت جب کسی پردیسی سے شادی کرے تو رعایاے عثمانی مین شامل نہین رہتی۔ وہ بروے دفعہ ۷ کے مجاز ہے کہ اگر وہ بیوہ ہوجاوے تو از سر نو عثمانی رعایا قرار پاسکتی ہے بشرطیکہ شوہر کی وفات کے بعد تین سال کے اندر اندر دولت عثمانیہ کو اس سے اطلاع دیدے۔

(۲) دفعہ ۸ سے قرار پاتا ہے کہ باپ کے کسی دوسرے ملک کی رعایا مین شامل ہونیکا اثر اولاد پر نہین پڑتا خواہ اولاد نابالغ ہی ہو۔ دوسرے ملک کی رعایا مین شمولیت کا حق اگر باپ کو عطا کیا جاوے تو اولاد تک نہین پہونچتا جبتک کہ اولاد بھی اسکی خواہشمند نہ ہو۔ اگر اولاد بالغ ہے تو اوس کو اختیار ہے کہ درخواست دیکر باپ کیطرح اس ملک کی رعایا مین شامل ہوجاوے۔ اور اگر بالغ نہین تو سن بلوغ کو پہونچکر وہ ایسا کرسکتی ہے یہ سمجھنا آسان ہے کہ یہ دفعہ علاوہ اس کے کہ یوروپ کے ایک کثیر حصہ کی آئین کے مطابق ہے اولاد کے فائدہ ہی کے واسطے وضع کیگئی ہے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ اکثر کو اپنے باپ کی شمولیت سے تکلیف ہو اور نقصان پہونچے لیکن اس دفعہ کی تعمیل اوس اولاد پر لازم ہے جو باپ کے رعایاے ملک غیر مین شامل ہونیکے بعد پیدا ہوئی ہو ایسی اولاد باپ کی شمولیت کیوجہ سے اسکی اس قوم مین شامل ہوگی جسمین کہ وہ پیدا ہوئی ہے۔

(۳) آخری جملہ قانون کا تمامتر انہی لوگونکی نسبت ہے جو بوجوہات معقول رعایاے عثمانی سمجھے جاوین اور بغیر ثبوت کے کسی دوسری قوم مین شامل ہونے کا دعوے کرین۔ یہ ظاہر ہے کہ اس قسم کا تنازعہ جب پیش آوے تو ایسے لوگون کو جو دوسری قوم مین شامل ہونیکا دعوے کرین شہادت پیش کرنی لازم ہے اور جبتک کہ ایسی شہادت پیش نہ کیجاوے عہدہ داران دولت عالیہ کو چاہیئے کہ انکو رعایاے عثمانی سمجھین کیونکہ وہ سرزمین سلطنت عثمانی پر ہین۔

(۴) اس کے لکھنے کی تو کچھہ ضرورت ہی نہین کہ دفعہ ۸ کا اثر ان حقوق پر بالکل نہین پڑتا جو پردیسیون کو عہدنامون کی رو سے حاصل ہوئے ہین ورنہ اسکی رو سے عہدہ داران دولت عثمانیہ مختار ہین کہ ان کے [illegible]

سے انحراف کرین جو ایسے عہدناموں کی رو سے ان تعلقات کے بارے مین قرار پائے ہین۔ جو ان کو پرڈیسیونکی کے ساتھ حاصل ہین۔

گورنر جنرل صاحب آخر مین مین آپ کی توجہ اس امر کیطرف مبذول کرتا ہون کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے ملک کی رعایا مین شامل ہوجاوے تو اس شمولیت سے وہ ان دیوانی یا فوجداری جرائم کی پاداش سے بری نہین ہوسکتا۔ جو اسکی شمولیت سے پہلے اس کے برخلاف اس ملک مین وائر تھے۔ جس ملک کی وہ رعایا تھا۔

میرے گورنر جنرل صاحب آپ براہ مہربانی ان نئے قانونکی تعمیل شرائط مین اون ہدایات کی سخت پابند رہین۔ آپ کے فرائض کی آسانی کے خیال سے یہ مراسلہ غیر اقوام مین بھی روانہ کردیا جاویگا جن کا باب عالی سے تعلق ہے تاکہ انکی ملک کے مختلف مقامونمین اعلی افسرون کو اس سے اطلاع ملجاوے +

آرمینیون اور اون کے امریکن دوستون نے پبلک طور پر یہ بیان کیا ہے کہ قانون متذکرہ بالا صرف ارمینون سے اور نیز ان ارمینون سے جو دیگر ممالک مین نہین بلکہ صوبجات متحدہ مین آباد ہو گئے ہین متعلق ہے۔ مگر قانون مذکور کا سرسری مطالعہ ثابت کردیگا کہ یہ جھوٹے بہتانات فقط عام رائے کو گمراہ کرنیکے لیئے لگائے جاتے ہین۔ یہ قانون بلا تمیز مذہب و قومیت ان تمام اشخاص کیلیئے ہے جو پہلے عثمانی رعایا تھے اور پھر صوبجات متحدہ یا یوروپ کی کسی ملک کی قومیت مین شامل ہوگئے۔ مگر ارمنی بھلا مانس کسی یوروپین ملک کی رعیت بننے کی تو خواہش ہی نہین رکھتے جسکی تین وجہین ہین۔

اوّل۔ یہ کہ یوروپ اونکی خصلتون سے اچھی طرح واقف ہے۔ اور امریکہ بالکل ناواقف۔

دوم۔ یہ کہ امریکن پادری ارمینیون کو اپنے مذہب مین لانے اور وہ کمبخت تعلیم دینے مین جسے مسٹر زیمی نیر ترکی گورنمنٹ کے حق مین نہایت زبون اور مضر تصور فرماتے ہین جو کوشش کرتے ہین وہ ان سیہ کارون کو صوبجات متحدہ کے پسند کرنے اور ترجیح دینے پر مائل کرتی ہین۔

سوم۔ یہ کہ ارمنی لوگ امریکن قانون نیچرلائی زیشن (قومیت اختیار کرنے کا قانون) کو اپنے خفیہ اور مفسد تجاویز و اغراض کیلیئے بہت زیادہ مفید خیال کرتے ہین۔ کیونکہ امریکن پاسپورٹون (پروانجات راہداری) مین ویسی کڑی شرطین نہین ہوتین جیسی کہ عموماً دیگر ممالک کی پروانجات مین۔ چنانچہ انگریزی پاسپورٹون مین مندرجہ ذیل فقرے کا ہمیشہ بالالتزام اندراج ہوتا ہے۔

[illegible] ۔۔۔ کہ کسے اسپری احنبی ریاست

کی حدود مین ہو جبکا وہ سارٹیفکیٹ پیش کرے۔ لائیشن (رعیت بننے کا پروانہ) حاصل ہونے سے پہلے رعیت تھا تو
وہان رعیت سرکار برطانیہ متصور نہین ہوگا۔ مگر یہ کہ وہ ملک مذکورہ کے قوانین یا کسی خاص عہد نامہ کی رو سے
اوس ملک کی رعیت محسوب ہونے سے آزاد ہو گیا ہوا ہو۔"

پس امریکن پاسپورٹون مین بھی اگر کوئی ایسا ہی پر حکمت فقرہ مندرج ہو جاوے تو یہ ارمنی جو صرف
صوبجات متحدہ کی گورنمنٹ کی حفاظت و حمایت مین اپنے آپ کو محفوظ کرنے کے لیئے اب امریکن شہری اور رعیت بننے کے
ایسے آرزومند ہو رہے ہین فورًا امریکن شہریت کو خیرباد کہدین۔ اور اون کے سطر سے دفع ہو جانے سے واشنگٹن
(دار الخلافہ صوبجات متحدہ) کا محکمۂ امور ریاست بیشک خداوند کریم کا بڑے شکر ادا کرے اور اوس کے سر سے
ایک بہت بڑا خواہ مخواہ کا بکھیڑا اور جھمیلا دور ہو جاوے۔ تقریبًا تمام ارمنی نیک نیتی سے ہرگز امریکہ کی رعیت
نہین بنتے۔ بلکہ برخلاف اس کے بلا استثنا بشرط امکان ٹرکی کے برخلاف گورنمنٹ امریکہ سے کام لینے کیلئے۔
اس امر کا ثبوت صوبجات متحدہ کے موجودہ قابل لایق سفیر متعینہ قسطنطنیہ مسٹر الیگزینڈر ٹیرل صاحب کی سرکاری
رپورٹ کے مندرجہ ذیل اقتباس سے بہ وضاحت مل رہا ہے۔ وہ ۲۹ ستمبر سنہ ۱۸۹۳ء کی مراسلہ مین تحریر فرماتے
ہین:۔ "کہ یوروپ کے تارک الوطن تو نیک نیتی سے صوبجات متحدہ کی رعیت بنتے ہین مگر ایشیائی تارکان
وطن کی یہ کیفیت نہایت ہی شاذ و نادر ہے۔ مجھے یہ اچھی طرح سے معلوم ہو گیا ہے کہ ارمنیون نے یہ قاعدہ کلیہ
بنا رکھا ہے جس کی مستثنے البعض کالمعدوم ہین کہ جونہی امریکہ مین جا آباد ہوئے وہ وہانکی رعیت تسلیم کر لیے جاتے
ہین نہ وہین وہ مستقل رہائش کا ارادہ کر کے فورًا اپنے ملک کو واپس چلے آتے ہین۔"

"ہم اوپر بیان کر آئے ہین کہ بالعموم تمام امریکن پادری ٹرکی کے برخلاف ارمنی مفسدین کی حمایت
کرتے ہین۔ ہمارے اس بیان کی تصدیق ان تحریری اظہارات سے ہوتی ہے جو امریکن بورڈ آف کمشنرز فار
فارین مشنز (امریکہ کی طرف سے ممالک غیر مین قایم کی ہوئی مشنون کے کمشنرونکی کمیٹی) نے مشتہر کیے ہین۔ ان
منصف مزاج کمشنرون نے ارمنیون کو سلطان المعظم کی فرمانبردار رعیت بننے کی نصیحت کرنے اور مصایب
ساسونکی تحقیقات کنندہ کمیشن کی رپورٹ او نتیجہ کا انتظار کرنے کی بجائے نہایت خوفناک کشت و خون
کے ظہور پذیر ہونے کی تصدیق کرنے کو زیادہ قرین انصاف اور باموقعہ خیال کیا۔ در انحالیکہ بورڈ مذکور
کو یہ جان رکھنا چاہیئے تھا کہ ترکی گورنمنٹ کبھی بھی کسی قسم کے خوفناک کشت و خون کیئے جانے کی روادار
نہین ہے اور کہ خود امریکن پادریون اور مدرسونکی موجودگی ہی جو زیادہ تر محض ارمنیون کو پروٹسٹنٹ
بنانے کیلئے سلطنت عثمانیہ مین قیام پذیر اور قایم ہین۔ ترکی قوانین کی بے تعصبی اور صلح کلی کو ڈنکے کی
چوٹ ثابت کر رہی ہے۔ ہم امریکن پادریون کو نصیحت کرتے ہین کہ اگر وہ ٹرکی مین ناراض اور متنفنی ارمنیون

کی حمایت اور طرفداری مین برابر مصروف رہے تو ایسی پالیسی پر کاربند ہونے والے سمجھے جاوینگے جو امریکن گورنمنٹ اور امریکن قوم کے منشا اور دلی خواہش کے نقیض ہے۔ اونہین یہ سمجھہ رکھنا چاہئیے کہ خواہ ہے کچھہ ہو ٹرکی نے بہر کیف اپنی مقبوضات مین امن قایم رکھنا ہے۔

دہ اجنبی سازشون کے مواد کو اپنے ممالک محروسہ مین پکنے کی اجازت نہین دے سکتی اور شدہ ہوا معاملات بلغاریہ مین امریکن شرکت کی متعلق ایک ارمنی نے جو مندرجہ ذیل اقبال کیا ہے اوس پر وہ اظہار کرنے مین بالکل حق بجانب ہے۔ ارمنی مذکور اخبار بوسٹن ہیرلڈ کو لکھتا ہے کہ مین کچھہ عرصہ سے دیکھہ رہا ہون کہ پادری سیرس ہملین صاحب نے ان مختلف کیٹیون کو جو اس ملک (صوبجات متحدہ) مین آرمینیونکی حمایت مین منعقد ہوئی ہین ہمدردی اور اعانت کی خط ایسے الفاظ مین تحریر کیئے ہین کہ اون سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس تحریک کی سخت مخالف ہین مگر چند برس گذرے ہین مینے اون کو بمقام امہرسٹ (واقع ریاست مس پی صوبجات متحدہ) لیکچر دیتے سنا تھا۔ اوہ اس وقت وہ کس فخر سے حاضرین مجلس کو بتلا رہے تھے کہ رابرٹ کالج (قسطنطنیہ) کے بلگیرین گریجوایٹون (ڈگری یافتون) نے اپنی ملک کو آزاد او خودمختار بنانے مین بہت کوشش کی۔ اور وہ قابل تعریف کارروائی کی۔ پس مین پادری صاحب موصوف سے پوچھتا ہون کہ کیا وہ اپنی بلغاری طلباء مین محب وطن سوسایٹیون کی موجودگی سے واقف نہین تھے۔ الخ "

فرنہسیونکی ایک کہاوت ہے کہ صرف ہماری دوست ہی ہمارے راز افشا کرنے اور ہمکو پھنسانیکا موجب ہوتے ہین۔ امریکن پادریون اور اون کے بورڈز (مجلس) کو آگاہ رہنا چاہئے کہ ٹرکی کی کسی قوم کو آزادی اور خودمختاری حاصل کرنے مین امداد دینا یا خفیہ انجمنونکی در پردہ حمایت کرنا یا کل دنیا کی سامنے ترکی گورنمنٹ کو ایسے مظالم اور خونخوارانہ کشت وخون کا جنکا فی الواقع نہ کوئی وجود موجود ہی ہے اور نہ ہو ہی سکتا ہے ملزم بنانا اونکا فرض ومنصب نہین ہے۔ اونکا فرض ومنصب بالکل سیدھا سادا اور صاف صاف ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ اپنی پالیسی اور اپنی تقریرون مین اوس ملک کی قوانین کی جو اونکی ایسی کشادہ دلی سے میزبانی کرتا ہے نہایت سخت نگہداشت کرین۔

بنا برین دراںحالیکہ یہ بات کچھہ کم تعجب خیز نہین ہے کہ امریکن پادری اور واعظین خود اپنی ملک امریکہ کے اصلی باشندگان اور حبشیون پر اپنی تمام ہمتون اور نیک ارادون کو صرف کرنے کی بجائے عیسائی آرمینیون کو ایک خاص طور پر تعلیم دینے اور بشرط امکان پروٹسٹنٹ بنانے کیلئے ٹرکی جانا کیون پسند کرتے ہین۔ اور ماسوا ازین دراںحالیکہ یہ ایک امر واقع ہے کہ باب عالی اپنی سلطنت کی غالب مذہب (اسلام) کی بے تعصبانہ تعلیم کے فیض وبرکت کی بدولت اپنی قوانین کی حمایت مین اون کو اپنا کام کرنے کی اجازت

دینیے پر رضامند ہے۔ کوئی شخص جس مین نصفت پسندی و منصف مزاجی کا ذرہ بھر بھی شایبہ ہو۔ ٹرکی کو ہس
بات پر برا نہین کہہ سکتا کہ اوسنے ان عام تقریرون اور تحریرون پر جو پچھلے دنون مذکرہ بالا پادریون کی
مجلس نے اوسکی گورنمنٹ کی مخالف بیان اور مشتہر کی ہین - اور جو اوس کے ممالک مین مزید بغاوت اور
مزید بد امنی پھیلانے کی بہت بری طرحسے محرک ہوتی ہین کیون ناخوشی ظاہر کی ہے - اس بات سے کون انکار
رسکتا ہے کہ صوبجات متحدہ کبھی کسی غیر ملک کی پادریون کو جو یہان مثلاً قدیمی باشندون کو تعلیم دینے اور
نئے مذہب مین لانے کیلیئے آوین - ایسی مجرمانہ اظہارات کی ہرگز اجازت نہ دیوے - خاصکر اوس صورت مین
سب کہ وہ قدیمی باشندے جیسے کہ ارمنی خود اپنے تئین تسلیم کرتے ہین مفسدانہ تدابیر مین لگے ہوئے ہون
بس جو بات صوبجات متحدہ کے لیئے درست ہو وہ ٹرکی کے لیئے کیون نہ درست ہو - اس ارمنی ایجی ٹیشن اور
شورش کی جو ازسرتاپا کذب و افترا اور غلو و مبالغہ اور نیز خود پادری ہیملن کے قول کے مطابق پہلے سے سوچی
ہوئی تجاویز پر مبنی ہے - بڑی تعداد اشخاص نے صرف اس باعث حمایت کی اور اوس کو رونق دی ہے کہ
یہ لوگ عیسائی ہین - اور اس امر نے بالبداہت ثابت کر دیا ہے کہ ٹرکی کے بدنام کنندگان کو محض تعصب
اور جنون مذہبی برانگیختہ کر رہا ہے - اگر یہ بات نہ ہوتی تو وہ مدعیان خلاف گو جو اپنے آپ کو منصف مزاج
کہلاتے ہین یقینی اور معتبر ثبوتون کی عدم موجودگی مین ہرگز ان فتنہ پردازانہ آرمینیون کی غیر معتبر اور
سراسر لغو بیانات اور اتہامات پر ہرگز یقین نہ کرتے اور اون پر کوئی حاشیئے نہ بڑھائے جاتے -

ان سب باتون سے ظاہر ہے کہ ٹرکی ان لوگون کے انصاف اور غیر طرفدارانہ معدلت پسندی پر
آنکھین بند کرکے مطلقاً اعتماد نہین کر سکتی -

لیکن ساتھ ہی وہ یہ بخوبی جانتی ہے کہ وہ اپنے شہنشاہ فلک پایہ گاہ پر بھروسہ اور اعتماد کر سکتی ہے اُسے اپنے
شاہ پر بیحد فخر و ناز ہے - اوس نے اوس کی مالی حالت کو درست کیا - اوس کی فوج کو تکمیل کے
نہایت اعلے درجہ پر پہونچا دیا - اور اوس کے نظم و نسق کی ہر ایک شاخ مین عاقلانہ اصلاحات کو جاری
کیا ہے - وہ (ٹرکی) اوس کی تعجب خیز مستعدی و ہمت - اوس کی بے نظیر ذہانت اور عقلمندی
اوس کے فیاض اور سخی دل کی صفت و ثنا مین رطب اللسان ہے - وہ اچھی طرحسے جانتی ہے - کہ
ظل اللہ کے سایہ ہمایون مین اوسے تمام بیرونی یا اندرونی دشمنون کا خس برابر خوف و
اندیشہ نہین ہے -

اور اس مین کسیکو کلام نہین ہے کہ ٹرکی کا یقین واقعات پر مبنی ہے - نہ کہ قیاسات پر

اعلیحضرت - امیر المومنین - خلیفۃ المسلمین - سلطان البرین - و خاقان

البحرین سلطان عبدالحمید خان ثانی الغازی ایداللہ بہ اللہ بین وخلد اللہ ملکہ وشوکتہ فی الواقعہ اور فی الحقیقت ایک شہنشاہ بزرگ پایہ اور عالی مرتبت ہیں +

تمام شد